مجموعہ معجزات محمدیہ ﷺ

مُسمّٰی بہ

الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعلمین

مولفہ

جناب مولوی محمد عنائت احمد صاحب

حسب فرمائش کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور

سنہ ۱۸۹۳ء

مطبع اسلامی لاہور میں کرم بخش مہتمم کے اہتمام سے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا وَّ اَرْسَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بَشِیْرًا
وَاَنْزَلَ اِلَیْہِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَعَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَاَشْرَفُ التَّسْلِیْمَاتِ وَعَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ
الْبَرَرَۃِ وَصَحْبِہِ الرُّحَمَاءِ الْخَیَرَۃِ بعد حمد و صلوۃ کے بندہ نیازمند بارگاہ رب صمد المتقصم بذیل سید
الانبیا محمدؐ عنایت احمد غفرلہ الاحد بخدمت برادران مومنین کے گزارش کرتا ہے کہ مطلع ہونا معجزات
جناب سید السادات ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اشرف علوم ہے اور موجب ثواب عظیم اسواسطے کہ
اصل اصول سب حسنات کا ایمان ہے اور بنا ایمان کی اوپر ادراک معجزات کے ہے اور حضرت رب علیم جل شانہ
کے نعماے عظیمہ مین سے اس خاکسار پر ایک یہ ہے کہ اُسنے ایک تقریر کمال عجیب واسطے بیان معجزات جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بطفیل آیہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے میرے دل
مین القا کی اور اکثر احباب اہل علم نے اُس تقریر کو پسند کیا بغرض نفع رسانی برادران مومنین اور تائید دین متین
کے اُس تقریر کو ایک مقدمے اور ۹ باب مین تحریر کرتا ہون تا کہ نفع عام ہوا اور حاضرین و غائبین جس سے
ادراک سے مستفید ہون اور باین جہت کہ سنہ ۱۲۶۹ ہجری مین یہ رسالہ اتمام ہوا اور بیان معجزات جناب
رحمۃ للعالمین کا اسمین بکلام واضح ہے نام اسکا الکلام المبین .

بهم اجعله خالصا لوجهك الكريم وتقبل مني انك انت السميع العليم

مقدمه قال الله تعالی وما ارسلنک الا رحمة للعلمین یعنے نہین بھیجا ہمنے تمکو اے محمد مگر
رحمت واسطے سب عالمون کے یعنی اللہ جل جلالہ نے وجود باجود جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
رحمت سب عالمونکے لئے بنایا ہی اور پیغمبری آپکی جملہ عوالم کیواسطے رحمت ہے اور سر اسمین یہ ہی کہ مقصود خلق عالم
سے معرفت الٰہی اور عبادت ہے اور معتد بہ طریقہ معرفت اور عبادت کا وہ ہے جو اللہ جل جلالہ نے طبیعت اور استعداد
انسان مین رکھا ہی چنانچہ آیہ انی جاعل فی الارض خلیفة اور اکثر آیات اسبات پر دلیل ہین اور ظہور معرفت
الٰہی اور عبادت کا بنی آدم مین بہدایت انبیاے کرام علیہم السلام ہوتا ہے پس اگر انبیا مبعوث نہ ہون تو
خلق براہ معرفت وعبادت سے واقف نہو پس سب عالمون کا وجود خالی از فایدہ وبیکار ہو جاوے اور
بسبب ہدایت انبیاے کرام کے لوگ طریقہ معرفت وعبادت پر مستقیم ہوتے ہین اور جملہ عوالم اس سبب سے
اپنے مقصود سے مرتبط ہو جاتے ہین اور اشرف انبیا جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور کمال
معرفت اور طریقہ اشرف واعلی عبادت کا بہت زیادہ بہ نسبت جمیع انبیاے کرام کے آپکے ذریعہ سے خلق کو حاصل
ہوا ظاہر ہے کہ جسقدر شیوع توحید اور عبادت رب وحدہ لاشریک لہ آپکے سبب سے ہوا کسی پیغمبر سابق کے
سبب سے نہین ہوا اور جتنے اولیا اللہ اہل معرفت کاملہ آپکی امت مین ہوے کسی امت مین نہین ہوے پس جو امر کہ
مقصود اصلی خلق عالم سے تھا وہ بوساطت آنحضرت کے ظہور مین آیا اور قاعدہ کلیہ ہی کہ الشیء اذا خلا
عن مقصوده لغا یعنی جب شی اپنے مقصود سے خالی ہو جاوے لغو ہو جاتی ہے اور قابل مٹا دینے کی پس اگر وجود
باجود جناب رسول اللہ کا نہوتا سب عالم قابل ابطال واہلاک ہو جاتا آپکی ذات بابرکات اور آپکی پیغمبری کے سبب عالم قایم رہی اور
اسی سبب سے بعد مبعوث ہونے آپکے طریقہ عام عذابون کا بند ہوا اور انبیاے کرام کی امتون پر بسبب انکی
نافرمانی کے ہوتے تھے موقوف ہو گیا انبیاے سابقین کے عہد مین اصل مقصود عالم علی وجہ الکمال وجود
مین نہین آیا تھا پس جب لوگون سے کوتاہی قدر موجود مین ہوتی تھی معذب بعذابات عامہ شدیدہ ہوتے تھے
چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام کے عہد مین کہ طغیان بنی آدم حد سے گذر گیا تھا اسطرح کا طوفان آیا کہ قیامت
صغری قایم ہوئی اور بسبب آپکی رسالت کے اصل مقصود خلق عالم کا بوجہ کمال موجود ہوا اور بوضع استمرار
کہ قیامت تک آپکی امت مین طریقہ معرفت اور عبادت کا قایم رہیگا اور عالم اپنے مقصود سے خالی
[illegible] اور بلاے عام سے نہین اور قیامت تب ہی قایم ہوگی جب پردہ زمین پر

کوئی آپ کی امت کا آدمی نہین رہیگا پس رسالت آپکی باعث بقا اور امن و امان سب عالمون کا ہے اور نہ صرف نوع انسان بلکہ سب اقسام عالم کے آپکی رسالت سے نفع یاب ہین اور آپکی رسالت علی وجہ الکمال سب عالمون سے متعلق ہے اور اسی لئے اللہ جل جلالہ نے آپکو جملہ اقسام عالم مین معجزات عنایت فرمائے چنانچہ تفصیل اُسکی بیان ہوتی ہے ٭

جاننا چاہئے کہ عالم دو قسم ہے عالم معانی اور عالم اعیان - عالم معانی عبارت ہے اُن چیزون سے کہ دوسری چیزین ہو کے پائی جاتی ہین بذات خود قائم نہین اور انہین عرض بھی کہتے ہین جیسے کلام اور علم اور رنگ اور بو اور عالم اعیان عبارت ہے اُن چیزون سے جو بذات خود قایم ہین اور انہین جوہر بھی کہتے ہین جیسے زمین آسمان آدمی درخت پھر عالم اعیان دو قسم ہے عالم ذوی العقول یعنے وہ لوگ جو عقل رکھتے ہین جیسے انسان اور جن اور عالم غیر ذوی العقول یعنے وہ جو عقل نہین رکھتے جیسے جمادات و حیوانات - عالم ذوی العقول تین قسم ہے عالم ملائکہ اور عالم انسان اور عالم جنات اور عالم غیر ذوی العقول یا علوی ہے یعنی آسمان اور ستارے یا سفلی یعنے وہ اجسام جو آسمان سے تلے ہین اور عالم سفلی دو قسم ہے عالم بسائط اور عالم مرکبات عالم بسائط عبارت ہے عناصر اربعہ یعنی آب و آتش باد و خاک سے اور عالم مرکبات تین قسم ہے جمادات و نباتات و حیوانات اور انہین موالید ثلثہ کہتے ہین پس اقسام تفصیلی عالم کے نو ہوئے اور ہر قسم مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کو معجزات ظاہر ہوے ہین چنانچہ بیان اُن کا مطابق کتب معتبرہ حدیث کے نو بابون مین کیا جاتا ہے ٭

باب اوّل بیان معجزات عالم معانی مین

پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ عالم معانی سب قسم کے اعراض کو شامل ہے مگر مقصود اس باب مین بیان کرنا انھین معجزات کا ہے جو کلام و اخبار مین واقع ہوئے ہین اسواسطے کہ اور قسم کے اعراض سے جو معجزات متعلق ہین اُنکو علاقہ اُن اجسام سے ہے جو محل اُن اعراض کے ہین پس ذکر اُن معجزات کا اُس جسم کے باب مین مناسب تر ہے اور عالم کلام و اخبارات مین بابن کثرت معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہر ہوئے ہین کہ بیان اُن کا واسطے اظہار معجزات عالم معانی کے وافی و کافی ہے اور اشرف معجزات کا قرآن شریف ہے یہی اسی عالم سے ہے کہ ہزارون معجزات کے برابر ہے اور اس باب مین تفصیلین

فصل اوّل بیان معجزات قرآن مجید مین **فصل دوم** ایسی خبرون کے بیان مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمائین **فصل سوم** اُن اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعات حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا ✤

فصل اوّل بیان معجزاتِ قرآن مجید مین

معجزہ (۱) قرآن مجید و فرقان حمید کہ اشرف و اظہر معجزات ہے کئی طریقے سے اُسکا اعجاز ہے منجملہ اُن طُرق کے دو طریقون کا اس مقام پر ذکر ہوتا ہے سو **ایک** اعجاز کلام اللہ کا براہِ بلاغت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُمّی محض تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ تھے کہ قصائد طویلہ کا فی البدیہہ تصنیف کرنا اور خُطب عظیمہ کا بے تامل انشا کرنا اُنکا روزمرہ تھا اور اُس مجمع فصحاے عرب مین آپنے ڈنکا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ کا بجایا کوئی شخص اُن مین سے مثل سورہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے نہ لا سکا حالانکہ کلام الٰہی اُنھین الفاظ و حروف سے مرکب ہے جن سے اُنکا کلام مرکب تھا اور عربی ہی زبان ہے اور کوئی زبان نہین جس سے وہ لوگ ناواقف ہون اور اُس زمانے سے آجتک حالانکہ معاندان اسلام مین صدہا فصحا و بلغا گزرے ہین اور اکثر اُن مین سے اہتمام عظیم واسطے ابطال معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکھتے ہین کوئی مثل اقصر سورہ کے نہ بنا سکا پس یہ معجزہ آپکا اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہیگا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کا معجزہ اور کسی پیغمبر سے ظہور مین نہین آیا **ف** حضرت قاضی عیاض نے کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ مین لکھا ہے کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہین اور اسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہے یعنے یہ کہ محققین علما نے لکھا ہے کہ کلام اللہ مین سے جس قدر کلام کہ برابر سورہ انا اعطینا کے ہے معجزہ ہے اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمے ہین اور سارے کلام اللہ مین کچھ اوپر ۷۷ ہزار کلمے ہین سو جب ۷۷ ہزار کو ۱۰ پر قسمت کرین ۷ ہزار سات سو حاصل ہوتے ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزے ہین اور **دوسرا** اعجاز کلام اللہ کا بسبب اشتمال کے خبر آئندہ پر ہے کہ مطابق اُسکے واقع ہوا اور اس **معجزے** کو اہل کتاب پیشین گوئی کہتے ہین اور اسے اونھون نے عمدہ معجزات انبیا مین شمار کیا ہے اور کلام اللہ بہت پیشین گوئیون پر بھی مشتمل ہے اس مقام پر ۱۲ پیشین گوئیان بیان کی جاتی ہین ✤

معجزہ ۲ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کی آیت ہے لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ‌ؕ تحقیق اللہ راضی ہوا مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تجھ سے تلے درخت کے سو جان لیا اللہ نے جو اُن کے دلون مین ہے اور اوتارا اطمینان اونپر اور ثواب مین دی اُنہین ایک فتح نزدیک اور غنیمتین بہت سی کہ لینگے اُنہین اور ہے اللہ زبردست حکمت والا۔ سال ششم مین ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ کے مع چودہ یا پندرہ سو آدمیون کے طرف مکّے کے تشریف لیگئے تھے کفار قریش انکو عمرہ کرنے سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمانؓ کو کفار مکہ کے پاس برسالت بھیجا پھر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمانؓ کو کفار نے شہید کر ڈالا تب آپ ایک درخت کے تلے ہو بیٹھے اور آپ نے لوگون سے بیعت قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نے بیعت کی اور عہد کیا کہ جبتک بدن میں جان ہے کافرون سے لڑینگے اور مُنہ نموڑینگے سو یہ عہد اور استقامت اور استقلال اور جان نثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اللہ تعالی کو کمال پسند ہوئی اور اللہ تعالی نے یہ آیتین واسطے اظہار رضامندی اپنی کے اہل بیعت رضوان سے نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کے ہمنے تمہین ایک فتح قریب عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاؤگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حدیبیہ سے پھرتے ہی خیبر پر آپ نے فوجکشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا اسا تون قلعے وہان کے ہاتھ آئے اور بہت سی غنیمت ہاتھ لگی اور باغات اور املاک غیر منقولہ اسقدر ہاتھ آئے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئے اور خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فدک وغیرہ باغات اپنی ذات سے خاص کر لئے کہ اُس مین سے خرچ ایک سال کی قوت کا اپنے عیال کیواسطے رکھ لیتے تھے اور فقرائے بنی ہاشم پر بھی اُسمین سے خرچ کرتے تھے **ف** بعد نازل ہونے اس آیت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین شہرہ اسبات کا ہوا تھا کہ عنقریب خیبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح ہو جائیگا یہود جو مدینے مین تھے یہ بات سُنکر بہتہ جلے اور اُنمین سے جسکا کسی صحابی پر قرض تھا اُسنے تقاضائے شدید کرنا شروع کیا چنانچہ ابو شحم یہودی کے عبد اللہ بن ابی حدرد اسلمی پر پانچ درم قرض آتے تھے اُسنے بامن مرتبہ تقاضا کیا کہ ہروقت اُنکے ساتھ رہتا عبد اللہ نے کہا کہ تو مجھے اتنی مہلت دے کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا وعدہ دیا ہے وہان سے جو مجھے غنیمت ہاتھ لگیگی اوسمین سے تیرا قرض بھی ادا کرونگا اُسنے کہا کہ

بخیر خیبر کی لڑائی کو اور جنگ کی لڑائی پر قیاس مت کرو وہان دس ہزار مرد جنگی ہین عبد اللہ نے کہا اے دشمن خدا تو ہمین ہمارے دشمن سے ڈراتا ہے حالانکہ تو ہماری امان مین ہے پھر نوبت اس جھگڑے کی تا بجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہونچی عبد اللہ کہتے ہین کہ مینے مقول یہودی کا بیان کیا آپ نے اُس سے کچھہ نہ کہا لیکن مینے دیکھا کہ آپ نے لبہائے مبارک کو متحرک کیا اور کچھہ آہستہ کہا پھر یہودی نے عرض کیا کہ یا ابا القاسم یہ میرا حق نہین دیتا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ اسکا حق دیدو میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا مینے تین درم کو بیچا اور دو درم اور بہم پہنچا کے پانچون درم اُس یہودی کے ادا کئے اور سلمہ بن اسلم نے مجھے کپڑا دیا وہ پہن کر مین غزوہ خیبر کو گیا وہان اللہ تعالی نے مجھے غنیمت مین بہت سا مال عطا فرمایا اور ایک عورت کو کہ اُس یہودی سے قرابت رکھتی تھی مجھے بندیون مین ملی مینے اُسے مدینے مین لا کر بہت مال کو بیچا ✤

معجزہ ۳ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا یعنی بیشک سچی کی اللہ نے اپنے رسول کی خواب البتہ تم داخل ہوگے مسجد حرام مین اگر اللہ نے چاہا چین سے سر کے بال منڈا کر اور کترا کر بےخطرہ سو جان لیا اللہ نے جو تم نہین جانتے ہو پس ٹھہرائی ہے پہلے اس سے ایک فتح نزدیک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ ساتھ اصحاب کے آپ مکے کو تشریف لے گئے اور وہان بفراغ خاطر عمرہ کیا یہ خواب آپ نے اصحاب سے بیان کی اُن لوگون نے کہ از بس مشتاق زیارت کعبہ معظمہ تھے مکے کے چلنے کی تیاری کر دی اور آپ بھی تیار ہو کے روانہ ہوئے جب قریب مکہ معظمہ کے پہونچے کفار قریش مانع آئے اور آپ نے حدیبیہ پر نزول فرمایا وہین بیعت رضوان ہوئی جسکا ذکر معجزہ سابقہ مین ہو چکا اور آخر کار اُسی مقام مین فیما بین آپ کے اور کفار قریش کے مصالحہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ اس سال مین عمرہ نہ کرین سال آئندہ مین آکر کرین صحابہ اس سے بہت ملول ہوئے تھے بوقت معاودت حدیبیہ سے سورہ فتح نازل ہوئی اُسمین اللہ تعالی نے واسطے تسلی مسلمانون کے یہ آیت بھی نازل کی اور ارشاد کیا کہ پیغمبر کی خواب بیشک سچی ہے اُسمین کچھ اسی سال کی تعیین نہ تھی سال آئندہ انشا اللہ تعالی بیشک تم مکے مین داخل ہوگے اور بفراغ خاطر سب ارکان عمرے کے بجا لاؤگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور سال آئندہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب مکہ مین تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا اور فتح قریب سے

وہی فتح خیبر مراد ہے جسکا بیان معجزہ سابقہ مین ہو چکا اور ارشاد ہوا کہ مکے مین داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا +

معجزہ ۴ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے وَّأُخْرَىٰ لَمْ تَقْدِرُوا عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللَّهُ بِهَا وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا اور وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے تمسے اور غنیمتونکا کہ تمہارے قابو کی نہین خدا تعالی اُن پر محیط ہے اور خدا تعالی ہر چیز پر قادر ہے یعنی سوا غنائم خیبر کے مسلمانون کو اور ایسی غنیمتین ملینگی کہ ملنا انکا حیطہ قدرت مسلمانون سے خارج ہے محض بتائید ایزدی وہ غنیمتین مسلمانون کو ملینگی سو مطابق اسکے واقع ہوا اور مسلمانون کو بیشمار غنائم ہاتھ لگین مثل غنائم بادشاہان فارس اور روم کے کہ بمقابلہ اُنکے مسلمانون کی کچھہ ہستی نہ تھی +

معجزہ ۵ منجملہ پیشین گوئیہائے قرآن مجید کے یہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۔ اے ایمان والو جو کوئی مرتد ہو جاویگا تم مین سے اپنے دین سے تو اللہ لاویگا ایسی قوم کو کہ دوست رکھتا ہے انہین خدا اور وہ خدا کو دوست رکھتے ہین تواضع کرنیوالے ساتھ مسلمانون کے اور دبانیوالے کافرون کے جہاد کرتے ہین اللہ کی راہ مین اور نہین ڈرتے ملامت سے ملامت کرنیوالے کی یہ فضل خدا تعالی کا ہے دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار انتہی اس آیت سے مقصود تسلی مسلمانون کی ہے اور اخبار اس امر کا منظور ہے کہ اگر کچھہ لوگ مرتد ہو جاوینگے اور اُنکے سبب سے تمہارے دین مین کچھہ خلل نہ اویگا اللہ تعالی اُنکے شر کو بدست خیار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اوصاف مسبوقۃ الذکر سے متصف ہین دفع فرماویگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ عظیمہ مرتدین کا قریب وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا تھا اور بہت قبائل عرب کے مرتد ہو گئے اور مسیلمہ کذاب وغیرہ نے دعوے نبوت کیا تھا بسعی شیخین وخالد بن الولید رضی اللہ عنہم وصحابہ اخیار دفع ہوا +

معجزہ ۶ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت ہے الم ۝ غُلِبَتِ الرُّومُ ۝ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ ۝ فِي بِضْعِ سِنِينَ ۔ مغلوب ہو گئے روم

قریب زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پھر غالب ہوجائینگے چند سال مین نو برس کے اندر بیان اسکا یہ ہے کہ فیما بین بادشاہ فارس کے مجوسی تھا اور بادشاہ روم کے کہ نصرانی تھا لڑائی واقع ہوئی اور رومی لوگ کچھ مغلوب ہوگئے تھوڑا سا ملک اونکا جو متصل ملک فارس کے تہا بادشاہ فارس کے ہاتھ آگیا اِس بات کو سنکے کفار مکہ بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہین اور فارسی بے کتاب جسطرح فارسی رومیونپر غالب ہوئے ہین اسی طرح ہم بہی جب اہل اسلام سے بجنگ مقابل ہونگے غالب آئینگے مسلمانون کو اسبات کا رنج ہوا تب اللہ جل جلالہٗ نے یہ آیت مسلمانون کی تسلی کے واسطے نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ چند سال مین نو برس کے اندر پھر اہل روم اہل فارس پر غالب ہوجائینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور جس روز کہ اہل اسلام غزوۂ بدر مین کفار قریش پر فتحیاب ہوئے اُسیدن رومیون نے فارسیون پر فتح پائی اور اللہ تعالیٰ نے اُسیدن بوساطت حضرت جبرئیلؑ کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچائی اور مضمون يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ کا صادق آیا ❖

معجزہ۔ ۷ منجملہ پیشین گوئیون قرآن شریف کے یہ آیت قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنی کہدے اے محمدؐ یہودیون سے اگر ہے تمہارے لیے دار آخرت اللہ کے ہان خالص سوا سب آدمیون کے تو آرزو کرو تم موت کی اگر ہو تم سچے اور تمنا نکرینگے موت کی بسبب اُن کامون کے جو انہون نے کئے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے ظالمون کو انتہی۔ اللہ تعالیٰ نے اِس آیت مین خبر دی کہ یہود تمنا موت کی نکرینگے اور مطابق اُسکے واقع ہوا یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود کے سامنے پڑھی اور تمنا موت ایک امر سہل تھا واسطے الزام مخالف کے لفظ تمنا کے موت زبان پر لانا خلاف عقل اور محال نہ تھا مگر کوئی اُن مین سے متمنی موت نہ ہوا پس مطابق پیشین گوئی الٰہی کے واقع ہوا ❖

معجزہ منجملہ پیشین گوئی ہمارے قرآن مجید کے یہ آیت ہے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ یعنی وعدہ کیا اللہ نے اُن لوگون سے جو ایمان لائے تم مین سے اور کئے نیک کام کہ خلافت و سلطنت دیگا اُنہین زمین مین جیسے خلافت دی تھی اُن لوگون کو جو اُن سے پہلے تھے اور جما ویگا واسطے اُنکے دین اُنکا جو اُن کے لئے پسند کیا ہے اور بدل دیگا اُنہین بعد خوف کے امن کہ عبادت کرین میری اور نہ شرک کرین مجھ سے اور جو کافر ہون بعد اسکے پس وہ بڑے نافرمان ہین اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وعدہ کیا ہے خلافت راشدہ کا کہ عبارت ہے سلطنت عظمی سے ساتھ کمال غلبہ دینداری کے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت کے چار یار باصفا کو اللہ تعالیٰ نے خلافت راشدہ عطا فرمائی۔

معجزہ ٩ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ ہے هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وہ اللہ ہے جسنے بھیجا اپنے پیغمبر کو ساتھ راہ راست اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اُس سچے دین کو سب دینون پر اور بس ہے اللہ گواہ اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینون پر غالب ہو جائیگا سو مطابق اسکے واقع ہوا اُس زمانے مین سب اہل ادیان مین غالب تر مجوس فارس تھے بعد اُن کے عیسائیان روم سو بہت قریب زمانے مین اہل اسلام اُن دونون پر غالب ہوگئے سلطنت فارس کی تو بالکل چند روز مین تباہ ہو گئی کچھ نام و نشان اُس سلطنت کا نرہا اور روم کی سلطنت بھی بالکل مغلوب ہو گئی اکثر ملک اونکا اہل اسلام کے ہاتھ آگیا اور رفتہ رفتہ ہنود اور اور اہل ادیان بھی اہل اسلام سے مغلوب ہوگئے ؛

معجزہ ١٠ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن شریف کے یہ آیت ہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ٥ قریب ہے کہ جماعت اہل مکہ کی ہزیمت کھاویگی اور پشت پھیرینگے وہ لوگ۔ اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے خبر دی کہ کفار مکہ کو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے مقابلہ مین شکست فاحش واقع ہوگی اور بھاگ جاوینگے سو مطابق اس کے واقع ہوا روز بدر کے۔ مسلمانون کی جماعت قلیل سے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے۔ لشکر کفار قریش کو کہ ساڑھے نو سو ساتھ کمال کر و فر کے تھے شکست فاحش ہوئی ؛

معجزہ ١١ منجملہ پیشین گوئیہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَ

اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ٥ کہہ اے پیغمبر اُن اعراب سے جو ساتھ سے رہگئے یعنی سفر حدیبیہ مین ایسا اتفاق ہوگا کہ تم بلائے جاؤگے واسطے لڑائی بڑی قوت اور دہشت والی قوم کے اُن سے لڑائی ہوگی یا وہ مسلمان ہوجاوینگے سو اگر اطاعت کروگے دیگا اللہ تمہین اجر نیک اور اگر منہ پھیر وگے جیسا منہ پھیرا تھا تمنے پہلے تو عذاب کریگا تمہین اللہ عذاب دردناک ۔ اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ مسلمانون کو بعد صلح حدیبیہ کے ایسے اشخاص سے لڑنیکا اتفاق ہوگا کہ وہ بہت قوت والے اور بہت دہشت والے ہونگے یہان تک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ مین ساتھ سے رہگئے تھے اُنکو پھر حاکم اسلام واسطے لڑائی کے بُلاویگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے وقت مین لڑائیان بہت پُرزور اشخاص سے واقع ہوئین جیسے لشکر مسیلمہ وغیرہ مرتدان عرب اور بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور اُن دونون صاحبون نے اعراب کو طرف قتال اشخاص مذکورین کے بلایا ۔

معجزہ ۱۲ منجملہ پیشین گوئیہا قرآن مجید کے یہ آیت ہے يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ٥ یعنی اے رسول پہونچا دے جو کچھ اُترا ہے طرف تیری تیرے ربّ سے اور اگر نہ پونہچا ویگا تو تو نہ ادا کریگا پیغام اپنے ربّ کا یعنی اگر پونہچانے سے کوئی ذراسی بات بھی منجملہ احکام الٰہی کے رہجاویگی تو ثابت ہوگا کہ گویا تمنے کچھہ کام نہ کیا اور ایک بات بہی نہ پہونچائی اور اللہ تمہین محفوظ رکھیگا سب آدمیون سے کہ کوئی تمہین قتل نہ کرسکیگا بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کافرین کو یعنے اُن کو تمہارے قتل پر قدرت ندیگا انتہی ۔ اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا آپ کے محفوظ رکہنے کا اور خبر دی کہ آپکو کوئی قتل نہ کرسکے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کوئی شخص آپکے قتل پر قادر نہوا حالانکہ ہزارہا آدمی آپکے دشمن تھے اور بہتیرون نے آپکے قتل کا قصد کیا صحیحین مین جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر جہاد مین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب نجد تشریف لے گئے تھے آپ کے ساتھ تھے پھرتے ہوئے ایک دن دوپہر کے وقت ایک جنگل مین جہان بہت سے درخت خار دار تھے ٹھہرے اور لوگ جابجا درختون کے سائے کے تلے متفرق ہوگئے آپ ایک سمرہ کے درخت کے تلے اوترے اور اپنی تلوار اُس درخت سے

لٹکا دی ہم لوگ تھوڑا سا سوئے تھے کہ آپ نے ہمکو بلایا ہمنے جاکے دیکھا کہ ایک اعرابی آپ کے سامنے بیٹھا تھا اور آپ نے فرمایا کہ مین سوتا تھا سواسنے میری تلوار نکال لی اور مین جاگا اور مینے دیکھا کہ ننگی تلوار اسکے ہاتھ مین تھی اور اسنے مجھ سے کہا کہ اب تمکو کون بچالیگا مجھ سے مینے کہا کہ اللہ اور آپ نے اُسپر کچھ عتاب نکیا انتہی۔ اور روایت کی گئی ہے کہ جب آپ نے فرمایا کہ اللہ تب تلوار اُسکے ہاتھ سے گر پڑی اور آپ نے لے لی اور اُس سے کہا کہ اب تجھے کون بچاویگا مجھ سے اُسنے کہا کہ آپ مجھے بخش دیجئے اور وہ مسلمان ہوگیا اور اپنی قوم سے جاکر کہا کہ مین ایسے شخص کے پاس سے آیا ہون کہ سارے آدمیون سے بہتر ہے **ف** اس قسم کے بہت سے قصے واقع ہوئے ہین کہ اللہ جل جلالہ نے محض اپنی عصمت سے آپکو محفوظ رکھا ـ چنانچہ بینندگان کتب احادیث وسیر پر پوشیدہ نہین ہے **ف** صحیح ترمذی مین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ آپکی عادت تھی کہ واسطے محافظت اپنی کے سونے کے وقت پہرہ رکھا کرتے تھے یہان تک کہ جب یہ آیت نازل ہوئی وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ تب آپ نے خیمے مین سے سر مبارک نکال کے پہرے والون سے فرمایا کہ اب چلے جاؤ اللہ نے محافظت کا وعدہ کیا ہے اب ہمین پہرے کی کچھ حاجت نہین

معجزہ ۱۳ منجملہ پیشین گوئی ہاے قرآن مجید کے یہ آیت ہے لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۭ وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ یہودی نہ ضرر پہونچا سکینگے تمہین مگر تھوڑا سا رنج اور اگر لڑینگے تم سے تو بھاگ جائینگے پھر اُن کی مدد نہ ہوگی ـ اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے خبر دی کہ یہود کبھی اہل اسلام پر غالب نہونگے اور اُن سے مسلمانون کو کوئی بڑا صدمہ نہ پہنچ سکے گا اور جب مسلمانون سے لڑائی کرینگے شکست پائینگے اور ہمیشہ مغلوب رہینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ کبھی یہود مسلمانون پر کوئی دستبرد نکر سکے اور ہر لڑائی مین اُنہون نے شکست پائی چنانچہ بنی قریظہ اور بنی النضیر اور بنی قینقاع اور یہود خیبر سب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مین لڑائیون مین شکست پائی اور مغلوب اور ذلیل ہوئے اور بالآخر نوبت اُنکی مغلوبیت کی یہان تک پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہین بالکل جزیرہ عرب سے نکالدیا ـ یہان تک بیان اعجاز قرآن مجید دو وجہ سے ہو چکا اور وہ بھی وجوہ اعجاز قرآن مجید کے ہین کہ کتب مبسوطہ مین مذکور ہین چونکہ یہ دونون وجہین ظاہر تھین اور صراحۃً کلام اللہ سے ثابت لہذا انہین کے ذکر پر اکتفا کیا ؛

فصل دوم اُن اخبار کے بیان مین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل الوقوع بیان فرمایئن

صحیحین مین حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک وعظ مین جتنے امور قیام قیامت تک ہونیوالے تھے سب بیان فرمائے جسنے یاد رکھا اُسے یاد رہے اور بھول گئے جو بھول گئے اور میرے اِن اصحاب کو اُس بیان کی خبر ہے اور بعضی شئے اُس مین سے ہوتی ہے کہ مین اُسے بھول گیا تھا پھر مین جب دیکھتا ہون اُسے تب مجھے یاد آجاتی ہے یعنی بعد وقوع خبر کے پہچان جاتا ہون کہ یہ وہی بات ہے جسکی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی جس طرح سے کہ کسی شخص کی صورت آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جاوے پھر جب اُسے دیکھتا ہون پہچان جاتا ہے انتہی اور فی الحقیقت خادمان فنِ حدیث پر یہ بات بخوبی واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جملہ وقائع آئندہ کی خبر دی اور اکثر کی تطبیق بعد وقوع کے منکشف ہوئی اور احصا اُنکی پیشینگوئیوں کا دشوار ہے اس فصل مین اٹھ پیشین گوئیان مندرج ہین اور یہ فصل سات قسمون پر منقسم ہے قسم اول اخبار متعلقہ بخلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم ۔ قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت وفتوحات عہد خلافت قسم سوم اخبار متعلقہ باہل بیت رضی اللہ عنہم ۔ قسم چہارم اخبار متعلقہ بغزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین ۔ قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت ۔ قسم ہفتم اخبار متعلقہ بدیگر وقائع متفرقہ ؂

قسم اوّل اخبار متعلقہ بخلفاے اربعہ رضی اللہ عنہم

معجزہ ۱۴ ابن حبان نے سفینہ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی تو ایک پتھر آپ نے بناے مسجد مین رکھا پھر حضرت ابوبکر رض سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم اپنا پتھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان رض سے کہا کہ تم اپنا پتھر عمر رض کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ خلیفہ ہونگے بعد میرے انتہی ۔ اور اِس حدیث کو حاکم نے مستدرک مین روایت کر کے صحیح کہا ہے اور بیہقی نے بھی دلائل النبوۃ مین اِس حدیث کی روایت کی ہے اور مطابق اِسکے واقع ہوا کہ خلافت

بعد آپ کے اسی ترتیب سے ہوئی۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے پھر حضرت عمرؓ پھر حضرت عثمانؓ
ف مطابق مضمون اِس حدیث کے احادیث کثیرہ مین اشارہ طرف خلافت خلفا کے بترتیب واقع
ہوا ہے چنانچہ حاکم نے حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مجھے بنی المصطلق نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا اور کہا کہ یہ ہمارے لئے آپسے دریافت کرو کہ بعد آپکے
ہم صدقات کسکے پاس لاوین سو مینے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ سے پوچھا
آپ نے ارشاد کیا کہ پاس ابی بکر کے لاوین مینے آکر اُن لوگون کو اس ارشاد سے مطلع کیا پھر اُنہون نے مجھے
بھیجا اور کہا کہ یہ پوچھ آؤ کہ اگر ابی بکر صدیقؓ پر کچھہ حادثہ ہو تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جاکر پوچھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ کے پاس پھر اُن لوگون نے مجھہ سے کہا کہ اب جاکے یہ پوچھ آؤ
کہ اگر عمر پر بھی کچھہ حادثہ آئے تب ہم صدقات کسکے پاس لاوین مینے جاکے پوچھا آپ نے فرمایا کہ عثمانؓ
کے پاس مینے آکر اُن لوگون کو بتا دیا اُنہون نے کہا پھر جاکر پوچھہ آؤ کہ اگر عثمانؓ پر بھی کچھہ حادثہ آوے
تو کسکے پاس لاوین مینے جاکر پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر عثمان پر بھی کچھ حادثہ آوے تو خرابی ہے تمہین ہمیشہ
اور خرابی انتہی۔ اور صحیحین مین بروایت ابوہریرہ وابن عمر وارد ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے فرمایا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ مین ایک کنوے پر ہون اور اُسپر ایک ڈول ہے سو مین نے
اُس مین سے جسقدر خدا نے چاہا پانی نکالا پھر اُس ڈول کو ابوبکرؓ نے لیا اور اُس کنوے مین سے ایک
ڈول یا دو ڈول باہستگی نکالے پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہوگیا اور اُسکو عمر بن الخطابؓ نے لیا سو مینے
کوئی آدمی جوان قوی اُنکے مانند پانی نکالتے نہین دیکھا یہان تک کہ لوگ سیراب ہوگئے اور گرد کنوے
کے مجتمع ہوگئے اور ابوداؤد اور حاکم نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ رات ایک مرد صالح نے خواب مین دیکھا کہ ابوبکرؓ معلق کئے گئے ہیں ساتھ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمرؓ ساتھ ابوبکر کے اور عثمانؓ ساتھ عمرؓ کے جابر کہتے ہین کہ پھر جب ہم آپکی خدمت
سے اُٹھے ہمنے آپس مین کہا کہ وہ مرد صالح جسنے خواب دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اُن مین
سے ایک کا دوسرے کے ساتھہ معلق ہونا اِسکا یہ مطلب ہے کہ یہ لوگ والی ہونگے اِس امر کے جس کے لئے
اللہ تعالی نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا انتہی اور حاکم نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب نماز صبح سے فارغ ہوتے اصحاب کیطرف متوجہ ہو کر پوچھتے کہ کسی نے تم مین سے

خواب دیکھی ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ترازو آسمان پر سے اوتری پس ایک پلے مین اُسکے آپ رکھے گئے اور دوسرے مین ابوبکرؓ سو آپکا پلہ بھاری رہا پھر ابوبکرؓ کے ساتھ عمرؓ کو دوسرے پلے مین رکھا۔ سو ابوبکرؓ کا پلہ بھاری رہا پھر عثمانؓ کو دوسرے پلہ مین رکھا سو عمرؓ تول مین بھاری ہے پھر ترازو اُٹھ گئی سو یہ بات سُنکے چہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہیگی بعد اسکے بادشاہی ہوگی اس حدیث کے مضمون کو ترمذی اور ابوداؤد نے ابوبکرہ سے بھی روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے سمرہ بن جندب سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے خواب مین دیکھا گویا ایک ڈول آسمان پر سے لٹکایا گیا سو آئے ابوبکرؓ اور ڈول کو اسکی رسیون سے تھاما اور تھوڑا سا پانی پیا پھر آئے عمرؓ اور اُنہون نے بھی اُس ڈول کو رسیون سے تھامکے پیا یہان تک کہ خوب سیراب ہوگئے پھر آئے عثمانؓ اور اُنہون نے بھی ڈول کو تھام کے پیا یہان تک کہ خوب سیراب ہوگئے بعد اُسکے علیؓ آئے اور ڈول کو رسیون سے تھاما سو رسیان کھل گئین اور کچھ اُنمین سے پانی حضرت علیؓ پہ آپڑا انتہی اور اسیطرح اور احادیث مین بھی اسی قسم کا مضمون وارد ہے اس مقام پر اسیقدر پر اکتفا کی گئی +

معجزہ ۱۵ بخاری نے انسؓ بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل اُحد پر چڑہے اور آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ تھے سو وہ پہاڑ تھرتھرایا اور اُنکو ہلایا سو آپنے اُسکو لات ماری اور فرمایا ٹھہرارہ اے اُحد تجھپر تو ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید انتہی۔ نبی اپنے تئین فرمایا اور صدیق حضرت ابوبکرؓ کو اور دو شہید حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ حضرت عمرؓ شہید ہوئے ابولولو مجوسی نے اُنہین شہید کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوئے بلوائیون نے اُنہین شہید کیا +

معجزہ ۱۶ بخاری اور مسلم نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک باغ مین مدینے کے باغون مین سے تہا سو ایک شخص دروازے پر آیا اور دروازہ کھلوایا آنحضرتؐ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھولدو اور اس آنیوالیکو بہشت کی بشارت دو مینے دروازہ کھولا ابوبکرؓ تھے اُنکو مینے جناب رسول اللہؐ کے ارشاد کیموافق بشارت دی وہ حمد الٰہی بجالائے پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوایا حضرتؐ نے ارشاد کیا کہ کھولدو اور بہشت کی اس آنیوالیکو بشارت دو مینے دروازہ کھولا عمرؓ تھے نہین

سینے حضرتؐ کے فرمانے کے موافق بشارت دی وہ بھی حمدِ الٰہی بجالائے پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ کھولدو اور اِس شخصکو بشارت دو بہشت کی اوپر ایک بلوے کے جو اُسے پہنچیگا مینے دروازہ کہولا حضرت عثمان تھے اُن کو مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خبر دی وہ حمد الٰہی بجالائے پھر اُنہون نے کہا خدا کی مدد چاہیے انتہی اِس حدیث مین آپ نے حضرت عثمان پر بلوے ہونے کی خبر دی سو مطابق اِسکے واقع ہوا کہ آخر خلافت حضرت عثمان مین اہل مصر و عراق اُنپر بلوا لائے اور اُنہین شہید کیا ✦

معجزہ ۱۷ صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبل حرا پر تھے آپ اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت طلحہ اور حضرت زبیر تو وہ پتھر ہلا سو آنحضرت صلعم نے فرمایا ٹھہر جا نہین تجھ پر مگر نبی یا صدیق یا شہید انتہی اِس حدیث مین آپ نے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور زبیر کے شہید ہونیکی خبر دی سو مطابق اِسکے واقع ہوا اور یہ سب صاحب شہید ہوئے ✦

معجزہ ۱۸ صحیحین مین ہے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے مجھ سے پوچھا کہ تمہین جو کچھ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس فتنے مین معلوم ہو جو سمندر کیطرح موجین ماریگا تو بیان کرو مینے کہا کہ تمہین اُس فتنہ سے کیا سروکار ہے تمہارے اور اُسکے درمیان مین ایک دروازہ بند ہے پھر حضرت عمر نے پوچھا کہ وہ دروازہ ٹوٹے گا یا کھُلیگا مینے کہا ٹوٹے گا کھُلیگا نہین حضرت عمر نے کہا پھر کبھی بند نہوگا شقیق کہتے ہین کہ ہمنے حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت عمر جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے حذیفہ نے کہا ہان ایسا جانتے تھے جیسا کہ کل سے پہلی رات ہے شقیق کہتے ہین کہ ہم بسبب ہیبت کے حذیفہ سے پوچھ نہ سکے کہ دروازہ کون ہے ہمنے مسروق سے کہا کہ حذیفہ سے پوچھو کہ دروازہ کون ہے اُنہون نے پوچھا حذیفہ نے کہا کہ حضرت عمر دروازہ تھے انتہی۔ اِس حدیث سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خبر دینا باین امر ثابت ہوا کہ حضرت عمر جب تک جیتے رہین گے کوئی فتنہ امت مین واقع نہوگا سو مطابق اُسکے واقع ہوا کہ تا حیات حضرت عمر اور خلافت اُنکے روز بروز ترقی اسلام کی ہوتی رہی اور باہم اہل اسلام کے کوئی فتنہ واقع نہوا **ف** ایکدن حضرت عمرؓ حضرت ابو ذر سے ملاقی ہوئے اور اُنکا ہاتھ پکڑکر مروڑا حضرت ابو ذر نے کہا چھوڑ میرا ہاتھ اے قفل فتنہ کے

سو حضرت عمر نے کہا کہ اے ابوذر یہ کیا کہتے ہو ابوذر نے کہا کہ ایک دن ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین تھے اور تم آئے سو تم لوگون کی پشت پر بیٹھ گئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک یہ شخص تم مین رہے گا کوئی فتنہ تم کو نہ پہونچے گا ٭

معجزہ ۱۹ امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عایشہ رض سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ اے عثمان بیشک اللہ تمہین ایک قمیص پہنائیگا پھر اگر منافقین چاہین کہ وہ قمیص تم اوتار دو تو تم مت اوتاریو یہان تک کہ مجھ سے ملاقات کرو انتہی۔ اس حدیث مین قمیص کنایہ ہے خلافت سے اور حضرت عثمان کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تمہین خلافت دیگا پھر اگر کچھ بددین لوگ تم سے خلع خلافت چاہین تم مت مانیو اور تا دم مرگ خلع خلافت نہ کیجیو سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اور بلوائیون نے اُن سے خلع خلافت چاہا سو اُنہون نے بموجب حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبول نہ کیا اور کہہ دیا کہ مجھ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہد لیا ہے مین اُسپر صابر ہون چنانچہ ترمذی نے یہ مقولہ اُن کا ابو سہلہ سے بسند صحیح روایت کیا ہے ٭

معجزہ ۲۰ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ اُس مین بے گناہ مارے جاوینگے انتہی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ فتنہ بلوائے اہل مصر اور عراق مین حضرت عثمان رض بے گناہ شہید ہوئے ٭

معجزہ ۲۱ صحیحین مین سہل بن سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا کہ مین کل نشان ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر خداوند تعالیٰ فتح دیگا وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اُسے دوست رکھتے ہین جب صبح ہوئی لوگ باُمید عطائے نشان حضور مین حاضر ہوئے آپ نے پوچھا کہ علی بن ابی طالب کہان ہین لوگون نے عرض کیا کہ اُنکی آنکھین دُکھتی ہین آپ نے فرمایا کہ اُنہین بلا بھیجو لوگ اُنہین لے آئے آپ نے آب دہن مبارک اُنکی آنکھون مین لگا دیا پس وہ اچھی ہوگئین گویا کہ آنکھین دُکھتی ہی نہ تھین پھر اُنہین نشان عطا فرمایا انتہی اس حدیث مین

آپ نے خبر دی تھی کہ کل ہم جسے نشان دینگے اُسکے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائے گا سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور صفدری سے خیبر مفتوح ہوا ✦

معجزہ ۲۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو باہم ہنستے ہوئے دیکھا آپ نے حضرت علی سے پوچھا کہ تم زبیر کو دوست رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ مین کیسے دوست نرکھون وہ میرے پھوپھی کے بیٹے ہین اور وہ میرے دین پر ہین پھر حضرت زبیر سے پوچھا کہ تم علی کو دوست رکھتے ہو اُنھون نے کہا کہ مین کیونکر دوست نرکھون وہ میرے ماموں کے بیٹے ہین اور میرے دین پر ہین آپ نے زبیر سے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوگا کہ تم علی رضہ سے قتال کروگے اور تم ظالم ہوگے سو جب جنگ جمل واقع ہوئی حضرت علیؓ حضرت زبیر کے مقابلے مین آئے اور اُن سے قسم دلا کر پوچھا کہ تمنے سُنا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ تم مجھ سے لڑوگے اور تم ظالم ہوگے حضرت زبیر نے کہا کہ واقعی مینے سنا ہے لیکن مین بھول گیا تھا بعد اُسکے حضرت زبیر وہان سے پھر گئے اور ابن جرموز نے جا کر اُنھین وادی السّباع مین سوتے ہوئے شہید کیا انتہی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر کے قتال واقع ہوگا مطابق اُسکے واقع ہوا **ف** ظلم کہتے ہین بیجا کام کرنے کو حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ برحق تھے اُن کے ساتھ مقابلہ کرنا اگرچہ بسبب وھوکے اور بطور خطا کے ہو بے شک بیجا ہے ✦

معجزہ ۲۳ امام احمد نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تیرا حال مثل حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے کہ اُنھین یہود نے دشمن رکھا یہانتک کہ اُن کی ماں کو تہمت لگائی اور نصاری نے اُنھین دوست رکھا یہانتک کہ اُن کو اُس مرتبہ کو پہنچایا جو اُن کا نتھا یعنی تمہاری شان مین بھی افراط و تفریط ہوگی کچھ لوگ تمہارے دشمن ہو جاوینگے اور تمہارا رتبہ اتنا گھٹاوینگے کہ تمھین بُرا کہینگے اور تمپر تہمتین جھوٹھی لگائینگے اور کچھ لوگ تمہارے دوست بنکر تمھین اتنا بڑھا دینگے کہ بہت زیادہ مرتبہ تمہارے لیے ثابت کرینگے یہانتک کہ خدا کہینگے۔ سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حال مین ایسا ہی اختلاف ہوا نواصب اور خوارج اُنھین بُرا کہتے ہین اور جھوٹھی تہمتین مثل شرکت در قذف حضرت عائشہ رضہ و قتل

حضرت عثمان رضہ لگاتے ہین اور غلاۃ روافض اُنہین خدا کہتے ہین ◆

معجزہ ۲۴ امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا
کہ کچھ جانتے ہو اگلی امتون مین سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت مین سب سے زیادہ شقی کون ہے
اُنہون نے عرض کیا کہ مجھے نہین معلوم آپ نے فرمایا کہ بدبخت ترین اگلی امتون کا وہ مرد سرخ رنگ تھا
قوم ثمود مین سے یعنی قدار بن سالف جسنے ناقۃ اللہ کی کونچین کاٹین اور بدبخت ترین اس امت کا وہ شخص ہے
کہ تمہارے سر پر تلوار ماریگا یہان تک کہ ڈاڑہی تمہاری خون سے رنگین ہوجائیگی اور اُس تلوار سے شہید
ہوگے انتہی - اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ قاتل حضرت علی رضی اللہ عنہ
کا اُنکے سر پر تلوار ماریگا اُس سے ڈاڑھی اُنکی خون سے رنگین ہوجائیگی اور اُسی سے شہید ہونگے سو مطابق
اس خبر کے واقع ہوا کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے صبح کے وقت آپکی پیشانی مبارک پر تلوار ماری کہ خون
اُسکا بہکر آپکی ڈاڑھی پر آیا اور اُسی سے آپ شہید ہوئے **ف** حضرت علی کو باخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہان تک مفصل حال اپنی شہادت کا معلوم تھا کہ اس رات جسکی صبح مین ابن ملجم نے آپ کو
زخمی کیا گیا ہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نکل کے آسمان کو دیکھا اور یہ کہتے تہے کہ واللہ نہ مینے جھوٹھی
بات کہی اور نہ مجھہ سے جھوٹھی بات کہی گئی یہ تو وہی رات ہے جسکا مجھہ سے وعدہ تھا اور سحر کے وقت بطین
آپ کے سامنے چلانے لگین لوگون نے اُنہین ہانکا آپ نے فرمایا کہ چھوڑ دو انہین کہ یہ نوحہ گرہین پھر
موذن نے آکر نماز کے لیئے کہا آپ نماز کے لیئے نکل کے مسجد کو تشریف لے چلے تب ابن ملجم نے آپ کی
پیشانی مبارک پر تلوار ماری - اور ایکبار کسی شخص نے حضرت علی سے کہ وہ منبر کوفہ پر تھے اس آیت کے
معنے پوچھے رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ
وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت میری شان مین اور میرے چچا
حمزہ رضہ اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ بن حارث کی شان مین نازل ہوئی ہے سو عبیدہ رضہ نے کام پورا کیا
کہ شہید ہوئے بدر کے دن اور حمزہ شہید ہوئے اُحد کے دن اور مین منتظر ہون شقی ترین اس امت کا
کہ میری ڈاڑھی کو میرے خون سر سے رنگین کریگا ایسا ہی مجھہ سے میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ
علیہ وسلم نے عہد کیا ہے - اور ایکبار حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین ابن ملجم سواری مانگنے آیا
آپ نے اُسے سواری دی پھر فرمایا کہ واللہ یہ میرا قاتل ہے لوگون نے کہا کہ آپ اسے قتل کیون نہین کرڈالتے

آپ نے فرمایا کہ پھر مجھے کون قبل کریگا کذا فی الصواعق ✦

قسم دوم اخبار متعلقہ بخلافت و فتوحات عہد خلافت

معجزہ ۲۵ امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خلافت تیس برس ہوگی پھر ہو جائیگی کٹکھنی بادشاہی سو مطابق اسکے واقع ہوا۔ کہ خلافت خلفاے راشدین یعنی چہار یار باصفا کی کہ بکمال دینداری و شوکت تھی تیس برس کے عرصہ مین تمام ہوگئی چنانچہ خود سفینہ راوی اس حدیث کے کہتے ہین کہ ابو بکر دو سال خلیفہ رہے اور عمر دس برس اور عثمان بارہ برس اور علی چھ برس اور یہ حساب انہون نے بحذف کسور کیا ہے ورنہ چھ مہینے بعد خلافت حضرت علیؓ کے بچ رہے تھے کہ انہین حضرت امام حسنؓ نے پورا کیا بعد اسکے کٹکھنی بادشاہی ہوئی یعنی انتظام دینداری و رعایت عدل جیسا کہ خلفاے راشدین کے عہد مین تھا باقی رہا ✦

معجزہ ۲۶ امام احمد اور بیہقی نے دلائل النبوۃ مین حضرت حذیفہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رہیگی نبوت تم مین جبتک خدا چاہے گا پھر اٹھالیگا اسے اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کے جبتک خدا چاہے گا پھر اٹھالیگا اسے اللہ تعالی پھر ہوگی بادشاہی جبر والی جبتک خدا چاہے گا۔ پھر اسے اٹھالیگا اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقے نبوت کے پھر آپ نے سکوت فرمایا۔ حبیب کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ جب عمر بن عبد العزیز خلیفہ ہوئے تب مین نے یہہ حدیث انہین لکھ بھیجی اور مینے لکھا کہ مجھے امید ہے کہ بعد بادشاہی کٹکھنی جبری کے خلیفہ راشد تم ہوئے سو وہ یہ حدیث سنکے بہت خوش ہوئے انتہی۔ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خبر دی تھی مطابق اسکے واقع ہوا یعنی بعد انقطاع نبوت کے کہ عبارت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے خلافت خلفاے اربعہ کی بر طریقہ نبوت ہوئی بعد ان کے بادشاہی جبر والی ہوئی بعد چند بادشاہیون جبر والی کے پھر خلافت بر طریقہ نبوت ہوئی حضرت عمر بن عبد العزیز کی چنانچہ خود حبیب راوی حدیث نے انطباق اس پیشین گوئی کا بیان کر دیا ہے۔

معجزہ ۲۷ صحیح مسلم مین ثوبان سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے زمین کو سمیٹ کر مشارق اور مغاربہ زمین کے مجھے دکھا دیئے سو جہان تک مینے دیکھا

وہان تک عنقریب بادشاہی میری امت کی پہونچیگی انتہی سو مطابق خبر آپ کے واقع ہوا اور بہت ہی زمانہ قریب مین یعنی عہد خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین مین اتنا عرض و طول آپکی امت کی بادشاہی کا ہوا کہ پردہ زمین پر کسی بادشاہ کی اتنی سلطنت نہ تھی چنانچہ حضرت عثمان کے عہد مین عرض سلطنت اسلام کا قسطنطینیہ سے عدن تک اور طول اندلس سے بلخ و کابل تک پوہنچا اور بعد اس کے سعی مجاہدین سے سلطنت ہند و سند وغیرہ بھی داخل ملک اسلام ہوئی اور تب طول ملک اسلام ہند اور بنگالہ سے کہ منتہاے مشرق ہے بحر طنجہ تک کہ منتہاے آبادی غربی زمین ہے پوہنچا اور آپکی پیشین گوئی نے بخوب وجہ ظہور کیا ◆

معجزہ ۲۸ صحیح مسلم مین جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح کر کے لیگی ایک جماعت مسلمانون کی خزانہ کسری بادشاہ فارس کا جو سفید کوشک مین ہے انتہی مطابق اسکے حضرت عمر کے عہد مین واقع ہوا کہ شہر مداین جو دار الخلافت خاندان کسری کا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یزدجرد جو اُس زمانہ مین بادشاہ خاندان کسری مین تھا شہر چھوڑ کے بھاگ گیا اور کوشک ابیض کا سب خزانہ اہل اسلام کے تصرف مین آیا ◆

معجزہ ۲۹ صحیح مسلم مین ابوذر سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ تم فتح کرلوگے زمین مصر کو جہان نام قیراط کا لیا جاتا ہے پس وہان کے لوگون سے نیکی کیجیو اسواسطے کہ اُنھین امان ہے اور اُن سے قرابت ہے اور جب دیکھو تم دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے تو وہان سے نکل اے اباذر۔ ابوذر کہتے ہین کہ دیکھے عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ اور اُسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا پس مین وہان سے نکلا انتہی۔ اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح ملک مصر کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابوذر دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگھہ پر جھگڑتے دیکھینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا اور ملک مصر حضرت عمر کے عہد مین فتح ہوا اور ابوذر نے دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے بھی دیکھا ف حضرت ماریہ قبطیہ حرم آپ کی جنکے بطن سے ابراہیم فرزند آپ کے پیدا ہوئے تھے قوم قبط سے تھین جو لوگ اصل باشندہ مصر کے تھے اور مقوقس بادشاہ اسکندریہ و مصر نے آپ کو بھیجی تھین پس بطفیل اُنکے مصر کے لوگون کو امان ہوئی اور حضرت ہاجرہ مان حضرت اسمعیل کی بھی مصر کی تھین اور عرب حضرت اسماعیل کی اولاد مین پس عرب کے اہل مصر

ناںہالی رشتہ دار ہوئے ف قیراط پانچ جو برابر سونے کے ہوتا ہے مصر مین اُسکا بہت رواج تھا
ف یہ جو آپ نے فرمایا کہ جب دو آدمیون کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے دیکھو تو وہان سے نکل آیو
ظاہرا اسکی یہ وجہ ہے کہ مصر سے فتنہ برپا ہونیوالا تھا حضرت عثمان پر وہان کے آدمی بلوا کرکے چڑھ
آئے تھے سو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑنا علامت کمال خصومت و جنگجوئی و فتنہ انگیزی کی ہے اس
واسطے آپ نے فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھو تو فتنہ انگیزی وہان سے قریب ہوگی وہان سے نکل جائیو +

معجزہ ۲۰ صحیح بخاری مین ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدی بن حاتم سے خطاب کرکے
فرمایا کہ اگر عمر تیری بڑی ہوگی تو تو دیکھے گا کہ اکیلی شتر سوار عورت حیرہ سے چلیگی یہانتک کہ طواف
کرے گی کعبہ کا نہ ڈرتی ہوگی کسی سے سوائے اللہ کے اور اگر زندگی تیری زیادہ ہوگی تو کھولے جاوینگے
کسریٰ کے خزانے اور اگر عمر تیری زیادہ ہوگی تو دیکھے گا کہ آدمی اپنی مٹھی بھر سونا اور چاندی خیرات کرنے
نکالیگا اور تلاش کرے گا ایسے شخص کو کہ اُسے قبول کرے اور نہ پاویگا انتہی ۔ اس حدیث مین تین باتون
کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ۔ ایک ملک عرب مین اس طرح کی کہ اکیلی عورت
سفر دور دراز کریگی حیرہ کہ ایک شہر ہے متصل کوفہ کے وہان سے مکہ تک بقصد حج باطمینان تمام جائیگی
اور کوئی اُسکا معترض حال نہوگا ۔ اور دوسری فتح ملک ایران اور تقسیم وہان کے خزائن کی اہل اسلام پر
اور تیسری کثرت غنا کی باین رتبہ کہ کوئی مفلس صدقہ لینے والا تلاش سے نملیگا ۔ عدی بن حاتم نے کہا
بعد روایت حدیث مذکور کے کہ مینے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ ایک عورت شتر سوار حیرہ سے کعبے
کو باطمینان تمام جاتی تھی اور مین تھا اُس لشکر مین جسنے فتح کیا خزانہ کسریٰ کا اور جو جئے گا
وہ تیسری بات بھی دیکھے گا ف بعضے علما نے لکھا ہے کہ وہ تیسری بات بھی ہو چکی حضرت عمر
بن عبد العزیز کی خلافت مین ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ مین
واقع ہوگی ۔ کذا فی ترجمۃ الشیخ +

معجزہ ۲۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُراقہ بن مالک سے
فرمایا کہ کیسا حال ہوگا کہ تمہارے ہاتھون مین دونون کنگن کسریٰ کے پہنائے جاوینگے پھر جب حضرت
عمر رضی اللہ کے عہد مین دونون کنگن کسریٰ کے حضرت عمر کے پاس آئے اُنھون نے سُراقہ کے

ہاتھون مین پہنائے اور کہا کہ شکر ہے اُس خدا کو جسنے یہ کنگن کسریٰ کے ہاتھون سے چھینے اور سُراقہ کے ہاتھون مین پہنائے **ف** وہ کنگن کسرےٰ کے بہت قیمتی تھے سونے کے سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واسطے تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سُراقہ کے ہاتھون مین ڈال دیئے تھے کہ اُن کے کندھون تک پہونچے ہمیشہ سُراقہ اُسے پہنے نہین رہے پس یہ شبہہ لازم نہین آتا کہ سونے کا پہننا مردون کو جائز نہین ہے سُراقہ کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنگن سونے کے کیون پہنائے +

معجزہ ۳۲ صحیحین مین سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ وہ مکے مین ایام حجۃ الوداع مین بیمار ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عیادت کو تشریف لیگئے وہ بسبب غلبہ مرض کہ یہ جانتے تھے کہ مین اِس مرض سے مرجاؤنگا سو اُنہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری وارث ایک بیٹی ہی ہوگی مین اپنے مال کے دو حصے کے لئے خیرات کی وصیت کرجاؤن آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اُنہون نے عرض کیا کہ نصف مال کے لئے آپ نے فرمایا کہ نہین پھر اُنہون واسطے تہائی کے عرض کیا آپ نے فرمایا ہان تہائی بہت ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا توقع ہے کہ تم جیتے رہو یہانتک کہ تم سے بہت لوگون کو نفع ہو اور بہت لوگ مضرت اُٹھاوین انتہی۔ اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ سعد بن ابی وقاص اُس بیماری سے شفا پاوین گے اور اتنا جیئین گے کہ بہت سے شخصون کا بھلا اور بہت سے شخصون کا بُرا اُن کے ہاتھ سے ہوگا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سعد بن ابی وقاص بعد صحت کے اُس بیماری سے قریب پچاس برس کے اور جیئے اور مسلمانون کو اُن سے نفع عظیم ہوا اور کافران مجوس کو اُنسے ضرر عظیم پہونچا کہ عہد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ملکِ فارس اُنہین کے ہاتھ پر مفتوح ہوا وہ بڑی لڑائی قادسیہ کی کہ جس مین تیس ہزار آدمی اہل اسلام کی جانب اور ڈیرہ لاکھ مجوس تھے اور رستم بن فرخ زاد کو یزدجرد بادشاہ مجوس نے اپنے لشکر پر سپہ سالار کیا تھا اُنہین یعنی حضرت سعد کی حسن تدبیر سے فتح ہوئی اور رستم مارا گیا اور شہر مدائن جو تختگاہ سلاطین نوشیروانی کا تھا اُنہین جہاد سے قبضۂ اہل اسلام مین آیا اور وہ خزانہ سفید محل کا کہ خاندانِ نوشیروانی مین قدیم سے چلا آتا تھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نسبت اُسکی خبر دی تھی کہ اہل اسلام اُسے باہم تقسیم کرینگے حضرت سعد کے ہی سبب سے اہل اسلام کے تصرف مین

آیا اور اُن مین تقسیم ہوا۔ خیال کرنا چاہیے کہ کیا بڑا نفع اہل اسلام کو بسبب حضرت سعد کے پہونچا کہ سلطنت عظمیٰ قبضۂ اہل اسلام مین آئی اور کروڑون روپیہ کا مال نقد و جنس اہل اسلام کے ہاتھ لگا اور کیا بڑا ضرر کافران مجوس کو حضرت سعد کے ہاتھ سے ہوا کہ ہزارہا آدمی تہ تیغ ہوئے اور صدہا لونڈی غلام بنائے گئے اور ملک و مال اُن کا سب چھن گیا۔ پس بہ خوب وجہ مطابق خبر جناب اصدق الصادقین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ظاہر ہوا ✦

معجزہ ۲۳ بخاری مین عوف بن مالک سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین غزوۂ تبوک مین حاضر ہوئے اور آپ ایک چمڑے کے خیمے مین تھے سو آپ نے ارشاد فرمایا کہ چھ چیزون کو قیامت سے پہلے شمار کر لو۔ پہلی موت میری بعد اُسکے فتح ہونا بیت المقدس کا پھر ایک وبا کا کہ تم مین ہوگی مانند قعاص بکریون کے۔ پھر بہت ہونا مال کا یہان تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دینگے تسپر بھی ناخوش رہیگا۔ پھر ایک فتنہ کہ باقی نرہے گا کوئی گھر عرب سے مگر اُس مین داخل ہو جائے گا۔ پھر ایک صلح کہ ہو گی درمیان تمہارے اور نصاریٰ کے پھر وہ بدعہدی کرین گے اور تمہارے مقابلے کو آئین گے تلے اسی نشان کے ہر نشان کے تلے بارہ ہزار انتہی۔ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بیان علامات قیامت مین کئی باتون کا وقوع بیان فرمایا۔ ایک فتح ہونا بیت المقدس کا بعد وفات آپ کے سو مطابق اس کے واقع ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایام خلافت مین بیت المقدس فتح ہوا۔ حضرت عبیدہ بن الجراح نے کہ امیر الامرا افواج شام کے بعہد حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے قلعہ بیت المقدس کو محاصرہ کیا قلعے مین ایک قسیس تھا اُسنے حضرت ابو عبیدہ کی صورت دیکھ کے کہا کہ یہہ قلعہ تمہارے ہاتھ پر فتح نہ ہوگا اس قلعے کے فتح کرنے والے کا نام اور حلیہ ہمارے ہان لکھا ہوا ہے نام اُسکا عمر ہے حضرت ابو عبیدہ نے حضرت امیر المومنین عمر کو اس مضمون سے مطلع کیا اور حضرت عمر خود بیت المقدس کو تشریف لے گئے اُس قسیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی بیان کیا کہ یہی شخص ہین جنکے ہاتھ پر قلعے کا فتح ہونا لکھا ہے اور فوراً قلعے کو خالی کرا دیا۔ سو اس فتح بیت المقدس مین دو دلیلیں نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہوئین ایک مطابق پیشین گوئی کے ہونا دوسرے ظاہر ہونا اس بات کا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا حال بتفصیل کتب سابقہ مین تحریر ہے۔ دوسرے بعد فتح

بیت المقدس کے ایک وبائے عظیم کا ہونا کہ مطابق اُسکے بھی واقع ہوا مواس مین جہان لشکر ابو عبیدہ
بن الجراح کا متصل بیت المقدس کے تھا ۱۸ سنہ ہجری مین ایسی وبائے عظیم واقع ہوئی کہ تین دن مین
ستر ہزار آدمی مرگئے حضرت ابو عبیدہ نے اُسی وبا مین وفات پائی - تیسری کثرت مال کی سو یہ امر بیچ خلفائے
راشدین بالخصوص زمانہ حضرت عثمان مین واقع ہوا - چوتھے ایک فتنہ عظیمہ کہ سب گھرون مین عرب کے
داخل ہو جائیگا مراد اس سے فتنہ قتل حضرت عثمان ہے کہ ایک بلائے عظیم اہل اسلام مین واقع ہوئی
اور بہت سے مقاتلات اُسکے سبب سے اہل اسلام مین واقع ہوئے حقیقت مین کم کوئی شخص اُس فتنہ
کے آشوب سے بچا پانچوین واقع ہونا ایک صلح کا درمیان نصاری اور اہل اسلام کے اور بعد اسکے بدعہدی
کرنا نصاری کا اہل اسلام سے اور انکی کمپو لیکر چڑھنا اہل اسلام پر سو یہ قریب زمانہ قیامت کے ہوگا اور حضرت امام
مہدی اُس لشکر پر فتح پاکے نصاری کا استیصال کرینگے ؛

معجزہ ۳۴ صحیح بخاری مین ام حرام سے روایت ہے کہ ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے گھر سوئے اور ہنستے ہوئے جاگے مینے پوچھا آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ
مینے دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار دریا مین جہاد کرتے ہین جیسے بادشاہ اپنے تختون پر ہوتے
ہین سو جو لشکر کہ اول دریا مین جہاد کریگا اُن کو بہشت واجب ہوئی مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا
کیجئے کہ مین اُن غازیون مین شریک ہون آپ نے فرمایا کہ تو اُن مین داخل ہے پھر آپ سو رہے پھر ہنستے
ہوئے جاگے مینے پوچھا کہ آپ کے ہنسنے کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا کہ جو لشکر کہ اول شہر بادشاہ روم
یعنی قسطنطنیہ سے لڑیگا اُسکے گناہ معاف ہوئے مینے کہا کہ یا رسول اللہ مین بھی اُن غازیون مین
ہون آپ نے فرمایا کہ تو اُن مین نہین تو پہلی قسم کے غازیون مین ہے - اس حدیث مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتون کی خبر دی ایک اپنی امت کے جہاد کرنے کی دریائے شور مین
دوسری ام حرام کے شریک ہونے کی ساتھ اُن غازیون کے جو دریائے شور مین اول جہاد کرینگے
تیسری جہاد کی قسطنطنیہ پر جو شہر دار السلطنت روم کا تھا سو تینون باتین واقع ہوئین اول جہاد دریائے
شور مین حضرت عثمان کے عہد مین باہتمام حضرت معاویہ کے واقع ہوا اور ام حرام ساتھ شوہر اپنے عُبادہ بن
صامت کے اسی جہاد مین شریک تھین اور جہاز پر سوار ہوئین بلکہ اسی سفر مین جہاز سے اوترکے گھوڑی پر
سے گرکے شہید ہوئین اور شہر قسطنطنیہ کو بھی آپ کی امت نے جہاد کرکے فتح کیا چنانچہ اب دار السلطنت

روم کا وہی شہر ہے اور اُسے استنبول کہتے ہین ٭

قسم سوم اخبار متعلقہ باہلِ بیت اطہارؓ

معجزہ ۳۵ صحیحین مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکدن حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا آئین آپ نے اُنہین مرحبا کہہ کے پاس بٹھا کے اُن سے کچھ کان مین باتین کین وہ بہت سا روئین پھر آپ نے اُنہین غمگین دیکھ کے دوسری بار کچھ کان مین باتین کین وہ ہنسنے لگین جب آپ اُٹھ گئے تب مینے اُن سے اُن سرگوشیون کا حال پوچھا اُنہون نے کہا کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید ظاہر نہ کرون گی پھر بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینے پوچھا اُنہون نے کہا کہ ہان اب مین بتلائے دیتی ہون پہلی بار آپ نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل مجھ سے قرآن شریف کا دور ایکبار کرتے تھے اسکے سال اُنہون نے دوبار کیا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری اجل قریب ہے تب مین روئی پھر دوسری بار آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اہل بیت مین سے تو میرے پاس پہنچیگی تب مین ہنسی انتہی۔ مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نسبت سب اہل بیت اطہار رضہ کے پہلے آپ سے ملحق ہوئین اور بعد چھہ مہینے کے وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے وفات پائی ٭

معجزہ ۳۶ صحیح بخاری مین ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالے اِسکے سبب سے دو بڑے گروہ مسلمانون مین صلح کرواے گا انتہی۔ سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ جب بعد شہادت حضرت علی علیہ السلام کے حضرت امام حسنؓ کے ہاتھ پر لوگون نے بیعت کی اور آپ خلیفہ ہوئے اور بڑا لشکر جرار کہ چالیس ہزار آدمی تھے لیکے امیر معاویہ پر چڑھ گئے اور اُدھر سے وہ بھی بڑا لشکر لیکے آیا حضرت امام حسن علیہ السلام نے بمقتضاے سیادت ذاتی اور حلم جبلی کے باین خیال کہ در صورت جنگ طرفین سے ہزارہا مسلمان مارے جاینگے صلح کرلی اور باعث امن و امان اہل اسلام کا ہوئے اور یہ مصالحہ ۵ جمادی الاولی ۴۱ سنہ ہجری مین ہوا اور اس سال کا نام عرب نے عام الجماعۃ رکھا اسواسطے کہ سب امت ایک خلیفہ پر جمع ہوگئی ٭

معجزہ ۳۷ بیہقی نے ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا کہ مینے آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے رات بہت بڑی خواب دیکھی ہے آپ نے فرمایا کہ بیان کرو مینے کہا کہ مینے خواب مین دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کے جسد مبارک کا کٹ کے میری گود مین رکھا گیا آپ نے فرمایا کہ تمنے اچھی خواب دیکھی فاطمہ رض کے بیٹا پیدا ہوگا وہ تمہاری گود مین رہیگا سو حضرت امام حسین علیہ السلام پیدا ہوئے اور میری گود مین رہے جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اور مین ایکدن آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور امام حسین ع کو آپ کی گود مین دیا پھر اور طرف دیکھنے لگی یکبارگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کی آنکھون سے آنسو جاری ہین مینے کہا کہ یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ کے قربان کیا ہے جو آپ روتے ہین آپ نے فرمایا کہ جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی کہ میری امت اس میرے بیٹے کو قتل کریگی مینے کہا اسے کہا ہاں اور مجھے ایک مٹھی سرخ لادی انتہی۔ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اشقیائے امت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا اور حضرت امام حسین ع کو کربلا مین اشقیائے عراق نے شہید کیا **ف** اخبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواقعہ کربلا و شہادت امام حسین ع بطرق صحیحہ معتبرہ وارد ہے حتی کہ جناب شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے رسالہ سر الشہادتین مین اسکی خبر کو مشہور و متواتر لکھا ہے اور یہ تفصیل تمام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی خبر دی تھی اور حضرت علی علیہ السلام اور اکثر اصحاب اور اہل بیت کو یہ خبر معلوم تھی چنانچہ ابو نعیم نے یحیی حضرمی سے روایت کی ہے کہ مین سفر صفین مین جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ تھا جب حضرت قصبہ نینوی کے مقابل پہونچے حضرت امام حسین کو پکار کے آپ نے فرمایا کہ صبر کرنا اے ابا عبد اللہ کنارہ فرات پر مینے پوچھا کہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے خبر دی کہ حسین ع کنارہ فرات پر قتل ہونگے اور مجھے ایک مٹھی انکی مٹی دکھادی اور بھی ابو نعیم نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ع نے موضع قبر امام حسین ع پر پہونچکے فرمایا کہ یہان انکے اونٹ بیٹھے ہونگے اور یہان انکے اسباب کی جگہ ہوگی اور یہان انکے خون بہنے کا مکان ہوگا ایک جماعت ہوگی آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اس میدان مین مارے جاوینگے ان پر آسمان و زمین روویگا ؎

معجزہ ۳۸ ابن عساکر نے محمد بن عمر بن حسن رضؓ سے روایت کی ہے کہ ہم کربلا مین حضرت امام حسین رضؓ کے ساتھ
تھے سو انہون نے شمر کو دیکھ کے فرمایا کہ سچ کہا اللہ نے اور اُس کے رسول نے۔ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین دیکھتا ہون کہ ایک کُتا کبرلے میرے اہل بیت کے خون مین
مُنہ ڈالتا ہے اور شمر ابرص تھا یعنے اُس کے بدن پر سفید داغ تھے انتہی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اِس حدیث مین جو خبر دی تھی مطابق اُسکے واقع ہوا چنانچہ خود حضرت امام شہید نے
اُسکی تطبیق کو بیان فرمایا ❊

معجزہ ۳۹ بزار اور ابو نعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ازواج مطہرات کو خطاب کر کے فرمایا کہ کوئی تم مین سے سُرخ اونٹ والی نکلے گی یہان تک کہ
بھونکین گے اُسے کُتے حواب کے مارے جاینگے گرد اُسکے بہت لوگ نجات پاوینگی بعد اُس کے کہ
قریب بقتل ہو جائیگی۔ انتہی اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی واقعہ
جمل کی کہ وہ ایک لڑائی بسبب اتفاق تھا بین حضرت عائشہ رضؓ اور حضرت علی رضؓ کے واقعہ ہوئی تھی اور
حضرت عائشہ کی سواری مین شتر سُرخ تھا اِسی سبب سے یہ واقعہ واقعہ جمل کہلاتا ہے اور اسبات کی خبر
دی کہ مورد حضرت عائشہ کا اِس سفر مین آب حواب پر ہوگا اور اُنپر وہان کے کُتے بھونکین گے اور اُس
لڑائی مین گرد اُنکے بہت سے لوگ مارے جاوینگے۔ سو مطابق اِس خبر کے واقع ہوا کہ بعد شہادت
حضرت عثمان رضؓ جب قاتلین عثمان لشکر حضرت علی مین داخل ہو گئے اور اُنہون نے حضرت طلحہ و زبیر اور
اور اصحاب کو جو حضرت عثمان کو بخیر یاد کرتے تھے ڈرایا وہ لوگ مدینے سے نکل کر طرف مکے کے
حضرت عائشہ کے پاس کہ بقصد حج وہان وارد تھین آئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان مظلوم
مارے گئے اور اُن کے قاتلین نے بہت سر شورش اُٹھایا ہے حضرت علی بسبب غلبے اُن کے
تدارک اُن کا نہین کر سکتے ہین سو تم ام المومنین ہو لوگ کا جب کچھ مُنہ دیکھا تا ہے ان کے دامن
مین آچھپتا ہے اسبات مین کچھ اصلاح امت کی تدبیر کرو پھر سب کی صلاح یہ ہوئی کہ کوفہ اور بصرہ محل
اجتماع لشکر اسلام ہے وہان چلکے حضرت علی رضؓ کو بھی بلا کے اپنے ساتھ کرلین گے بسبب تقویت لشکر
اسلام کے انتقام قاتلین عثمان کا بواجبی ممکن ہوگا چنانچہ حضرت عائشہ نے مکے سے بجانب ملک
عراق کے کوچ کیا راہ مین جب آب حواب پر پہونچین اور وہان کے کُتے بھونکے حضرت عائشہ نے

پوچھا اس پانی کا نام کیا ہے لوگون نے بیان کیا کہ حواب - حضرت عائشہ کو یہ حدیث یاد آئی اور انہون نے
کہا کہ مجھے پھیرے چلو مگر لشکر کے لوگون نے اُن کے ساتھ موافقت نہ کی اور مروان نے قریب اسّی
آدمی یا قریب گرد و نواح کے حاضر کئے کہ انہون نے گواہی دی کہ اس پانی کا نام حواب نہین ہے - تب
لشکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آگے کوچ کیا اور بصرے مین پہونچے اور اُدھر حضرت
علی رضی اللہ تعالی عنہ کو لوگون نے یہ خبر پہونچائی کہ طلحہ و زبیر باغی ہوگئے اور حضرت عائشہ صدیقہ کو ساتھ
لیکے بقصد قتال تمہارے بجانب بصرہ گئے - حضرت علیؓ نے مدینے سے کوچ کیا اور براہ کوفہ لشکر لیکر
بصرے پر آئے اور وہان پہونچکے قعقاع کو پاس حضرت عائشہ رض کے واسطے دریافت حال کے بھیجا
حضرت عائشہ نے اُن سے فرمایا کہ مجکو دفع فتنہ اور صلح درمیان سب مسلمانون کے منظور ہے اور حضرت
طلحہ و زبیر نے بھی یہی بات کہی کہ مقصود دفع شر قاتلان عثمان ہے اُن کا تدارک کیا جاوے اور قعقاع
نے کہا کہ جو بات [illegible] تبھی ہو سکتی ہے کہ سب مسلمان متفق الکلمہ ہو جاوین اور یہ فتنہ اور بلا کم ہو جاوے
تم ذرا تامل کرو انہون نے کہا بہت خوب پھر قعقاع نے یہ بات حضرت علیؓ سے بیان کی وہ بہت خوش
ہوئے اور تین دن تک توقف ہوا اسکو صلح ہو جانے مین شک نہ تھا - آخر کار تیسرے دن یہ بات
ٹھہری کہ کل صبحکو حضرت علیؓ اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم مین ملاقات ہو اور اُس صحبت مین قاتلان
عثمان حاضر نہون یہ وضع صلح کی اُن اشقیا پر ناگوار ہوئی اور سمجھے کہ ہماری بیخکنی کی فکر ہے حیران اور سراسیمہ
ہوکر عبد اللہ بن سبا سے کہ مغوی اُنکا تھا صلاح پوچھی اُسنے صلاح دی کہ رات کو اُٹھکر لڑائی شروع کردو
اور حضرت علیؓ کو کہدو کہ اُس جانب سے غدر واقع ہوا چنانچہ ایسا ہی کیا اور طلحہ و زبیر کے لشکر مین
شہرہ ہوا کہ حضرت علیؓ نے غدر کیا اور جنگ عظیم واقع ہوئی حضرت عائشہ رض اونٹ پر ہودج مین
سوار تھین گرد اُنکے اونٹ کے ہزار ہا لوگ مجتمع ہو جاتے تھے اور اُسپر حملہ ہوتا تھا چنانچہ بہت لوگ
گرد اُس اونٹ کے مارے گئے آخر کار لشکریان حضرت امیر علیہ السلام نے اُس اونٹ کی کونچین
کاٹین اور محمد بن ابی بکر بھائی حضرت عائشہ کے کہ لشکر حضرت علی مین تھے حضرت عائشہ کو وہان
سے لے گئے - بالجملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن امور کی اس حدیث مین خبر دی تھی وہ سب
مطابق بیان آپ کے وقوع مین آئے ۔

معجزہ پنجم صحیحین مین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ازواج مطہرات کو خطاب فرما کر فرمایا کہ تم مین سب سے پہلے مجھے وہ ملیگی جسکے ہاتھ سب سے زیادہ ہے
ہین حضرت عائشہ کہتی ہین کہ ازواج مطہرات سمجھین کہ لنبائی ہاتھ کی ناپ مین مراد ہے لگیں ایک
لکڑی سے ہاتھ ناپنے حالانکہ مراد لنبائی ہاتھ کی باعتبار ہاتھ کے کام اور صدقے کے تھی سو اس صف
مین زینب سب سے زیادہ تھین اُنھین کی سب سے پہلے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
وفات ہوئی ف محاورہ ہے کہ سخی کو دست فراخ دست کشادہ کہتے ہین اُسی محاورہ کے موافق آپ نے
تعبیر کی تھی کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والیکو اطولکن یدًا فرمایا تہا ازواج مطہرات پہلے حقیقی معنی سمجھی تھین
یعنے جس کے سب سے زیادہ لنبے ہاتھ ہون پھر معلوم ہوا کہ مراد معنی مجازی ہین یعنی زیادہ خیرات
کرنے والی کہ حضرت زینب مین یہ وصف سب سے زیادہ تھا سو وہ سب سے پہلے جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لاحق ہوئین۔ اور مطابق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے واقع ہوا +

معجزہ ۴۱ ابونعیم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ام الفضل ماں اُنکی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوکے گذرین آپ نے اُن سے فرمایا کہ تمہارے اس حمل سے بیٹا پیدا
ہوگا سو جب لڑکا پیدا ہو تو میرے پاس لے آئیو۔ ام الفضل کہتی ہین کہ جب لڑکا پیدا ہوا مین
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئی آپ نے دہنے کان مین لڑکے کے اذان
کہی اور بائین کان مین اقامت کہی اور لعاب دہن مبارک اُسے چکھا دیا اور نام اُسکا عبداللہ رکھا
اور کہا لیجاؤ خلیفون کے باپ کو لیے یہ بات آکر حضرت عباس سے کہی اُنھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے حضور مین جاکر اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ واقعی یہ باپ خلیفون کا ہے انتہی
اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ اولاد حضرت عبداللہ بن
عباس مین سلاطین ہونگے۔ سو مطابق اس کے واقع ہوا اور خلفاے بنی عباس اُن کی اولاد مین
ہوئے اوّل اُن مین سے ابوالعباس سفاح تھا اور پانسو برس سے زیادہ اُن مین خلافت رہی +

قسم چہارم وہ اخبار جنکو کچھ علاقہ غزوات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے

معجزہ ۴۲ مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رض نے اہل بدر کے حال مین بیان کیا کہ جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہمین جائے قتل ایک ایک کافر کی جو بدر مین مارے گئے ایکدن پہلے دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ کل اسجگہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ اور اس جگہ فلانا قتل ہوگا انشاء اللہ پھر حضرت عمر رض نے کہا کہ قسم اُس ذات کی جسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دین حق کے ساتھ بھیجا کسی نے اُنمین سے اُس جگہ سے تجاوز نہ کیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا مقتل بتایا تھا انتہی تحقیق اس میں کوئی کلام نہیں یعنے حضرت عمر رض کے بیان سے واضح ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کافرون کے قتل کی خبر دی تھی اور جائے قتل اون کی نشان دی تھی سب مقتول ہوئے اور اُسی جگہ مقتول ہوے جہان جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ؁

معجزہ ۴۳ بیہقی نے عروہ اور سعید بن المسیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن خلف سے کہا تہا کہ مین تجھے قتل کرون گا سو اُبی بن خلف آپ کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور اُسی زخم سے مرگیا انتہی **ف** اُبی بن خلف کافران قریش مین سے بڑا شدید العناد ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھا جب آپ کو مکے مین ملتا تو کہتا کہ میرے پاس ایک گھوڑا ہے اُسے مین دانہ گھاس دیتا ہون اسلیئے کہ اُسپر سوار ہوکر تمہین قتل کرونگا سو آپ فرماتے کہ مین ہی تجھے قتل کرونگا انشاء اللہ تعالی - سو روز جنگ اُحد مین وہ آپ کی طرف آیا یہ کہتا ہوا کہ کہان ہین محمد آج میرے ہاتھ سے وہ نہ بچین گے اصحاب نے چاہا کہ اُسے روکین اور آپ تک پہونچنے نہ دین آپ نے فرمایا کہ آنے دو جب وہ متصل پہونچا تب آپ نے اُس کے حلق پر ایک جگہ زرہ سے خالی دیکھکر نیزہ مار دیا ایک زخم پوست خراش لگا کہ اُس مین سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے سے گر پڑا اور پھر بھاگ کے قریش مین جا ملا اون لوگون نے کہا کہ تجھے کچھ اندیشہ کی بات نہین ہے اُسنے کہا کہ یہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ میرے اوپر تھوک مارتے تو بھی مین نہ بچتا چنانچہ وہ اُسی زخم سے راہ مین مکے کو پھرتے ہوئے واصل جہنم ہوا **ف** بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ اُبی بن خلف بطن رابغ مین مرا تھا سو ایکبار تھوڑی رات گئے مین بطن رابغ مین چلا جاتا تہا ایکبارگی ایک آگ مشتعل ہوئی مین اُسکے متصل گیا تو دیکھا کہ ایک آدمی زنجیرون مین بندھا ہوا اُس آگ مین سے نکلنا چاہتا ہے اور چلاتا ہے کہ مین پیاسا ہون اور ایک شخص کہتا ہے کہ اِسے پانی مت دیجیو

یہ مقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اُبی بن خلف ❊

معجزہ ۴۴ بخاری نے سلیمان بن صُرد سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ خندق مین لشکر کفار کا بھاگ گیا اور محاصرہ مدینے سے اُٹھ کے چلا گیا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب ہم اونپر چڑھ جائینگے وہ ہمپر چڑھ نہ سکین گے ہم ہی اُنپر لشکر کشی کرینگے انتہی۔ سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی نکر سکے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ فتح مین اُنپر لشکر لے گئے اور مکے کو فتح کیا ❊

معجزہ ۴۵ مسلم نے ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر خندق کھودتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجھے ایک گروہ باغیون کا قتل کریگا انتہی۔ سُمیہ نام حضرت عمار کی مان کا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ شفقت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تمہین باغی لوگ شہید کرین گے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور معاویہ کے لشکر نے اُنہین شہید کیا ❊

معجزہ ۴۶ ابن سعد نے طبقات مین حضرت عثمان بن طلحہ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت مین کعبے کو دوشنبے اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے ساتھ کعبے مین داخل ہونے کو آئے مینے آپ کے ساتھ درشت کلامی کی اور آپ کو بُرا کہا آپ نے حلم کیا اور فرمایا کہ اے عثمان ایکدن تو اس کنجی کو میرے ہاتھ مین دیکھے گا کہ مین جسے چاہون اُسے دے دون مینے کہا کہ تب قریش مر جائینگے اور ذلیل ہو جائین گے آپ نے کہا کہ نہین اُس دن قریش کو اور زیادہ عزت ہوگی اور پھر آپ کعبے مین داخل ہوئے اور میرے دل مین آپ کی اُس بات نے ایسا اثر کیا کہ مین سمجھا کہ یہ بات ضرور ہونیوالی ہے پھر جب بروز فتح مکہ آئے مجھ سے کنجی منگوائی مینے لا دی ہو آپ نے لی پھر جب آپ نے مجھے دی فرمایا کہ لو یہ تمہارے پاس ہمیشہ رہیگی پھر جب مینے پیٹھ پھیری آپ نے مجھے پکارا مین پھر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ وہ بات جو ہمنے کہی تھی کہ ایک دن یہ کنجی ہمارے ہاتھ ہوگی سو ہوئی یا نہین مینے کہا بیشک ہوئی اور مین گواہی دیتا ہون کہ آپ بیشک رسول خدا ہین انتہی اس حدیث مین دو پیشین گوئیون کا ذکر ہے ایک یہ کہ قبل ہجرت آپ نے عثمان سے یہ بات کہی تھی کہ یہ کنجی ایکدن میرے

ہاتھ مین ہوگی۔ سو مطابق اسکے بروز فتح مکہ واقع ہوا اور دوسری یہ کہ آپ نے جب کنجی عثمان کو بروز فتح مکہ پھیری آپ نے فرمایا کہ یہ کنجی ہمیشہ تمہارے خاندان مین رہیگی سو آج تک اُنہین کے خاندان مین کنجی خانۂ کعبہ کی ہے ✦

معجزہ ۴۷ بخاری مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم غزوۂ حُنین مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سو آپ نے ہمراہیون مین سے ایک شخصکو کہ دعویٰ اسلام کرتا تھا فرمایا کہ یہ دوزخی ہے پھر اُس شخص نے لڑائی کے وقت کفار سے خوب مقاتلہ کیا اور بہت زخمی ہوا پھر ایک شخص نے آکے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص دوزخی ہے اللہ کی راہ مین اُس نے خوب قتال کیا اور بہت زخمی ہوا آپ نے فرمایا کہ بیشک وہ دوزخی ہے اور بعضے لوگون کو شک ہونے لگا پھر اُس شخص نے تکلیف زخمون پر بے صبری کرکے اپنے ترکش سے تیر نکال کے اپنے تئین ہلاک کیا پس دوڑتے گئے کچھ لوگ مسلمانون مین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اور کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آپکی حدیث کو سچا کیا فلانے شخص نے اپنے تئین آپ مار ڈالا آپ نے فرمایا کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْہَدُ اَنِّی عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ انتہی۔ اِس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ نے اُس شخص کے دوزخی ہونیکی خبر دی تھی اور مطابق اُسکے واقع ہوا کہ اُسنے اپنے آپکو قتل کیا اور بمقتضائے قَاتِلُ النَّفْسِ فِی النَّارِ سب لوگون کو یقین ہوا کہ وہ دوزخی ہے **ف** اُس شخص کا نام قزمان تھا اور وہ منافق تھا ✦

معجزہ ۴۸ ابو داوٗد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کی ہے کہ غزوۂ حنین مین ایک سوار نے آپ کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ مین فلانے پہاڑ پر چڑھا تھا سو مینے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنے اونٹ ہودج دار اور اپنے مویشی لیکے حنین مین موجود ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا کہ وہ سب مسلمانون کی غنیمت ہوگی کل انشاء اللہ تعالیٰ انتہی اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین مین قبل لڑائی کے خبر دی کہ کل لڑائی فتح ہوگی اور سارے مویشی دشمنون کے مسلمانون کو غنیمت مین ملینگے سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ دوسرے دن لڑائی فتح ہوئی سب مویشی اور چارپائے دشمنون کے کہ بکثرت تھے غنیمت مین اہل اسلام کے ہاتھ لگے ✦

معجزہ ۴۹ بیہقی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو اکیدر حاکم دُوْمَۃُ الْجَنْدَل پر بھیجا ارشاد کیا کہ وہ گائے کے شکار کے لئے نکلا ہوگا

تب تم اُسے پکڑ لوگے سو دیسا ہی ہوا ف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک مین حضرت خالد بن ولید کو ساتھ چار سو بیس سوار کے اکیدر بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل کی طرف بھیجا سو حضرت خالد بن ولید چاندنی رات مین اُسکے قلعے کے متصل پہنچے اُسکو نیل گائے کے شکار کا بڑا شوق تھا سو قبل پہونچنے حضرت خالد بن ولید کے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات مین لیٹا تھا چند نیل گاؤن نے آکر اُسکے قلعہ کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا اُسنے کھڑکھڑاہٹ سُنکر فصیل قلعے سے دیکھا کہ چار نیل گائین اُسکے قلعے کے تلے ہین واسطے شکار کے قلعے سے باہر نکلا حسان اُسکا بھائی اُسکے ساتھ تھا یکبارگی حضرت خالد بن ولید معہ سوارون کے جا پہونچے وہ گرفتار ہوگیا اور اُسکا بھائی لڑکر مارا گیا حضرت خالد بن ولید اُسے پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے اور آپ نے اُس سے جزیہ مقرر کر کے اُسے چھوڑ دیا سو جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی حضرت خالد بن الولید کو کہ تم اُسے نیل گائے کے شکار مین پکڑ لوگے مطابق اُسکے واقع ہوا ٭

معجزہ ۵۰ صحیحین مین ابو حمید ساعدی سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فرمایا کہ آج رات کو ہوا بہت ہی سخت چلیگی سو اُسمین کوئی نہ اُٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہو اُسے مضبوط باندھ لے سو رات کو آندھی بہت ہی شدید چلی ایک شخص اُٹھا اُسکو آندھی اُڑا لے گئی یہان تک کہ دونون پہاڑون کے بیچ مین جا ڈالا ف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبل آنے آندھی کے خبر دی تھی سو مطابق اُسکے واقع ہوا ٭

قسم پنجم اخبار متعلقہ بائمہ مجتہدین

معجزہ ۵۱ صحیحین مین ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اُسے پالینگے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اُسے پالینگے انتہی - اِس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ فارسی لوگون مین بھی بڑے دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہونگے سو مطابق اسکے واقع ہوا حضرت امام ابو حنیفہ رح کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس ہین ایسے بڑے عالم دین دار ہوئے کہ اُنکے سبب سے نفع عظیم امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعتبار دین کے ہوا اور قیامت

بھی تھا بعض الی ہینگا گویا مصداق اتم اس حدیث کے وہی ہین اور اور بھی علمائے کاملین اہل فارس مین ہوے چنانچہ محمد بن اسمعیل بخاری رئیس المحدثین بھی فارسی تھے ✦

معجزہ ۵۲ حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ لوگ سفر دور دراز کرینگے اور نپاوینگے کوئی عالم زیادہ علم والا مدینے کے عالم سے انتہی مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک پیدا ہوے چنانچہ حضرت سفیان ابن عیینہ نے انطباق اس حدیث کا اُن پر بیان کیا ہے اور واقع مین ایسا ہی حال تھا امام مالک کا کہ جسقدر فیض علم حدیث اُنکے زمانے مین اُن سے ہوا دوسرے شخص سے نہین ہوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کر کے اُن کی خدمت مین آکر مستفید ہوئے ✦

معجزہ ۵۳ ابو داؤد نے ابن مسعود سے اور بیہقی نے حضرت علی اور حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریش مین ایک بڑا عالم ہوگا کہ زمین کو علم سے مالامال کریگا انتہی سو مطابق اس خبر کے امام شافعیؒ کہ قریشی تھے اولاد مطلب بن عبد مناف مین سے پیدا ہوئے چنانچہ امام احمد نے تطبیق اس حدیث کی امام شافعیؒ پر بیان کی ہے اور کہا ہے کہ طباق زمین مین کسی عالم قریشی کا مثل امام شافعیؒ کے علم نہین ہوا **ف** اس حدیث کو اگرچہ صنعانی نے موضوع کہا ہے مگر نزدیک محققین کے موضوع نہین ہے چنانچہ عراقی نے تصریح کی ہے البتہ بسند ضعیف منقول ہے لیکن کثرت طرق سے تقویت ہو گئی ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا اس حدیث کو قبول کرنا اور امام شافعیؒ پر منطبق کرنا دلیل کامل اوپر ثبوت اس حدیث کے ہے اور حافظ ابن حجر نے اس حدیث کے طرق کو ایک کتاب مین جمع کیا ہے اور اُس کتاب کا نام رکھا لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش ✦

قسم ششم اخبار متعلقہ بمذاہب اہل بدعت

معجزہ ۵۴ صحیحین مین ہے کہ حضرت ابو سعید خُدری نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم کر رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا اور وہ ایک شخص بنی تمیم مین سے تھا پس اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ عدل کرو تو آپ نے ارشاد کیا کہ خرابی ہو تجھے اور کون عدل کریگا اگر مین عدل نکرونگا نا امید اور زیان کار ہے تو اگر مین عدل نکرون حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ مجھے اذن دیجیے کہ مین اسکی گردن مارون آپ نے کہا چھوڑ دو اِسے بیشک اسکے کچھ لوگ ساتھی ہونگے کہ اسطرح پر نماز پڑہینگے

اور روزہ رکھینگے کہ تم اپنے نماز روزے کو اُنکے نماز روزے کے سامنے حقیر سمجھوگے اور کلام اللہ پڑھینگے لیکن اُنکے گلون پر او پر نجائیگا یعنی مقبول نہ ہوگا اور دین سے وہ لوگ ایسے باہر نکل جائینگے جیسے تیر شکار مین سے خشک اور صاف نکلجاتا ہے کچھ اُس مین سے اوپر سے نیچے تک اثر خون کا نہین ہوتا نشانی اُن کی ایک کالا آدمی ہوگا کہ اُسکا ایک بازو مثل پستان عورت کے ہوگا جنبش کرتا ہوا اور خروج کرینگے وہ لوگ اوپر بہترین فرقے کے آدمیون مین سے۔ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہین کہ مین قسم کھا کے کہتا ہون کہ مینے یہ حدیث جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سُنی اور قسم کھا کے کہتا ہون کہ حضرت علیؓ بن ابی طالب نے اُنکے ساتھ قتال کیا اور مین اُس لڑائی مین حضرت علیؓ کے ساتھ تھا سو حضرت علی نے اُس آدمی کو ڈھونڈھوایا لوگ لے آئے مینے دیکھا اُسی صفت کا جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انتہی۔ اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوارج کی خبر دی کہ قوم ذوالخویصرہ مین سے ہونگے اور انمین سے ایک شخص ہوگا کہ اُسکا ایک بازو نرم مثل پستان عورت کے ہوگا اور وہ لوگ افضل خلائق پر خروج کرینگے سو مطابق اِسکے واقع ہوا کہ حضرت علیؓ کے زمانے مین حضرت علی پر خوارج نے خروج کیا اور وہ لوگ قوم ذوالخویصرہ مین سے تھے اور انکا سردار ذوالثدیہ تھا یعنی وہی شخص جو ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے رکھتا تھا حضرت علیؓ نے اُن سبکو قتل کیا اور راوی حدیث جنہون نے یہ پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی تھی اُس لڑائی مین موجود تھے چنانچہ اُنہون نے خود تصدیق اِس پیشین گوئی کی بیان کی ۔

معجزہ ۵۵ دارقطنی نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ بعد میرے ایک قوم آویگی انکا لقب ہوگا کہ اُنہین رافضی کہینگے اور تو اُنہین پاوے تو قتل کیجیو کہ وہ لوگ مشرک ہین حضرت علی کہتے ہین کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ اُنکی علامت کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تجھے بڑھاوینگے ایسے اوصاف کہ جو تجھہ مین نہین اور طعنہ کرینگے سلف پر انتہی۔ اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدوث فرقہ روافض کی خبر دی سو مطابق اِسکے واقع ہوا۔ زمانہ حضرت علی مین باغواے عبداللہ بن سبا یہودی فرقہ روافض پیدا ہوا اور غالص اتباع یہودی مذکور کے حضرت علی کو خدا کہنے لگے اِس لئے آپ نے اُنہین مشرک فرمایا اور یہ وصف اُن کا حضرت علیؓ کی مدح مین اتنا افراط کرتے ہین کہ پیغمبرون کے برابر بلکہ اکثر پیغمبرون سے افضل جانتے ہین اور

اصحاب کبار اور سب بزرگان سلف پر طعن کرتے ہین ہمارے زمانے مین ظاہر ہے **ف** اس حدیث کو دارقطنی نے بروایت حضرت علی کئی سندون سے روایت کیا ہے اور ایک طریق مین اسکی یہ بات بھی ہے کہ وہ لوگ دعویٰ اہلبیت کی محبت کا کرینگے اور حقیقت مین ایسے نہون گے اور پہچان اُنکی یہ ہے کہ وہ حضرت ابوبکر اور عمر کو بُرا کہینگے اور بھی دارقطنی نے یہ حدیث کئی سند سے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور ام سلمہؓ سے رعایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی ہماری پاس بہت سندین ہین کذا فی الصواعق *

معجزہ ۵۶ امام احمد اور ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے اور طبرانی نے معجم اوسط مین انسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین یعنی کچھہ لوگ اس امت مین قدریہ ہوجاوین گے وہ بمنزلہ مجوس کے ہونگے انتہی قدریہ اُن لوگون کو کہتے ہین جو بندے کو قادر مختار اور خالق اپنے افعال کا جانتے ہین اور تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور بندون کے افعال مین خدا تعالیٰ کو بے دخل محض جانتے ہین سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرقے کے پیدا ہونے کی خبر دی اور مطابق اسکے واقع ہوا۔ معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہین کہ بندے کو خالق اپنے افعال کا سمجھتے ہین اور قدر یعنی تقدیر الٰہی کے منکر ہین اور اس فرقے کو آنحضرت نے اسوجہ سے مجوس فرمایا کہ جطرح مجوس دو خالق کے قائل ہین ایک یزدان خالق خیر دوسرا اہرمن خالق شر اسی طرح یہ لوگ خدا تعالیٰ کو خالق جواہر کا اور بندون کو خالق اپنے افعال کا اعتقاد کرتے ہین **ف** قدریہ کی مذمت مین بہت حدیثین وارد ہین امام احمد اور ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین جب وہ بیمار ہون اُنکی عیادت نہ کرو اور جب مرجاوین اُنکے جنازے پر مت جاؤ اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت مین خسف و مسخ ہوگا اور یہ اُن لوگون مین ہوگا جو منکر قدر کے ہونگے **ف** روافض بھی منکر قدر کے ہین اور اُن مین مسخ اور خسف واقع ہوا ہے۔ مسخ کی چند حکایتین شواهد النبوۃ مین مذکور ہین۔ ایک یہ ہے *

حکایت امام مستغفری رح نے کتاب دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا تھا کہ وہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہا کو بُرا کہا کرتا تھا ہم ہرچند اُسے منع کرتے تھے باز نہین آتا تھا جب ہم نزدیک یمن کے پہنچے ایک جگہ

اور تر کے سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب نے اُٹھ کے وضو کیا اور اُس کوفی کو جگایا وہ اُٹھ کے
کہنے لگا کہ افسوس ہین تم سے جدا ہو کے اِسی منزل مین رہجاؤنگا ابھی مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے فرماتے ہین کہ اے فاسق تو اِس منزل مین مسخ ہو جائیگا
ہمنے کہا کہ وضو کر اُسنے پاؤن اپنے سمیٹے ہمنے دیکھا کہ اُنگلیون سے اُسکی مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون
پاؤن اُسکے بندر کے سے ہوگئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک پھر سینے تک پھر سر اور مونہہ تک مسخ پہنچا
اور وہ بالکل بندر ہوگیا ہمنے اُسے پکڑ کے اونٹ پر باندھ لیا اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب
آفتاب کے ایک جنگل مین پہونچے وہان چند بندر جمع تھے اُس نے جب اُنہین دیکھا رسی توڑا کر
اُن مین جاملا *

دوسری حکایت یہ ہے کہ امام مستغفری نے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ
ایک شخص کوفے کا کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بُرا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہم سفر ہوا ہمنے
ہر چند اُسے نصیحت کی اُسنے نمانا ہم نے اُس سے کہا کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا وہ علیحدہ ہوگیا جب ہم
اُس سفر سے پھرے اُسکے غلام کو ہمنے دیکھا ہمنے اُس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہدینا کہ ہمارے ساتھ گھر
چلے اُسنے کہا کہ اُسکی ایک عجیب حالت ہوگئی ہے دونون ہاتھ اُسکے مثل خوک کے ہوگئے ہین ہم
اُسکے پاس گئے اُس سے کہا کہ ہمارے ساتھ گھر کو چل اُسنے کہا مجھے عجیب مصیبت پہنچی ہے اور اپنے ہاتھ دونو
آستین سے نکال کے دکھائے کہ مثل خوک کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ مین ایک جگہ بہت خوک
مجتمع تھے اُسنے اپنے تئین مرکب سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو کے خوکون مین جاملا۔

اور خسف کی روایت یہ ہے کہ محب طبری نے ریاض النضرۃ مین روایت کی ہے کہ ایک قوم رافضیان
حلب مین سے پاس امیر مدینہ منورہ کے آئی اور بہت سا مال اور اچھے عمدہ تحفے لائی اور یہ درخواست کی کہ
ایک دروازہ حجرہ شریفہ مین کھلوا دے تاکہ وہ جسد اطہر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو
وہان سے نکال لیجاوین امیر مدینہ نے کہ بدمذہب تھا بسبب محبت دنیا کے اِسبات کو قبول کرلیا اور دربان
حرم شریف کو بُلا کے کہدیا کہ جب یہ لوگ آوین دروازہ حرم شریف کا کھول دیجو اور جو کچھ کرین اُنہین
منع مت کیجو دربان مذکور کہتا ہے کہ جب لوگ نماز عشا کی پڑھ کے مسجد شریف سے چلے گئے اور دروازے
حرم شریف کے بند ہوگئے چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لئے ہوئے مشعل ساتھ آئے اور باب السلام پر

وہ لوگ شہید ہین انتہی۔ مطابق اس حدیث کے عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی مین واقع ہوا کہ ترکان تاتار نے شہر بغداد پر جو دار الخلافۃ اور شہر عظیم مسلمانون کا تھا اور دجلہ اسکے بیچ مین واقع ہے اور دجلہ پر پل بھی عہد عباسیہ مین رہتا تھا چڑھائی کی اور شہر کو گھیرا۔ شہر کے باشندون مین بعضے مع اپنے عیال و اطفال کے بھاگ گئے اُن لوگون کو ترکون کے ظلم سے نجات نہ ملی مقتول و غارت ہوگئے اور خود مستعصم باللہ اور اکثر اشراف و اعیان شہر نے بادشاہ اتراک سے امان چاہی اور اُن کی اطاعت مین داخل ہوئے وہ بھی نہ بچے اور ترکون کی تیغ بیدریغ سے مقتول ہوئے اور کچھ لوگون نے مردانگی کی اور ہمت قوی کرکے اُن کافرون سے جہاد کیا خدا تعالیٰ نے اُنہین شہادت نصیب کی پہلے دونون فرقون کو دنیا مین بھی نجات نہ ملی اور آخرت کے درجے سے بھی محروم ہے اور تیسرا فرقہ دنیا مین بھی بمردانگی و شجاعت نیکنام ہوا اور آخرت مین بدرجۂ شہادت فائز ہوا **ف** یہ پیشین گوئی بھی جس کتاب مین درج ہے یعنی سُنن ابوداؤد وہ چارسوبرس زمانۂ وقوع سے پہلے کی تصنیف ہے ✦

معجزہ ۶۰ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زید بن ارقمؓ سے روایت کی ہے کہ وہ بیمار ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی عیادت کو آئے اور آپ نے فرمایا کہ تم اِس بیماری سے اچھے ہوجاوگے لیکن تب کیا حال ہوگا کہ میرے بعد تم جیتے رہوگے اور اندھے ہوجاوگے۔ زید بن ارقم نے عرض کیا کہ مین ثواب سمجھکر صبر کرونگا آپ نے فرمایا کہ تو تم بے حساب بہشت مین داخل ہوگے اُنیسہ بیٹے زید کے کہتے ہین کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید بن ارقم اندھے ہوگئے تھے پھر ایک مدت کے بعد خداوند تعالیٰ نے انکھین اچھی کردین بعد اسکے وہ مرگئے انتہی۔ اِس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی یعنی زید کا اُس بیماری سے اچھا ہوجانا اور تا زمانۂ مابعد وفات آپ کے جیتا رہنا اور اُنہین ایام مین اندھا ہونا مطابق اسکے واقع ہوا ✦

معجزہ ۶۱ صحیح مسلم مین حضرت اسما بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قوم ثقیف مین ایک بڑا ظالم خونریز ہوگا اور ایک بڑا جھوٹھا انتہی سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا ظالم خونریز قوم ثقیف مین حجاج پیدا ہوا کہ ظلم مین ضرب المثل ہے بعض کتابون مین لکھا ہے کہ حجاج ایسا ظالم تھا کہ کسی چیز مین اُسکو ایسا مزہ نہین ملتا تھا جیسا قتل ناحق مین اور ترمذی نے اپنی جامع صحیح مین ہشام بن حسّان ہی نقل کیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اُسنے ناحق قتل کئے

اور بڑا جھوٹھا مختار ثقفی پیدا ہوا کہ اپنے تئین آنے براہِ فریب نائب حضرت امام محمد بن الحنفیہ کا قرار دیکے باظہار قصدِ قصاصِ قاتلانِ امام حسینؓ ریاست حاصل کی اور آخر جھوٹھا دعویٰ پیغمبری کا کیا **ف** تطبیق اس خبر کی حجاج اور مختار پر خود حضرت اسماءؓ راویہ حدیث نے روبرو حجاج کے بیان کی تھی کما فی المشکوٰۃ ؂

معجزہ ۶۲ ابو یعلیٰ نے اپنی مسند مین ابو عبیدہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امر میری اُمت کا انتظام سے رہیگا یہانتک کہ سب سے پہلے اسمین رخنہ ڈالیگا ایک شخص بنی اُمیہ مین سے جسکا نام یزید ہوگا انتہی۔ سو مطابق اسکے واقع ہوا اور سب سے پہلے رخنہ انتظام اسلام مین یزید کے سبب سے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق شارب خمر بادشاہ ہوا اور امام حسینؓ کو اُسنے شہید کروایا اور مدینے پر لشکر خونریز بھیجکر اکثر صحابہ اور صحابی زادون کو قتل کرایا اور بہت بڑے ظلم کیے اور مکے پر بھی لشکر واسطے عبد اللہ بن زبیرؓ کے بھیجا اور اُسکے لشکر نے کعبے کا محاصرہ کیا اور وہان پتھر مارے حتی کہ سقف مسجد حرام کو کہ لکڑی کی تھی اُن پتھرون سے بہت صدمہ پہنچا بلکہ روئی مین گندھک لپیٹ کے اُن ملاعنہ نے آگ مسجد حرام مین پہنچائی کہ پردہ خانہ کعبہ کا اور دیوارین خانہ کعبہ کی سب جل گئین غرض کہ جسقدر ظلم اور بے دینی کی باتین یزید سے واقع ہوئین کبھی واقع نہین ہوئی تھین اور خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صادق آئی **ف** اگرچہ سند اس حدیث کی مسند ابو یعلیٰ مین ضعیف ہی مگر رویانی نے اپنی مسند مین ابو درداءؓ رضی اللہ عنہ سے اس مضمون کی حدیث روایت کی ہے اور مضمون اس حدیث کو اور بہت احادیث سے تقویت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ دعا مانگتے تھے کہ الٰہی تیری پناہ شروع ۶۰ سنہ ہجری سے اور کم عمرون کی امارت سے۔ اور یزید کی بادشاہی ۶۰ سنہ ہجری مین ہوئی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال اس سے پہلے ۵۹ سنہ ہجری مین ہو چکا تھا پس معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ کو بھی بموجب اخبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کی بادشاہی اور اُسکے ظلم اور قبائح کی خبر تھی اور ابو داؤد نے حضرت حذیفہ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنہ انگیز ہونے والے ہین سب کا نام معہ نام اُنکے باپ اور اُن کی قوم کے بتا دیا ہے پس بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام یزید کا کہ سب سے زیادہ فتنہ اُسکے سبب سے ہوا بتایا ہوگا ؂

معجزہ ۶۳ حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت
بن قیس بن شماس سے فرمایا تَعِیْشُ حَمِیْدًا وَّ تُقْتَلُ شَهِیْدًا یعنی زندگانی کرو گے تم بحالت محمود
اور مارے جاؤ گے تم شہید ہو کر انتہی۔ سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت ثابت جنگ یمامہ مین کہ عہد
خلافت ابو بکر صدیق مین ساتھ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تھی شہید ہوئے ۔

معجزہ ۶۴ ابو داؤد نے حضرت ابو ذر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے خطاب کر کے یہ مضمون فرمایا کہ مدینے مین ایکبار ایسی خونریزی ہوگی کہ خون احجار زیت کے اوپر
بہے گا اور انکو ڈھک لیگا انتہی **ف** مدینہ منورہ کی جانب غرب مین زمین ہے اُسمین پتھر ہین سیاہ کہ گویا
کہ انپر تیل چھڑا ہوا ہے اسلیئے وہ پتھر احجار الزیت کہلاتے ہین سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے خبر دی کہ ایکبار مدینے مین ایسی خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون مین ڈوب جاوینگے اور مطابق اسکے واقع
حرہ واقع ہوا یزید پلید علیہ اللعنت کے وقت مین بعد شہادت جناب امام حسین کے جبکہ باشندگان مدینہ
کے اکثر اصحاب اور اولاد اصحاب تھے اطاعت یزید سے بسبب اُسکے شنائع اعمال کے منحرف ہو گئے تب یزید نے
اُنپر لشکر خونخوار بسر کردگی مسرف بن عقبہ کے بھیجا اور مقاتلہ عظیم واقع ہوا اور صدہا اصحاب اور اولاد اصحاب
شہید ہوئے اور اُسی نخلستان مین خون بہا اور ایسے شنائع اور قبائح واقع ہوئے کہ زبان قلم پر
نہین آسکتے ۔

معجزہ ۶۵ ابو داؤد نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ اے انس لوگ شہر آباد کرینگے اور اُن مین سے ایک شہر ہوگا جسے بصرہ کہین گے سو اگر تم
اُس شہر مین داخل ہو تو اُسکے سباخ یعنی زمین شور اور کلاء اور باغات اور بازار اور امیرون کے دروازون
سے بچنا اور کنارون پر اُسکے رہنا اسواسطے کہ اُس شہر مین خسف ہوگا یعنی زمین مین دھس جانا اور قذف
ہوگا یعنی پتھرون کا برسنا اور رجف یعنی زلزلہ اور مسخ یعنی صورت کا بدل جانا انتہی۔ اس حدیث مین جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتون کی خبر دی۔ ایک یہ کہ ایک نیا شہر آباد ہوگا اور اُس کا نام
بصرہ ہوگا۔ دوسری یہ کہ اُس شہر مین خسف وغیرہ واقع ہونگے سو پہلی بات حضرت عمر کے عہد مین واقع
ہوئی کہ عتبہ بن غزوان نے شہر بصرہ بحکم اُنکے ۱۴ سنہ ہجری مین آباد کیا۔ حضرت عمر کو خبر پہنچی تھی کہ اسجگہ
ملک فارس سے سند کو راہ ہے اور اندیشہ اسبات کا ہے کہ بادشاہ فارس ہندوستان سے اس راہ سے

مدد طلب کرے تب آپ نے حکم بھیجا کہ وہان ایک شہر بنا کر دو تاکہ مجمع مسلمانون کا وہان رہے اور دوسری خبر آئندہ واقع ہو گی +

معجزہ ۶۶ طبرانی نے رافع بن خدیج سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایکبار حاضرین مجلس سے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی کی داڑھ دوزخ مین مانند جبل اُحد کے ہو گی حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ مین بھی اُس مجلس مین تھا سو اور سب لوگ تو مر گئے مین اور ایک اور آدمی باقی رہا سو وہ دوسرا شخص جنگ یمامہ مین مُرتد ہو کے مارا گیا انتہی۔ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس مین سے ایک شخص جہنمی ہو گا سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ ایک شخص مُرتد ہو کے مارا گیا نسیم الریاض مین لکھا ہے کہ نام اُس شخص کا رجال بن عنفوة تھا اور وہ اہل یمامہ مین سے تھا وفد بنی حنیفہ کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا تھا اور مسلمان ہو کر کلام اللہ سیکھا تھا جب مسیلمہ کذاب نے دعویٰ پیغمبری کیا تو اُسپر ایمان لے آیا اور جنگ یمامہ مین ہمراہیان مسیلمہ مین تھا زید بن الخطاب کے ہاتھ سے مقتول ہو کے واصل جہنم ہوا +

معجزہ ۶۷ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوذرؓ کی وفات قریب ہوئی تب اُن کی زوجہ اُم ذر رونے لگین اُنہون نے کہا کہ تم کیون روتی ہو اُم ذر نے کہا کہ کیسے نہ روون تمہاری وفات جنگل مین ہوئی اور ہمارے پاس کفن بھی نہین حضرت ابوذر نے کہا کہ مت رو و جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو کہ اُن مین مین بھی تھا خطاب کر کے فرمایا کہ تم مین سے ایک آدمی زمین غیر آباد مین مریگا اُسکے جنازے پر ایک جماعت مسلمانون کی حاضر ہو گی سو وہ آدمی مین ہی ہون تم راہ کو جا کر دیکھو وہ کہتی ہین کہ مین نکلی سو کچھ لوگ مسافر سوار آتے دیکھے اُنہین مینے حضرت ابوذر کے حال کی خبر کی وہ سب حضرت ابوذر کے پاس آئے اُن سے حضرت ابوذرؓ نے کہا کہ تم مین سے مجھے کفن وہ دیوے جو نقیب ہو نہ امیر ایک جوان نے اُن مین سے کہا کہ مین تمہین کفن دیتا ہون اے عم اپنا ازار اور دو کپڑے کہ میری گٹھری مین ہین میری مان کے کتے ہوے سوت سے بُنے ہوئے۔ حضرت ابوذر نے کہا کہ اچھا تم مجھے کفن دو۔ پس جب وہ مر گئے اُن لوگون نے تجہیز وتکفین کر کے نماز جنازہ پڑھکے اُنہین دفن کر دیا انتہی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی کہ ایک شخص حاضرین مجلس مین سے غیر آباد زمین مین مریگا اور ایک جماعت مسلمانون کی وہان پہونچکے تجہیز وتکفین کرے گی

سو مطابق اُسکے واقع ہوا ٭

معجزہ ۶۸ طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم ضبی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جب مجھے ملتے مجھ سے سمرہ کا حال پوچھتے اور جب مین اُن کی صحت کی خبر دیتا تو خوش ہونے مینے اسکا سبب پوچھا اُنہون نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر مین تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے پیچھے جو مریگا نار مین ہوگا سو آٹھ تو مر چکے ہین مین اور سمرہ باقی ہین یعنی اُس خبر کے ڈر سے سمرہ کے حال کی تفتیش کرتا ہون اور حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ حال تھا کہ جو کوئی کہدیتا کہ سمرہ مر گئے تو انہین غش آجاتی یہانتک کہ سمرہ سے پہلے انکا انتقال ہوا اور ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو مرض کُزاز لاحق ہوا سو بڑی دیگ مین خوب گرم کھولتا پانی بھر کے اُسپر گرمی حاصل کرنے کے لئے بیٹھتے۔ ایکدن اُسمین گر پڑے اور جلکر مر گئے انتہی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دس آدمیون کے حق مین جو فرمایا تھا کہ تم مین پچھلا از روے موت کے نار مین ہوگا سو وہ لوگ نار سے نار جہنم سمجھتے تھے اسی سبب سے حضرت ابو ہریرہ جب وہ سمرہ ہی باقی رہگئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور ڈرتے تھے کہ جو وہ پہلے مرجاوینگے تو آخر موت میری ہوگی اور پچھلی موت والے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نار مین ہوگا اور مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نار سے آگ دنیا کی تھی سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ سمرہ بن جندب جو سب سے پیچھے مرے آگ مین جلکر مرے ٭

معجزہ ۶۹ صحیحین مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ پیروی کروگے اُن لوگون کے طریقون کی جو تم سے پہلے ہوئے ہین بالشت بالشت وست بدست یہانتک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ مین گھسے ہونگے تو اس بات مین بھی اُن کی پیروی کروگے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے آدمیون سے یہود اور نصاری مراد ہین آپ نے فرمایا اور کون ہین انتہی۔ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ کچھ لوگ آپکی امت کے روش یہود و نصاری کی اختیار کرینگے۔ سو مطابق اسکے واقع ہوا یہود کی روش تھی حسد اور حق کا چھپانا اور بطمع دنیوی مسئلہ غلط بتانا اور کتاب الٰہی مین سے جو حکم اپنے موافق ہوا اُسکا ظاہر کرنا اور جو خلاف ہوا اُس کا چھپانا سو اس جنس کی باتین علمائے بیدین اس امت مین پائی جاتی ہین اور نصاری کی روش ہے نبی اور بزرگون کے حق مین اس طرحکا اعتقاد کرنا جو خدائی کے رتبہ کو پہونچا وے سو یہ بات بھی اس امت کے

پیرداگان جاہل مین پائی جاتی ہے اور سواے اس کے اکثر مضمون مین لوگون نے مشابہت نصاریٰ کی اختیار کی ہے +

معجزہ طبرانی اور بیہقی اور دارقطنی اور حاکم اور بغوی اور بزار نے روایت کی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زبیر سے فرمایا کہ مصیبت تمہین لوگون سے اور لوگون کو تم سے انتہی۔ اس حدیث مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ عبد اللہ بن زبیر کو لوگون سے مصیبت پہونچیگی اور لوگون کو اُن سے۔ سو مطابق اسکے واقع ہوا کہ وہ بعد وفات معاویہ اور شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ۶۴ سنہ ہجری مین خلیفہ ہوے اور سوائے ملک شام کے اور سب بلاد اسلام کے اُنکے قبضے مین آئے اور ۷۳ سنہ ہجری مین عبد الملک بن مروان کے حکم سے حجاج ظالم نے اونپر لشکر کشی کی اور مکہ کا محاصرہ کیا اور اُن کو شہید کیا سو اُنکو لوگون سے یہ مصیبت پہونچی کہ شہید ہوئے اور تکلیفات دنیاوی اُنہون نے اور اُن کے اہلبیت نے ظالمون کے ہاتھ سے اُٹھائین اور لوگون کو اُن کے سبب سے یہ مصیبت پہونچی کہ اہل مکہ بلاے محاصرہ حجاج مین مبتلا ہوئے اور لوگ حجاج کے ہاتھ سے وہان مارے گئے خانہ کعبہ کو بھی صدمہ پہنچا گھر عبد اللہ بن زبیر کا خانہ کعبہ سے مقابل تھا اس سبب سے بیت الحرام پر بھی حجاج کے منجنیق کے پتھر پہونچے اور یہ بھی مصیبت لوگون کو بسبب عبد اللہ بن زبیر کے ہوئی کہ قاتلین اُنکے گناہ عظیم اور عذاب آخرت مین مبتلا ہوئے +

معجزہ بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن صوحان کے حق مین فرمایا کہ ایک عضو اُن کا اُن سے پہلے جنت مین جائے گا انتہی مطابق اسکے واقع ہوا کہ بایان ہاتھ اُن کا جہاد مین کٹ گیا بعضے مورخین نے لکھا ہے کہ غزوہ نہاوند مین اُنکا ہاتھ بایان شہید ہوا +

معجزہ بیہقی اور حاکم نے حسن بن محمد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن عمرو کے حق مین حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ توقع ہے کہ یہ ایسا کام کرے اور اس طرح کا بیان کرے کہ تم خوش ہوا ے عمرؓ۔ سو ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی مکہ معظمہ مین پہونچی اور وہان کے لوگون کو اضطراب اور تزلزل ہوا سہیل بن عمرو نے کھڑے ہو کر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مدینہ منورہ مین پڑھا تھا اور مکے کے لوگون کو دین پر ثابت کر دیا اور

انکو تسلی اور تسکین دی انتہی سُہیل بن عمرو حالتِ کفر مین کافرون مین کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے اور اُن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑائی کی ترغیب دیتے جنگ بدر مین اسیر ہوکر آئے حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ اجازت ہو تو مین اسکے دو دانت سامنے کے تلے والے توڑ ڈالون تاکہ زبان اس کی خوب تقریر پر قادر نہ رہے اور پھر کافرون مین کھڑے ہوکر خطبہ تحریص قتال مسلمین کا نہ پڑھے۔ تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور مطابق اسکے واقع ہوا ✦

معجزہ ۴۵ صحیحین مین جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے میری امت کے لوگ انماط بچھاوینگے انتہی۔ انماط جمع ہے نمط کی کہ ایک عمدہ فرش ہوتا ہے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد از انکہ فقر اور تنگی مین مبتلا تھے۔ مالدار ہوگئے اور اچھے کپڑے اور اچھے فرش انہین میسر آئے چنانچہ حضرت جابر کے گھر مین اُس قسم کے بچھونے تھے جبکہ زوجہ حضرت جابر کی اُنہین بچھانا چاہتین تو حضرت جابر کہتے کہ مت بچھاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ میری امت کے لئے انماط ہونگے یعنی فرش امیرانہ بچھانے لگین گے سو مطابق اُس کے یہ بات ہوتی ہے یعنی وضع امیرانہ کچھ ضرور نہین اُن کی زوجہ کہتین کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انماط کے ہونے کی خبر دی اور اُس کے مطابق واقع ہوا تو اُس پر بیٹھنا ہی چاہئے ✦

معجزہ ۴۶ صحیحین مین ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے حق مین یہ بات فرمائی کہ خدا تعالیٰ اُسے ہلاک کریگا ف مسیلمہ ایک شخص تھا بنی حنیفہ مین سے مدینہ منورہ مین آیا تھا اُسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہلا بھیجا کہ اگر آپ حکومت بعد اپنے میرے نام کر دین تو البتہ مین اتباع اپکا اختیار کرون تب آپ نے ایک شاخ درخت کی طرف جو آپ کے ہاتھ مین تھی اشارہ کرکے فرمایا تھا کہ اگر یہ شاخ درخت مجھ سے مانگیگا تو بھی اُسے ندونگا سو وہ مدینے سے چلا گیا اور دعوی پیغمبری کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسکے حق مین فرمایا تھا کہ خدا تعالیٰ اُسے ہلاک کریگا سو مطابق اُسکے واقع ہوا کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارہا آدمی اُسکے ساتھ مجتمع ہوگئے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو ساتھ

لشکر جرار کے اُسپر بھیجا۔ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُس پر فتح پائی اور اُس لڑائی مین وہ مارا گیا ✤

فصل سوم ایسی خبرون کے بیان مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعاتِ حالی کو بغیر دیکھے بیان فرمایا

معجزہ ۷۵ بخاری نے انس بن مالک رضؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خبر شہادت زید اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگون کو سُنا دی قبل اسکے کہ خبر آوے اور آپ نے فرمایا کہ نشان لیا زید نے پس شہید ہوا۔ پھر نشان لیا جعفر نے پس شہید ہوا۔ پھر نشان لیا ابن رواحہ نے پس شہید ہوا اور آپ کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور فرمایا آپ نے کہ آخر کو ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح حاصل ہوئی **ف** مُوتہ ایک موضع ہے شام مین ایک مہینہ یا زیادہ کی راہ پر مدینہ منورہ سے وہان کے حاکم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو قتل کیا تھا اسلئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر لشکر بھیجا اور اُس لشکر پر زید بن حارثہ کو امیر فرمایا اور ارشاد کیا کہ اگر زید شہید ہو جاوین تو امیر جعفر ہون گے اور اگر وہ بھی شہید ہو جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہون تو مسلمان کسیکو اپنے درمیان مین سے امیر کر لین سو جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی واقع ہوا کہ اُس لڑائی مین یہ تینون صاحب شہید ہوئے تب لوگون نے حضرت خالد بن ولید کو سردار کیا اور خدا تعالیٰ نے اُنکے ہاتھ پر فتح دی سو بوقت وقوع اِس واقعہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب کے اِس حادثے کی خبر دی ✤

معجزہ صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجاشی بادشاہ حبشہ کی وفات کی اُسیدن خبر دی جسدن وہ مرا اور آپ عیدگاہ کی طرف اصحاب کے ساتھ گئے اور صف باندھ کے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھی اور چار تکبیرین فرمائین **ف** نجاشی لقب تھا بادشاہِ ملک حبشہ کا جو وہان بادشاہ ہوتا اُسے نجاشی کہتے اِس نجاشی کا نام اصحمہ تھا نصرانی مذہب تھا آپکا نامہ اُسے گیا تب وہ مسلمان ہو گیا اور اُس نے صاف کہدیا کہ جس پیغمبر کی خبر پچھلی کتابون مین ہے سو وہ یہی ہین اور بسبب اعتقاد اور نیازمندی سے پیش آیا اور جب اُس نے وفات

بائی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور اخبار بالغیب اُسیدن اُسکی موت کی خبر دی اور غائبانہ
اُسکی نماز جنازہ پڑھی ف موافق اس حدیث کے شافعیہ نماز جنازے کی غائب پر درست کہتے ہین
اور حنفیہ کہتے ہین کہ جنازہ نجاشی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر منکشف ہوگیا تھا اور غائب کو
نجاشی پر خیال نہ کرنا چاہیے ✦

معجزہ مسلم نے جابر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے
پھرے آتے تھے جب قریب مدینے کے پہنچے تب ایک ہوا ایسی شدید چلی کہ قریب تھا کہ سوار کو دفن کر دے
تب آپ نے فرمایا کہ یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لئے چلی ہے پھر مدینے مین پہنچے تو معلوم ہوا کہ
ایک بڑا منافق مرگیا انتہی - شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ وہ منافق رفاعہ بن زید تھا
اس حدیث مین آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مرگیا سو مطابق اُسکے
واقع ہوا کہ مدینے مین رفاعہ منافق مرگیا ✦

معجزہ امام احمد نے ابن عباسؓ سے اور حاکم اور بیہقی نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے
کہ جب حضرت عباسؓ بن عبد المطلبؓ سے کہ وہ جنگ بدر مین کافرون کے ساتھ تھے اور اسیر ہوکر
آئے تھے مال فدا طلب ہوا یعنی کچھ روپے دین تو رہائی پاوین تب اُنھون نے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہین کہ جسقدر روپیہ میرے ذمے ٹھہرتا ہے اُس کو
ادا کرون آپنے فرمایا کہ وہ مال کہ تمنے اُم الفضل کے پاس دفن کیا ہے کیا ہوا اور تم کہہ آئے تھے کہ اگر اس
سفر مین مین مارا جاؤن تو یہ مال میری اولاد کے لئے ہے حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ اُس مال کی
سوا میرے اور اُم الفضل کے اور کسیکو خبر نہ تھی پھر اُنھون نے جس قدر روپیہ مطلوب تھا
منگا کر ادا کیا ✦

معجزہ بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن اُمیہ بن خلف اور عُمیر بن وہب بن
خلف چچازاد بھائی اُسکا بعد قصے بدر کے ایکدن مقام حجر مین بیٹھ کر باہم تذکرہ کشتگان بدر کا کرنے لگے
صفوان نے کہا کہ اِن لوگون کے قتل ہو جانے کے بعد کچھ زندگی کا لطف نہین ہے عُمیر نے کہا کہ سچ ہے
مگر مین مقروض ہون اور میرے پاس کچھ دین ادا کرنے کو نہین ہے اور بعد اپنے عیال کے تباہ ہو جانیکا
بھی ڈر ہے نہین تو مین جا کر محمدؐ کو قتل کر ڈالتا اور مجھے ایک بہانہ اُنکے پاس جانے کا ہے میرا بیٹا اُن قید

سے صفوان نے یہ بات غنیمت سمجھی اور کہا کہ تیرے زین کو مین ادا کرد ونگا اور تیرے عیال کی مین ہمیشہ خبرگیری کرتا رہونگا عمیر نے کہا کہ تو اس بات کو کسی سے ذکر مت کیجیو اور اُسنے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر مین بجھائی اور چلکر مدینے مین پہنچا اور مسجد شریف کے دروازہ پر اونٹ کو بٹھایا اور وہ تلوار کو حائل کئے ہوئے تھا اُسے حضرت عمرؓ نے دیکھ کے کہا کہ یہ کتّا دشمن خدا کا کچھ بدی کے ہی لئے آیا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُسکے آنیکی خبر کی آپ نے فرمایا کہ لے آؤ اُسے۔ حضرت عمرؓ جاکر اُسے لے آئے اور اُسکی تلوار اپنے قبضہ مین کر لی تھی جب آپ نے اُسے دیکھا فرمایا کہ اے عمرؓ اسے چھوڑ دو پھر آپ نے اُس سے کہا کہ اے عمیر قریب آ جب وہ قریب ہوا تو پوچھا کہ کیون آیا ہے اُسنے کہا اپنے قیدی کے لئے آیا ہون کہ اُسکے معاملے مین احسان کرو آپ نے فرمایا کہ تلوار کیون گردن مین ڈالی ہے اُسنے کہا کہ تلوار کس کام کی ہے آپ نے فرمایا کہ سچ سچ بیان کرکہ تو کس لئے آیا ہے اُسنے کہا کہ مین اُسی کام کے لئے آیا ہون جو مینے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے اور صفوان نے مقام حجر مین تذکرہ کشتگان بدر کا کیا اور تو نے کہا کہ اگر مین مقروض نہ ہوتا اور خوف ہلاک عیال نہ ہوتا تو مین جاکر محمد کو قتل کر ڈالتا۔ اور صفوان تیرے قرض اور خبرگیری عیال کا متکفل ہوا اور تو میرے قتل کے لئے آیا اُسنے یہ سُنتے ہی کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ گواہی دیتا ہون کہ تم پیغمبر خدا ہو اس بات کی سوائے میرے اور صفوان کے کسیکو خبر نہ تھی قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ خدا ہی نے تمہین اس بات کی خبر دی شکر خدا کا کہ اُس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی آپ نے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو دین کی باتین سکھاؤ اور کلام اللہ پڑھاؤ اور اُسکے قیدی کو چھوڑ دو +

معجزہ بیہقی نے حضرت عروہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اونٹنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گم ہوگئی آپ نے اُسکو تلاش کروایا نہ ملی۔ ایک شخص نے منافقین مین سے کہا کہ محمد کہتے ہین کہ مین غیب کی خبرین جانتا ہون اور انہین یہ معلوم نہین کہ اونٹنی اُن کی کہان ہے جو اُنکے پاس وحی لاتا ہے کیون اونٹنی کا حال اُن سے نہین کہدیتا حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکو اُس منافق کے مقولے کی خبر دی اور اونٹنی کا ٹھکانا بھی بتا دیا آپ نے فرمایا کہ مین نہین کہتا ہون کہ مین غیب جانتا ہون لیکن اللہ نے مجھے خبر دی منافق کے مقولے کی اور اُس جگہ کی جہان وہ اونٹنی ہے سو وہ اونٹنی فلانی گھاٹی مین ہے اُسکی مہار ایک درخت سے اٹک گئی ہے لوگ جھپٹے اور

اُس گھاٹی مین اُس اونٹنی کو اُسی طرح پایا جیسا آپ نے فرمایا تھا ف اُس منافق کا نام شارحانِ حدیث نے زید بن لصیب بلام وصاد مہملہ بروزن فعیل لکھا ہے ❊

معجزہ ۸۱ صحیحین مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ تم روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت ملیگی اور اُسکے پاس ایک خط ہے سو وہ خط لے آؤ ہم تینون سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے وہان پہونچے اور عورت کو وہان پایا ہمنے کہا خط نکالدے اُسنے کہا میرے پاس کوئی خط نہین ہے ہمنے کہا کہ خط نکالدے نہین تو ہم تجھے ننگا کرینگے اُسنے اپنے بالون کے جوڑے مین سے خط نکالکر دیا سو اُسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے آئے سو وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے تھا بجانب کچھ لوگون کے مشرکان مکہ سے اور اُسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ امر یعنی ارادہ غزوہ مکہ کا ذکر تھا سو آپ نے اُس خط کا حال حاطب سے پوچھا اُنہون نے عرض کیا کہ میرے لڑکے بالے مکے مین ہین اور میرا وہان کوئی قرابتی ایسا نہین ہے جو اُنکی حمایت کرے اسلئے مینے یہ چاہا تھا کہ قریش پر ایک احسان میرا ثابت ہو تا کہ میرے لڑکے بالون سے متعرض نہون حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو حاطب کو قتل کرون یعنی اسلئے کہ اُسنے یہ حرکت منافقانہ کی آپ نے فرمایا کہ نہین مہر اہل بدر پر اللہ تعالی نے مہربانی خاص کی ہے اور فرمایا ہے کہ مینے تمہاری سب خطائین معاف کین انتہی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے جب قصد لشکر کشی کا واسطے فتح مکے کے فرمایا اور آپکو اس قصد کا اخفا منظور تھا حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار قریش کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لشکر عظیم لیکر تمہارے اوپر آتے ہین اور قسم ہے خدا کی کہ اگر وہ اکیلے تمہارا قصد کرین تو اللہ اُن کی مدد کرے اور تم پر غالب ہو جاوین تم اپنا فکر کرلو اور چھپا کر اِس خط کو ایک عورت کے ہاتھ روانہ کیا کہ اسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی معلوم ہوئی تب آپ نے حضرت علی اور زبیر اور مقداد کو بھیجا ف اِس حدیث سے کمال فضیلت اُن اصحاب کی ثابت ہوئی جو جنگ بدر مین آپ کے ساتھ تھے اور حضرات خلفاے اربعہ بلکہ عشرہ مبشرہ اہل بدر ہین ❊

معجزہ ۸۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین زہری سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو خبر دی کہ کیڑے نے سواے اللہ کے نام کے بالکل عبارت اُس صحیفے کی کھالی جسمین قریش نے عہد لکھا تھا کہ بنی ہاشم کی عداوت پر مضبوط رہین اور اُن سے برادری بالکل چھوڑدین سو قریش نے اُس صحیفے کو

کو دیکھا تو ویسا ہی پایا جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی ف بعد نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ اسلام مکہ معظمہ مین شائع ہوا اور مذمت بتون کی برملا ہوئی کافران قریش کو بہت رنج ہوا اور مسلمانون پر انہین بہت تہر آیا تب انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ارادہ کیا اور اس بات پر ابو طالب اور بنی ہاشم راضی نہ ہوئے تب انہون نے کہا یا تم محمد کو ہمارے حوالے کر دو یا تم سب کے سب ہم سے علیحدہ ہو کر گھاٹی مین جا رہو اور ہمارے تمہارے برادری ترک نہ ساتھ کھانا اور نہ ساتھ پینا اور نہ ہم تم کسی مجلس مین اکٹھے ہون ابو طالب اور بنی ہاشم نے اس بات کو قبول کر لیا اور سب کے سب شعب مین جا رہے اور کفار قریش نے ایک عہدنامہ مضمون قطع برادری کا اور استحکام عداوت کا ساتھ بنی ہاشم کے لکھ کے کعبے مین لٹکا دیا اور یہان تک عداوت پر مستعد ہوئے کہ جو کوئی گاؤن کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کو لاتا اسکو بھی منع کر دیتے کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ بیچے ۔ تین برس اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شعب مین بسر کئے اور بڑی تکلیف اٹھائی درین اثنا اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے مطلع کیا کہ اس عہدنامے کو دیمک کھا گئی ہے جہان کہین اسمین نام اللہ کا تھا اسکو دیمک نے چھوڑ دیا ہے اور باقی سب کھا لیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے ابو طالب کو مطلع کیا اور ابو طالب قریش کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسطرح پر خبر دی ہے تم اس عہدنامے کو منگوا کر دیکھو اگر یہ بات جھوٹھی نکلے تو ہم محمد کو تمہارے حوالے کر دینگے اور اگر سچ ہو تو تم ہماری تکلیف دہی سے باز آؤ اور ہمین شعب سے نکلنے دو انہون نے وہ صحیفہ منگوا کر دیکھا تو واقعی جہان کہین اللہ کا نام تھا وہ باقی اور باقی کو دیمک نے کھا لیا تھا تب وہ نادم ہوئے اور بنی ہاشم سے کہا تم شعب سے نکل آؤ ۔

معجزہ ۳۰ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے مقتول ہونے کی اس رات کی صبحکو خبر دی جس رات وہ مارا گیا اور قصہ اسکا یہ ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ۶ سنہ ہجری مین اکثر بادشاہون اور امیرون کو نامے لکھے کسریٰ پرویز بادشاہ فارس کو بھی نامہ لکھا اور اسکو طرف اسلام کے دعوت کی اسنے آپکے خط کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیون لکھا ۔ اور باذان اسکی جانب سے ملک یمن مین عامل تھا اسکو لکھا کہ تو دو آدمی چالاک اور تیز اس شخص کے پاس بھیج جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو تیرے پاس لے آئین باذان نے

دو آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے مین بھیجے انہون نے آپکے سامنے تقریر بیباکانہ کی اور کہا کہ تم
کسریٰ کے پاس چلو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تم کل آؤ اُسی رات مین شیرویہ پرویز کے بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا اور آنحضرت
کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی آپ نے اُن شخصون سے بلا کر فرمایا کہ تم چلے جاؤ رات کسریٰ کو شیرویہ نے
مار ڈالا وہ پھر گئے اور باذان سے انہون نے جا کر یہ حال بیان کیا تب باذان نے کہا کہ اگر تصدیق اس امر کی معلوم
ہو تو بیشک وہ پیغمبر ہین اور انہین ایام مین نامہ شیرویہ کا بنام باذان باین مضمون پہنچا کہ پرویز ظالم تھا مین نے
اس سبب سے اسکو مار ڈالا اور تم اُس شخص سے جو دعویٰ پیغمبری ملک عرب مین کرتا ہے کچھ تعرض مت کرو۔
باذان تصدیق خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دریافت کر کے مع دونون بیٹون اپنے کے مسلمان
ہو گیا **ف** کسریٰ نے جب نامہ آپکا پھاڑ ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق مین بد دعا کی کہ
الٰہی اُسکے خاندان کو پاش پاش کر دے اللہ تعالیٰ نے اُس کے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے دنون مین
بالکل نیست و نابود کر دیا ۔

معجزہ ۸۴ ابو داؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک انصاری کے جنازے پر تشریف لے گئے تھے بعد فراغت کے دفن سے اُس میت کی عورت
نے آپ کی دعوت کی آپ اُسکے گھر تشریف لے گئے جب کھانا آیا اور آپ نے کھانا شروع کیا سو ایک لقمہ
آپنے مونہہ مین چبایا اور نگلا نہین پھر آپ نے فرمایا کہ یہ ایسی بکری کا گوشت ہے کہ بغیر اجازت مالک کے
لیگئی ہے اُس عورت صاحب خانہ نے کہلا بھیجا کہ مینے نقیع مین جہان بکریان بکتی ہین بکری خریدنے کو
آدمی بھیجا وہان نہ ملی پھر مینے ایک اپنے ہمسائے کے پاس کہ اُسنے ایک بکری مول لی تھی آدمی بھیجا کہ وہ
بکری بہ قیمت دیوے وہ گھر نہ تھا تب مینے اُسکی بی بی کے پاس آدمی بھیجا اُس نے وہ بکری بھیجدی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کھانے کو قیدیون کو کھلا دو **ف** قیدیون کے کھلانے کا
اسلئے حکم دیا کہ وہ کفار تھے ایسے کھانیکے لائق تھے ۔

معجزہ ۸۵ طبرانی نے معجم کبیر مین اور بزار نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ایکبار مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد منیٰ مین بیٹھا تھا سو ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف
مین سے آیا اور دونون نے سلام کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم کچھ پوچھنے آئے ہین آپ نے فرمایا کہ
کہو تو مین بتا دون جو تم پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو انہون نے عرض کیا کہ آپ ہی ارشاد کیجئے ۔

آپ نے فرمایا کہ تم یہ بات پوچھنے آئے ہو کہ تم اپنے گھر سے بقصد خانہ کعبہ آئے اسمین ہمین کیا ثواب ہے اور بعد طواف کے دو رکعتون کا کیا ثواب ہے اور طواف مین الصفا و المروہ کا کیا ثواب ہے - اور وقوف عرفات کا کیا ثواب ہے اور رمی جمار کا کیا ثواب ہے اور قربانی کرنے کا کیا ثواب ہے اُن دونون نے عرض کیا کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے تمہین براستی بھیجا ہم انہین باتون کے پوچھنے کو آئے تھے ٭

معجزہ ابن عساکر نے واثلہ بن اسقع سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب مین بیٹھے ہوئے باتین فرما رہے تھے مین حلقے کے بیچ مین جا بیٹھا بعضے اصحاب نے مجھ سے کہا کہ یہان سے اُٹھ جاؤ کہ وسط حلقہ مین بیٹھنا منع ہے آپ نے فرمایا کہ اسی بیٹھا رہنے دو مین جانتا ہون جس غرض کے لئے وہ گھر سے آیا ہے مینے عرض کیا کہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اس بات کے پوچھنے کے لئے گھر سے نکلے ہو کہ بر کیا چیز ہے اور شک کیا چیز ہے مینے کہا قسم ہے اُس ذات کی کہ جسنے براستی آپکو بھیجا ہے اسی لئے گھر سے آیا ہون آپ نے فرمایا کہ بر وہ چیز ہے کہ سینے مین ٹھہرے اور دل کو اُسپر اطمینان حاصل ہو اور شک وہ چیز ہے کہ سینے مین نہ ٹھہرے سو تو شبہے والی بات چھوڑ کر غیر شبہے والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتویٰ دیدین **ف** واثلہ بن اسقع کو مقصود پوچھنا ایسے امور کا تھا جن مین حکم صریح نہین اور تردد ہے کہ بھلی بات کون ہے اور بُری بات کون ہے سو آپ نے ارشاد کیا کہ امور مشتبہ مین اطمینان قلب مومن صالح کا اعتبار ہے جسپر اُسے اطمینان ہو وہ نیک ہے اور جس مین اُسے تذبذب ہو اسکو چھوڑ دے ٭

باب دوم بیان معجزات عالم ملائکہ مین

معجزہ صحیحین مین حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مینے روز اُحد کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی طرف اور بائین طرف دو شخص سفید پوش دیکھے کہ خوب قتال کرتے تھے اور اُنہین مینے پہلے بھی کبھی نہین دیکھا اور بعد اسکے بھی نہین دیکھا یعنی جبرئیل و میکائیل علیہ السلام **ف** اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مدد کے لئے اکثر غزوات مین فرشتون کو بھیجا چنانچہ جنگ بدر مین پانچہزار فرشتے مدد کو آئے تھے چنانچہ

کلام اللہ مین یہ امر مذکور ہے اور جنگ حُنین مین بھی فرشتے مدد کو آئے تھے اور جنگ اُحد مین بھی فرشتون نے مدد کی چنانچہ حضرت جبریل و میکائیل علیہ السلام کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ نے مشاہدہ کیا ❊

معجزہ ۸۸ صحیح مسلم مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روز بدر ایک شخص مسلمانون مین سے پیچھے ایک شخص کے مشرکون مین سے دوڑتا تھا کہ ناگاہ اُسنے ایک کوڑے مارنے کی آواز سُنی اور ایک سوار کی کہ اُسنے کہا بڑھ اسے حیزوم سو کیا دیکھتا ہے کہ وہ مشرک آگے اُسکے چت گر پڑا ہے اور ناک اُسکی ٹوٹ گئی ہے اور مونہہ پھٹ گیا ہے کوڑے کی مار سے اور یہ سب جگہ سبز ہوگئی ہے وہ شخص مسلمان انصاری تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اُسنے اس واقعے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے یہہ آسمان سوم کی مدد مین کا فرشتہ تھا ف حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے ❊

معجزہ ۸۹ ابن اسحاق اور بیہقی نے ابو واقد لیثی سے روایت کی ہے کہ مین روز بدر ایک مشرک کے پیچھے واسطے قتل اُسکے کے جھپٹا سو قبل اسکے کہ میری تلوار اُس تک پہونچے اُس کا سر گر پڑا اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا کہ ہمنے روز بدر دیکھا کہ ہم اشارہ تلوار کا کسی مشرک کی طرف کرتے تھے سو قبل اسکے تلوار اُسکے سر تک پہونچے سر اُس کا کٹ کے گر پڑتا تھا ف یہ صورت بایں سبب ہوئی کہ ملائکہ جو غزوہ بدر مین واسطے مدد مسلمانون کے اوترے تھے کافرون کو قتل کرتے تھے ❊

معجزہ ۹۰ بیہقی نے ابو بردہ بن نیار سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین تین سر لایا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِن مین سے دو کو تو مین نے قتل کیا ہے اور تیسرے کا یہ حال ہے کہ مین نے ایک مرد سفید رنگ دراز قامت دیکھا کہ اُس نے اُسے مارا سو مین نے اُس کا سر اُٹھا لیا آپ نے فرمایا کہ وہ فلانا فرشتہ تھا ❊

معجزہ ۹۱ بیہقی نے سائب بن ابی حُبیش سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ قسم ہے خدا کی مجھے کسی آدمی نے روز بدر اسیر نہین کیا تھا جبکہ قریش شکست کھا کر بھاگے مین بھی بھاگا سو ایک مرد

فیدرنگ وراز قامت نے ایک گھوڑے پر درمیان آسمان اور زمین کے سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا اور عبدالرحمن بن عوف آئے اُنہون نے مجھے بندھا ہوا پایا سو اُنہون نے لشکر مین پکارا کہ اِسے کسنے باندھا ہے کسی نے نہ بتایا کہ مینے باندھا ہے یہان تک کہ وہ مجھے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے آپ نے مجھ سے پوچھا کہ تجھے کسنے اسیر کیا ہے مینے کہا کہ مین نہین پہچانتا ہون اور جو بات مینے دیکھی تھی اُسکا ظاہر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا آپ نے فرمایا کہ تجھے کسی فرشتے نے اسیر کیا ہے **ف** باین جہت کہ سائب بن ابی حُبیش تب تک کافر تھے اُنکو اچھا نہ معلوم ہوا کہ فرشتہ کا دیکھنا بیان کرین اور اسواسطے کہ اُس کو حقیقت ملت اسلام کی تحقق ہوتی تھی۔

معجزہ ۹۲ امام احمد اور ابن سعد اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ عباسؓ کو جنگ بدر مین ابوالیسر نے اسیر کیا تھا۔ اور ابوالیسر حقیر اور کمزور آدمی تھا اور عباس مرد قوی تھے سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تمنے عباس کو کیسے اسیر کیا اُنہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے اسیر کرنے پر مجھے ایک شخص نے مدد کی کہ مینے اُسکو نہ پہلے کبھی دیکھا تھا نہ پھر کبھی دیکھا آپ نے فرمایا کہ تمہاری مدد کی عباسؓ کے اسیر کرنے پر ایک مَلَکِ کریم نے ؀

معجزہ ۹۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ سہیل بن عمرو نے بیان کیا کہ مینے جنگ بدر مین کچھ لوگ گورے چٹے ابلق گھوڑون پر سوار ایسے دیکھے کہ اُن کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے انتہی سہیل بن عمرو کو فرشتے نظر پڑے جو جنگ بدر مین اُترے تھے **ف** یہ معجزات مشاہدہ ملائکہ غزوہ بدر مین جو مذکور ہوئے قرآن مجید مین بھی مذکور ہین ؀

معجزہ ۹۴ مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے سو یکبارگی ایک شخص نمودار ہوا کپڑے اُسکے بہت سفید تھے اور بال اُس کے خوب سیاہ اور کوئی علامت سفر کی اُسمین پائی نہین جاتی تھی اور ہم مین سے کوئی اُسکو پہچانتا بھی نہ تھا سو وہ شخص آپکے پاس آکے بیٹھ گیا اور اپنے دونو زانو آپکے دونون زانو سے متصل کر دیئے اور اپنے دونون کف دست آپکے دونون زانو پر رکھدیئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتاؤ کہ اسلام کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا اسلام اِسے کہتے ہین کہ گواہی دو کہ کوئی لائق عبادت کے نہین مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ

علیہ وسلم پیغمبر خدا کے ہین اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج خانہ کعبہ کرو
اگر قدرت ہو وہان تک پہونچنے کی اُس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو سو ہم لوگ متعجب ہوئے کہ پوچھتا بھی ہے
اور تصدیق بھی کرتا ہے یعنی پوچھنا تو اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف نہین اور یہ کہنا کہ سچ
کہتے ہو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص واقف ہے بعد اُسکے اُس شخص نے کہا کہ مجھے بتایئے کہ ایمان
کسے کہتے ہین آپ نے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہین کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اللہ کے فرشتون پر اور
اللہ کی کتابون پر اور اللہ کے رسولون پر اور روز قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ نے ہر نیکی و بدی
کو پہلے سے مقدر کر رکھا ہے اُس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ مجھے بتایئے احسان
کیا ہے آپ نے فرمایا کہ احسان اسے کہتے ہین کہ خدا کی عبادت کرو تم اسطرح کہ گویا خدا کو دیکھتے ہو اور جو
ایسا حال نہو تو اس طرح کہ گویا تمہین خدا دیکھتا ہے۔ اُس شخص نے کہا کہ سچ کہتے ہو۔ پھر اُس شخص نے
کہا کہ مجھے تبلایئے کہ قیامت کب آویگی آپ نے فرمایا کہ اس بات مین پوچھا گیا پوچھنے والے سے
زیادہ نہین جانتا یعنی اس بات مین مجھے تم سے زیادہ علم نہین۔ پھر اُس شخص نے کہا کہ علامتین قیامت
کی بیان فرمایئے آپ نے فرمایا کہ ایک یہ نشانی ہے کہ لونڈی اپنی بی بی کو جنے یعنی کنیزک زادون
کی کثرت ہوگی جو لڑکا کہ مالک سے اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہے وہ آزاد ہوتا ہے سو جو لڑکی اس
طرح پیدا ہوگی وہ بی بی ہوگی ہمرتبہ اپنے باپ کے اور ماں اُسکی لونڈی ہے اور آپ نے فرمایا کہ ایک
علامت یہ ہے کہ جو لوگ ننگے پاؤن ننگے بدن مفلس ہین اور بکریان چراتے ہین لمبی لمبی عمارتین
بناوین پھر وہ شخص چلا گیا۔ پھر تھوڑی دیر گذری تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
پوچھا کہ اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا مینے کہا کہ خدا و خدا کا رسول خوب جانتا ہے آپنے
فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے سائل بنکر اس وضع پر آئے تھے تاکہ تم لوگون کو تمہارے دین کی باتین سکھادین
انتہی۔ یہ حدیث ان الفاظ کر صحیح مسلم مین مذکور ہے اور اصل مضمون صحیح بخاری مین بھی ہے اور اکثر
کتب حدیث اور صحیحین مین بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی وارد ہے اور اُس روایت مین ہے
کہ جب وہ شخص چلا گیا اُسی وقت آپ نے فرمایا کہ اس شخص کو پھیر لاؤ لوگ اُس شخص کے پیچھے گئے سو
کوئی آدمی نہ دیکھا۔

معجزہ ٩٥ صحیح مسلم مین عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے کہ مجھے ملائکہ سلام کیا کرتے تھے یہانتک

کہ مینے بیماری مین بدن داغا تو ملائکہ نے مجھ پر سلام کرنا چھوڑ دیا پھر مین نے بدن داغنا چھوڑ دیا پھر مجھے ملائکہ سلام کرنے لگے اور صحیح ترمذی مین ہے کہ عمران بن حصین کے گھر مین لوگ سنتے تھے کہ کوئی سلام کرتا ہے اور کسی سلام کرنے والے کو نہین دیکھتے تھے **ف** نسیم الریاض مین ہے کہ کتب معتمدہ مین مصافحہ کرنا ملائکہ کا بھی ساتھ عمران بن حصین کے لکھا ہے **ف** امام نووی نے لکھا ہے کہ عمران بن حصین کو بواسیر تھی اُسی کے علاج کے لئے اُنھون نے بدن داغا تھا کہ خون تھم جاوے اور وہ بڑے صابر اور متوکل تھے اس علاج مین ترکِ توکل پایا گیا۔ اس سبب سے ملائکہ نے سلام کرنا چھوڑ دیا *

معجزہ ۹۶ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن سعد نے طبقات مین عمار بن یاسر سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھ جبرئیل کو اُن کی اصل صورت پر دکھا دو آپ نے فرمایا کہ تم دیکھ نہ سکو گے اُنھون نے کہا آپ دکھا دیجیے آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل کعبے پر اُترے آپ نے حمزہؓ سے فرمایا کہ نگاہ اٹھاؤ اُنھون نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا حضرت جبرئیل کا جسم مانند زبرجد اخضر کے سو غش کھا کر گرے *

معجزہ ۹۷ ترمذی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے جبرئیل کو دو بار دیکھا یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس *

معجزہ ۹۸ صحیحین مین اُسامہ بن زید سے روایت ہے کہ اُنھون نے جبرئیل کو دیکھا یعنی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین *

معجزہ ۹۹ مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی جو مین محمد کو دیکھون گا مونھہ کو خاک آلودہ کرتے یعنی نماز مین سجدہ کرتے تو مین اُن کی گردن کو پاؤن سے کھوند ڈالون گا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تھے وہ اسی ارادے پر آیا پھر یکبارگی اُلٹے پاؤن پھرا ہاتھون سے کسی چیز کو روکتا ہوا لوگون نے اُس سے پوچھا کہ تجھے کیا ہوا اُس نے کہا کہ مین نے اپنے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان مین ایک خندق آگ کی دیکھی اور بہت ڈر کی بات اور پر یعنی فرشتون کے آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا کہ جو مجھ سے متصل ہوتا تو فرشتے اُسکو ٹکڑے ٹکڑے کر کے لے جاتے *

معجزہ صحیحین مین ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ اُسید بن حُضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے مکان مین سورہ بقر پڑھتے تھے اور گھوڑا اُن کا اُن کے متصل بندھا تھا سو یکبارگی وہ گھوڑا اچھلنے کودنے لگا پھر وہ چُپ ہو رہے گھوڑا ٹھہر گیا۔ پھر اُنہون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا پھر وہ چُپ ہو رہے پھر وہ ٹھہر گیا۔ پھر اُنہون نے پڑھنا شروع کیا پھر گھوڑا کودنے لگا سو اُنہون نے نماز سے سلام پھیرا اور بیٹا اُن کا یحیی گھوڑے سے متصل تھا اُنہین ڈر ہوا کہ وہ گھوڑا اُس لڑکے کو کچھ صدمہ نہ پہنچاوے سو اُس لڑکے کو وہان سے اُٹھا لیا اور سر آسمان کی طرف اُٹھایا دیکھا کہ ایک چیز مثل سایبان کے ہے اور اُس مین چراغان سے روشن ہین جب صبح ہوئی یہ سب حال اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے رہواے ابن حُضیر قرآن پڑھتے رہواے ابن حُضیر اُنہون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ڈرا کہ کہین گھوڑا یحیی کو کھوند نہ ڈالے کہ وہ گھوڑے سے قریب تھا جب اُسکے پاس گیا اور سر آسمان کیطرف اُٹھایا تو مینے مثل سایبان کے دیکھا کہ اسمین چراغان سے تھے سو مین اُنکو دیکھتا رہا یہان تک کہ وہ اونچے ہو کے غائب ہو گئے آپ نے پوچھا کہ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا اُسید نے کہا کہ نہین آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے تھے کہ تمہاری آواز سنکر قریب ہوئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ اُنہین دیکھتے ٭

باب تیسرا بیان معجزات عالم انسان مین

اس باب مین چار فصلین ہین **فصل اوّل** معجزات متعلقہ بظہور برکات و ہدایت۔ **فصل دوم** معجزات متعلقہ بشفائے مرضی و آفت رسیدگان **فصل سوم** معجزات متعلقہ باحیاے موتی **فصل چہارم** معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از شر اعدا ٭

فصل اوّل معجزات متعلقہ بظہور برکات و ہدایت

معجزہ صحیح مسلم مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین اپنی ماں کو اسلام کی طرف دعوت کرتا تھا اور وہ مشرک تھی ایک دن مین نے اُس سے اِسلام کے لئے کہا

اُس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ کی شان مین کلمۂ بے ادبی کہا مجھے بہت ناگوار ہوا اور مین روتا ہوا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور مینے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایئے کہ خدائے تعالیٰ میری ماں کو ہدایت کرے آپ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابوہریرہ کی ماں کو۔ مین آنحضرت صلی اللہ وسلم کی دعا سنکر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا دیکھا دروازہ بند ہے اور میری ماں نے میرے پاؤن کی آواز سنکر کہا کہ وہین ٹھہرے رہو اے ابوہریرہ اور مینے پانی کی آواز سُنی سو میری ماں نے نہا کے اور کپڑے پہن کر دروازہ کھولا اور کہا اے ابوہریرہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مین خوش ہو کر شدت خوشی سے روتا ہوا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور اپنی ماں کے اسلام کی خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد الٰہی بجالائے **ف** سبحان اللہ کیا جلدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی دعا نے تاثیر کی اور کیا تصرف اپکا حضرت ابوہریرہ رض کی ماں کے دل مین ظاہر ہوا کہ یا ایسی کافرہ شدید العناد تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا کہتی تھی یا جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہو گئی اور آپ کی رسالت کی گواہی دی ❖

معجزہ ۱۰۲ صحیحین مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابوہریرہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایتین کی ہین اور اللہ جل جلالہ جاے وعدہ ہے یعنی جسدن اللہ سے ملاقات ہوگی اُسدن ظہور اُس وعدے کا ہوگا جو جھوٹی حدیث کے روایت کرنے مین وارد ہے حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت مین مشغول رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت مین اور مین ایک مرد مسکین تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنی شکم پُری پر حاضر رہتا تھا یعنی کچھ ذکر تجارت اور زراعت نہین رکھتا تھا روٹی جو ملی کھالی اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین حاضر رہا سو ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے جبتک کہ مین یہ کلام پورا کرون اور بعد اسکے اُس کپڑے کو اکٹھا کرکے اپنے سینے سے لگالے تو وہ شخص کبھی میری حدیث نہ بھولیگا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مینے اپنی کملی پھیلا دی اور جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کلام کو پورا کر چکے تب مینے اُسے اکٹھا کرکے اپنے سینے سے لگا لیا سو قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا دین دیکر بھیجا

کہ مین کبھی آپ کے کسی کلام کو نہین بھولا ف شیخ عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف
مین اُس کلام کی شرح مین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہا لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اُسوقت دُعا کی تھی اپنی امت کے لئے کہ جو کوئی میری حدیثین سُنے یاد رکھے
اور کبھی نہ بھولے ◆

معجزہ ۳۳ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنظلہ بن حذیم کے
سر پر ہاتھ رکھا اور اُن کے حق دعاے برکت کی سو یہ حال ہوگیا کہ کسی آدمی کے مونہہ مین ورم ہوتا یا
کسی بکری کے تھن مین ورم ہوتا اور وہ ورم والا محل ورم کو حنظلہ کے سر مین موضع مس جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر لگا دیتا تو صاف وہ ورم جاتا رہتا ف حذیم بکسر حاے مہملہ وسکون ذال
معجمہ وفتح یاے مثناۃ تحتانیہ نام والد حنظلہ کا ہے اور وہ اور باپ اُنکے حنیفہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ
ساتھ اپنے باپ اور دادا کے صغر سن مین آپکے حضور مین حاضر ہوے تھے ◆

معجزہ ۳۴ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عائذ بن عمرو جنگ حنین مین زخمی ہوے تھے سو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے مونہہ سے خون پونچھا اور اُنکے حق مین دعا کی سو اُنکی پیشانی آپکے
دست مبارک کے اثر سے روشن ہوگئی اور ہمیشہ اُتنی جگہ روشن رہی ◆

معجزہ ۳۵ بیہقی نے عمرو بن ثعلبہ جُہنی سے روایت کی ہے کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سیالہ مین ملاقات کی اور مسلمان ہوا آپ نے میرے مونہہ پر ہاتھ پھیرا سو حال یہ ہوا کہ عمرو سو برس کے
ہو کے مرے اور جس جگہ اُنکے سر اور ڈاڑھی پر دست مبارک پہنچا تھا وہانکے بال سفید نہوے ف سیالہ بروزن
سجادہ بسین مہملہ ویاے تحتانیہ ولام ایک موضع ہے قریب مدینہ منورہ کے ◆

معجزہ ۳۶ ابن عبدالبر نے استیعاب مین روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نہاتے تھے اُسوقت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آئین آپ نے اُنکے مونہہ پر پانی چھڑک دیا
اُسکی برکت سے ہمیشہ رونق جوانی کی اُنکے چہرے مین رہی نہایت بڈھی ہوگئین تب بھی جمال جوانی کا
اُن کے چہرے سے نہ گیا ◆

معجزہ ۳۷ صحیحین مین جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے
واسطے خراب کردینے بُت خانہ ذی الخلصہ کے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی پیٹھ پر نہین

ٹھہر سکتا تھا سواری مین اکثر گر پڑتا تھا مینے یہ حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین عرض کیا آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ یا اللہ اسکو ثابت رکھ اور اسکو ہادی اور مہدی کر جریر کہتے ہین کہ مین اُسدن سے کبھی گھوڑے پر سے نہین گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھ لیگیا اور بت خانہ ذی الخلصہ کو توڑ ڈالا اور جلا دیا +

معجزہ ۱۰۸ ابو داؤد نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز بدر کے تین سو پندرہ آدمی کے ساتھ نکلے اور آپ نے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ ننگے پانون ہین ان کو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے بدن ہین انکو کپڑا دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہین انکا پیٹ بھر دے سو اللہ تعالی نے فتح دی اور جب وہان سے پھرے تو کوئی آدمی نہ تھا کہ جسکے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہون اور سبھون نے کپڑے پائے اور سبھون کا پیٹ بھرا **ف** اگرچہ اس روایت مین تین سو پندرہ آدمی مذکور ہین مگر مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر مہاجرین مین سے اور دو سو چھتیس انصار مین سے +

معجزہ ۱۰۹ ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے کہ سمرہ بن جندب نے کہا کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پیالے مین سے نوبت بنوبت صبح سے رات تک کھاتے تھے دس آدمی بیٹھتے تھے جب وہ کھا چکتے تب دس آدمی اور آبیٹھتے لوگون نے پوچھا کہ اُس پیالے مین کھانا کہان سے بڑہتا تھا اُنھون نے کہا کہ کونسی بات کا تمہین تعجب ہے اور آسمان کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہان سے +

معجزہ ۱۱۰ صحیح بخاری مین حضرت انس رض سے روایت ہے کہ میری مان نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا خادم انس اسکے واسطے خدا تعالے سے دُعا فرمایئے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ انس کو بہت مال دے اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے اُسے دیا ہے اُسمین برکت کر انس کہتے ہین کہ قسم خدا کی میرے پاس مال بہت ہے اور میرے بیٹے پوتون کی اولاد بہین کثرت ہے کہ آج قریب سو کے اُنکی شمار پہونچتی ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعا کی برکت سے ایسی کچھ کثرت مال اور اولاد مین حضرت انس کے ہوئی اور یہان تک برکت ہوی کہ ابن جوزی نے روایت کی ہے کہ درختان انکو حضرت انس رض کے ایک برس مین دو بار پھل لاتے تھے +

معجزہ ۱۱۱ طبرانی نے ابو امامہؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے ایک چھوکری نے آپ سے کھانا مانگا آپ اپنے آگے سے دینے لگے اُسنے کہا کہ مین آپ کے مونہہ مین سے مانگتی ہون آپ نے دہانِ مبارک کا کھانا اُسے دیا اور وہ چھوکری بہت بے حیا تھی جون ہی آپ کے دہانِ مبارک کھانا اُسکے پیٹ مین گیا اللہ تعالی نے اُسے ایسی حیا عنایت فرمائی کہ مدینے مین اُس سے زیادہ پھر کوئی حیا والی عورت نہ تھی ؛

معجزہ ۱۱۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے لیے دعا کی کہ خدائے تعالی اُنکے مال مین برکت کرے عبدالرحمن بن عوف کہتے ہین کہ مین اگر پتھر اُٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُسکے تلے سونا ملیگا **ف** حضرت عبدالرحمن بن عوف ببرکت دعاے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے مالدار ہوئے کہ جب اُن کا انتقال عہد حضرت عثمانؓ مین ہوا تو پھاوڑون سے سونا کھود کر اُن کے وارثون مین تقسیم ہوا تھا اور کھودنے والے کھودتے کھودتے تھک گئے تھے اور اُن کی چار زوجہ تھین اُن مین سے ایک کو کہ نام اُسکا تماضر تھا اور وہ قبیلۂ بنی کلب سے تھی عبدالرحمن بن عوف نے مرضِ موت مین اُسے طلاق دیدی تھی سو بعوض ربع ثمن کے جو اُسے بحسب فرائض پہونچتا تھا اُس سے اور ورثہ نے کچھ اوپر اسی ہزار دینار پر مصالحہ کیا اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنیکو عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی اور ایک باغ ازواج طاہرات کو دے مرے کہ چار لاکھ کی قیمت کا تھا اور بہت صدقات اور خیرات لکھوکھا روپے کے اُنہون نے کیے اور یہ سب ببرکت دعاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا ؛

معجزہ ۱۱۳ بیہقی اور طبرانی نے ابو ایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے کھانا پکوایا بقدر اُنہین دونون صاحبون کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تیس آدمیون کو شرفاے انصار مین سے بلالو سو اُن کو بلایا اُن سبھون نے کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ پچاس آدمیون کو بلالو پچاس آدمی اور آئے اور اُنہون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی اور بلالو ستر آدمی اور آئے اور اُنہون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا ابو ایوب کہتے ہین کہ سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہوئے اور سبھون نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی ابو ایوب کہتے ہین کہ سب ایک سو اسّی آدمیون نے اُس دن اُس کھانے مین سے کھایا یعنی ثریدہ سو تو مذکور ہوئے اور تیس اور ف یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ابو ایوب کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک سب انصار مسلمان نہ ہو چکے تھے +

معجزہ ۱۱۴ صحیحین مین حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سو تیس آدمی تھے ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر آٹا گوندھا گیا اور ایک بکری حلال کی گئی اور اُسکی کلیجی بھونی گئی سو قسم خدا کی کہ ہر آدمی کو ہم ایک سو تیس مین سے اُس کلیجی کے بوٹی ہینچی بعد اُسکے آپ نے اُس بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالون مین بھروایا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور اُن پیالون مین بچ رہا +

معجزہ ۱۱۵ مسلم اور ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ اہل صُفّہ کو بلا لو مینے سب کو اکٹھا کیا سو ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا سو ہم سب نے خوب سیر ہو کے کھایا اور وہ پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا سوائے اِسکے کہ اُسمین نشان انگلیون کے معلوم ہوتے تھے ف صُفّہ کہتے ہین دالان کو سو مسجد شریف کے متصل ایک دالان تھا کہ اُس مین فقرائے صحابہ جنکے گھر بار نہ تھا جیسے حضرت ابو ہریرہؓ اور سلمانؓ اور ابو ذرؓ رہا کرتے تھے ابو نعیم محدث نے لکھا ہے کہ اصحاب صُفّہ کچھ اوپر سو آدمی تھے اور عوارف المعارف مین لکھا ہے کہ کچھ کم چار سو آدمی تھے +

معجزہ ۱۱۶ امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کی دعوت کی اور وہ چالیس آدمی تھے اُن مین سے کچھ لوگ ایسے قوی تھے کہ ایک آدمی ایک بکری کو کھا جاوے اور سات آٹھ سیر دودھ پی جاوے اور آپ نے آدھ سیر آٹا پکوایا اُس سبھون نے سیر ہو کے کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے ایک بڑا پیالہ دودھ کا منگوایا جسمین بقدر تین چار آدمیون کے پینے کے لائق دودھ ہوتا تھا اور سبھون نے اُس پیالے مین سے سیراب ہو کے پیا اور دودھ اُس پیالے مین ویسا ہی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہین +

معجزہ ۱۱۷ ابن سعد نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا

رضی اللہ عنہا نے ایکبار ایک ہانڈی دِن کے کھانے کے لیے پکائی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بُلانیکو بھیجا کہ دِن کا کھانا اُن کے ساتھ کھاوین آپ نے حکمدیا کہ ایک
ایک پیالہ اُس ہانڈی مین سے نکال کے آپکی سب ازواج طاہرات کو بھیجا دین اور پھر ایک پیالہ اپنے ملئے
اور ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ملئے اور ایک حضرت فاطمہ زہرا کے لئے نکلوایا پھر ہانڈی کو جو
اُٹھایا تو وہ لبریز تھی۔ حضرت بی بی فاطمہ زہرا کہتی ہین کہ ہمارے سب گھر نے اُس ہانڈی مین سے کھایا
جتنا خدا نے چاہا ✦

معجزہ ۱۱۸ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے حق مین دعا کی اَفْلَحَ وَجْهُكَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهٗ فِیْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ
یعنی فلاح والا ہووے مونہہ تیرا یا اللہ برکت دے اُسکے بالون مین اور اُس کی جلد بدن مین سو ابو قتادہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ستر برس کے ہو کے مرے اور کوئی بال اُن کا سفید نہین ہوا تھا اور بدن مین
ذرا تغیر نہین آیا تھا۔ چہرے پر جوانی کی سی رونق تھی۔ یہہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا پندرہ برس
کے ہین ✦

معجزہ ۱۱۹ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حق مین دُعا کی کہ خدائے تعالیٰ اُنکی دعائین قبول کرے
سو اُنہون نے پھر جو دُعا کی سو قبول ہوئی ✦

معجزہ ۱۲۰ صحیحین مین ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اُن کے حق مین دعا کی کہ الٰہی اِن کو سمجھ درست دے دین مین اور سکھا ان کو تفسیر سو بہ برکت دُعائے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُنکو بہت علم ہوا کہ حبر کہلائے اور علم تفسیر مین ایسا کمال ہوا
کہ ترجمان القرآن کہلائے ✦

معجزہ ۱۲۱ بیہقی نے عمرو بن حریث سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عبداللہ بن جعفر کے لئے دعا کی کہ خدائے تعالیٰ اُنکی خرید و فروخت مین برکت کرے سو اُنکا ایسا حال ہوا
کہ جو چیز خریدتے تھے اُسمین فایدہ کامل اُٹھاتے تھے ✦

معجزہ ۱۲۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مقداد کے حق مین دعا ء برکت کی وہ ایسے مالدار ہو گئے کہ مال کے غرارے اُنکے ہان تھے **ف** ضباعہ بنت زبیر زوجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایکدن واسطے قضاے حاجت کے باہر گئے تھے سو وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ مین سے ایک دینار لیکے نکلا اور اُن کے سامنے گیا اور پھر ایک اور دینار لے آیا اسی طرح سترہ دینار لایا مقداد اُن سب دیناروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور حال بیان کیا آپ نے پوچھا کہ تمنے سوراخ مین ہاتھ تو نہین ڈالا تھا انہون نے کہا کہ نہین مجھے قسم ہے اُس ذات کی جسنے تمہین سچا پیغمبر کیا ہے آپ نے فرمایا صدقہ ہے اللہ کا خدا تمہارے لیئے اسمین برکت کرے ضباعہ کہتی ہین کہ اُن دیناروں مین سے آخر دینار ختم نہین ہونے پایا تھا کہ مینے غرارے چاندی کے مقداد کے گھر مین دیکھے ◆

معجزہ ۱۲۳ بخاری اور دارقطنی اور امام احمد نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عروہ بن ابی الجعد بارقی کے لیئے دعاء برکت کی عروہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میرا یہ حال ہوا کہ کناسہ مین جا کھڑا ہوتا تھا سو نہین پھرتا تھا وہان سے یہان تک کہ چالیس ہزار نفع کے حاصل کر لیتا تھا اور بخاری نے اس حدیث مین ذکر کیا ہے کہ عروہ کا یہ حال تھا کہ اگر مٹی خرید کرتے اُسمین بھی اُنہین نفع ہوتا **ف** کناسہ نام ہے ایک بازار کا کوفہ مین ◆

معجزہ ۱۲۴ بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق مین دعا کی تھی کہ اُنہین سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہنچے سو حضرت علی کا یہ حال تھا کہ گرمیون مین جاڑون کے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑون مین گرمیون کے اور اُنہین کچھ تکلیف نہین پہونچتی تھی ◆

معجزہ ۱۲۵ بیہقی نے عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ عمران نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر تھا حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائین اور آپ کے سامنے کھڑی ہوئین آپ نے اُن کی طرف دیکھا کہ بسبب بھوکھ کے چہرہ اُن کا زرد ہو رہا تھا آپ نے اُن کے سینے پر ہاتھ رکھا کہ اے اللہ پیٹ بھرنے والے بھوکون کے اور اونچے کرنیوالے نیچون کے فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلندی دے یعنی تکلیف اُن کی دور کر عمران کہتے ہین کہ مینے دیکھا کہ چہرہ مبارک حضرت بی بی فاطمہ زہرا کا سرخ اور روشن ہوگیا اور زردی اُنکے چہرے کی جاتی

رہی پھر ایکبار مین اُن کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا اُنہون نے مجھ سے فرمایا کہ اُس دن سے مجھے پھر کبھی بھوک نے تکلیف نہ دی ف بیہقی نے بعد روایت اس حدیث کے کہا ہے کہ یہ قصہ ماقبل نزول آیت حجاب کا ہے۔

معجزہ ۱۲۳ بیہقی اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ طفیل بن عمرو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہو تاکہ میری قوم اُس معجزے کو دیکھکر میرے ساتھ ایمان لے آوے آپ نے دعا کی کہ یا اللہ طفیل کے لئے ایک نور ظاہر ہو جاوے کہ اس کے ساتھ ہے سو اُن کی پیشانی مین درمیان دونون آنکھون کے ایک نور ظاہر ہو گیا پھر طفیل نے کہا یا اللہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین میری قوم یہ نہ کہین کہ اسکے چہرے پر سفید داغ ہے سو وہ نور انکے کوڑے کے کنارے پر منتقل ہو آیا اور رات مین اُن کا کوڑا مانند چراغ کے چمکتا تھا اور اُن کا نام ذوالنور ہو گیا ف ابن عبدالبر نے ابن عباس سے مفصل قصہ طفیل کا یون روایت کیا ہے کہ طفیل اپنی قوم مین سردار تھا اور اُسکی قوم اُسکی مطیع تھی اور شاعر تھا کہ شعر خوب کہتا تھا مکے مین وارد ہوا قریش نے اُس سے جا کے کہا کہ تو اپنی قوم کا سردار ہے ہمین ڈر ہے کہ یہ شخص یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے ملاقات کر کے تجھے بہکاوے اسکے سبب سے درمیان مرد کے اور اُسکی جورو کے اور اولاد کے جدائی ہو جاتی ہے طفیل کہتے ہین کہ مجھے یہان تک اُنہون نے ڈرایا کہ مینے جب قصد کیا مسجد حرام مین جانے کا جہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے تھے تب مینے اپنے کانون کو روئی رکھکر خوب بند کر لیا بغرض کہ آپکی آواز میرے کانون تک نہ پہنچے اور مین مسجد مین داخل ہوا ایکبارگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے متصل آکھڑے ہوئے اور خدائے تعالیٰ کو منظور ہوا کہ آپکا کلام مجھے سنائے مینے اپنے دل مین یہ بات خیال کی کہ آپکا کلام نہ سننا یہ نادانی کی بات ہے اور مین آدمی سمجھ والا ہون بھلی بری بات کو پہچانتا ہون مین تو آپ کا کلام سنون گا اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کرون گا اور جو بری بات ہوگی نہ مانون گا سو مینے کانون مین کی روئی نکال ڈالی اور آپ کا کلام سننا شروع کیا سو مینے ایسا کلام سنا کہ مانند اُسکے کبھی کوئی اچھا کلام اور حلاوت والا نہین سنا تھا بعد اُسکے مین آپ کے چلنے کا منتظر رہا یہانتک کہ جب آپ مسجد سے تشریف لیچلے مین آپ کے ساتھ ہو لیا اور آپ کے ساتھ آپ کے مکان مبارک مین داخل ہوا اور مینے عرض کیا کہ آپکی قوم نے تو مجھ سے ایسا ایسا کہا تھا اور مینے آپکا کلام سنا اور

میرے دل مین یہ بات آئی کہ انکا کلام حق ہے سو آپ اپنا دین مجھے بتایئے اور فرمایئے کہ کن باتون کا آپ
حکم کرتے ہین اور کن باتون سے آپ منع کرتے ہین آپ نے اسلام مجھے تلقین کیا اور مین مسلمان ہوا پھر
مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اپنی قوم دوس کی طرف پھر کر جاتا ہون اور مین اُن مین سردار ہون
اور وہ میری اطاعت کرتے ہین مین اُن کو اسلام کیطرف دعوت کرونگا آپ دعا فرمایئے کہ خدا تعالےٰ مجھے
کوئی ایسی نشانی دے جس سے میری مدد ہو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ اسکو کوئی نشانی دے بعد اُسکے مین وہان
سے چلا یہان تک کہ متصل دوس کے پھونچا جب وہان کے ٹیلے پر چڑھا تب میری دونون آنکھون کے درمیان
مین ایک نور ظاہر ہوا مانند تارے کے مینے کہا کہ یا اللہ مونھ کے سوا اور کہین یہ روشنی ہو جاوے مین ڈرتا
ہون کہین میری قوم اس نور کو سفید داغ نہ خیال کرے سو وہ نور میرے کوڑے کے سرے مین آگیا سو مین نے
دیکھا کہ مین چلتا ہون اور وہ نور میرے کوڑے کے سرے پر ہے جیسے قندیل لٹکی ہوتی ہے اور میرا باپ
اور میری جورو میرے کہنے سے مسلمان ہو گئے مینے پھر سب قوم کو طرف اسلام کے دعوت کی اُنہون نے
نمانا پھر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین کہ آپ مکے مین تھے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ قوم دوس
مسلمان نہ ہوئی اُن مین زنا اور ربوا غالب ہے آپ اُن کے حق مین بد دعا کیجئے آپ نے فرمایا کہ یا اللہ
ہدایت کر دوس کو پھر مین اُن مین پھر گیا اور ٹھہرا رہا اور اُن کو طرف اسلام کے دعوت کرتا تھا یہانتک
کہ اُن مین سے جنکی قسمت مین اسلام تھا مسلمان ہوئے پھر مین آپ کے حضور مین مدینے مین بعد غزوہ
اُحد اور خندق کے ستر اسّی آدمیون کے اپنے کنبے مین سے حاضر ہوا ٭

معجزہ ۱۲۷ خطیب نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایام حجۃ الوداع
مین ایک شخص یمامہ کا ایک لڑکا لایا کہ اُسیدن پیدا ہوا تھا ایک کپڑے مین لپٹا ہوا آپ نے اُس لڑکے
سے پوچھا کہ مین کون ہون اُسنے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہین آپ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے تو خدا تجھہ مین برکت
کرے پھر لڑکا نہ بولا جب تک کہ بولنے کی عمر اُس کی نہوئی - اور اُس لڑکے کو لوگ مبارک الیمامہ
کہا کرتے تھے ٭

معجزہ ۱۲۸ بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی مین چند
موئے مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے سو وہ ٹوپی رکھکر جس لڑائی مین
گئے اللہ نے اُنہین فتح دی ٭

معجزہ ۱۲۹ صحیح مسلم مین اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ اُنہون نے ایک جبہ نکالا اور کہا کہ اُس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور ہم اِسکو دھوکر بیمارون کو پانی پلاتے ہین اور بدن مین اُنکے لگاتے ہین سو اُنکو شفا ہو جاتی ہے ✣

معجزہ ۱۳۰ طبرانی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایکبار حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہ السلام پیاس کے مارے روتے تھے آپ نے زبان مبارک اُن کے مونہہ مین دیدی سو اُنہون نے چوسی بس اُنکی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونے سے چُپ ہوئے ✣

معجزہ ۱۳۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شیرخوار لڑکون کے مونہہ مین آب دہن مبارک پہونچا دیتے تھے تو دن بھر سیر رہتے تھے اور اُن کو دودھ پینے کی حاجت نہین رہتی تھی ✣

معجزہ ۱۳۲ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین اور ابن عبد البر نے استیعاب مین ام عاصم زوجہ عُتبہ بن فرقد سے روایت کی ہے کہ ہم تین بیبیان عُتبہ بن فرقد کی تھین اور ہمیشہ اچھی اچھی خوشبو لگاتی تھین مگر عُتبہ بن فرقد کے بدن مین ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر ہمیشہ غالب رہتی تھی اسکا سبب ہم نے پوچھا اُنہون نے بیان کیا کہ ایکبار مین بیمار ہوا تھا سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کے کپڑے میرے اُتروا کے آب دہن مبارک ہتھیلیون مین لگا کے میری پیٹھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تھا ف سبحان اللہ کیا برکت آب دہن اور کف مبارک کی تھی کہ ساری عمر عتبہ کے بدن کی خوشبو بھی بلکہ سب زمانے کی خوشبویون سے اُنکی خوشبو غالب رہی ✣

فصل دوم معجزات متعلقہ بشفاء مرضی و آفت رسیدگان

معجزہ ۱۳۳ صحیح بخاری مین براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو اوپر ابو رافع کے بھیجا سو عبداللہ بن عتیکؓ رات کو اُسکے گھر مین داخل ہو گئے اور سوتے مین اُسکو قتل کیا عبداللہ بن عتیکؓ کہتے ہین کہ مینے تلوار اُسکے پیٹ پر رکھدی اور مین نے زور کیا یہانتک کہ اُسکی پیٹھ تک پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اُسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا مین وہان سے نکلا اور ایک زینے سے پانون میرے نے خطا کی چاندنی رات مین کہ مین گر پڑا اور پنڈلی کی ہڈی

میری ٹوٹ گئی اُس پر مینے اپنی پگڑی سے پٹّی باندھی اور وہان سے اٹھکر اپنے ساتھیون کے پاس پہونچا اور پھر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا آپ نے فرمایا کہ پاؤن اپنا پھیلاؤ
مینے پاؤن اپنا پھیلایا آپ نے اُس پر مسح کیا پس مین بالکل اچھا ہوگیا گویا کہ کبھی میرے پاؤن مین صدمہ پہونچا
ہی نتھا ف مفصل قصہ قتل ابورافع کا یہ ہے کہ ابورافع ایک سوداگر ملک حجاز مین ایک گڑھی مین رہتا تھا اور
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہونچایا کرتا تھا اور آپ کے دشمنون کی مدد کرتا تھا سو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چند جوان انصاریون پر عبداللہ بن عتیک کو امیر کرکے اُسکے قتل کے لیے بھیجا جب
وہ لوگ متصل گڑھی کے پہونچے اور آفتاب غروب ہوگیا تھا اور وہان کے آدمی اپنے مواشی کو لیکر چلے عبداللہ
بن عتیک نے اپنے ہمراہیون سے کہا کہ اب تم ٹھہرو مین جاتا ہون کچھ تدبیر دربان سے کرکے بھیتر گھس
جاؤنگا سو وہان سے چلکے گڑھی کے دروازے کے متصل پہونچے اُس گڑھی مین ایک گدھا گم
گیا تھا وہ لوگ اُس کی تلاش مین چراغ لے کے نکلے عبداللہ بن عتیک کہتے ہین مجھے ڈر ہوا کہ
کہین مجھے پہچان نلین سو اپنا مین سر ڈھک کے بیٹھ گیا جیسے کوئی قضائے حاجت کو بیٹھتا ہے
اور لوگ سب داخل ہوگئے دربان نے پکار کے مجھ سے کہا کہ اے بندۂ خدا اگر تجھے آنا ہے تو آ ورنہ
مین دروازہ بند کرتا ہون پس مین داخل ہوگیا اور ایک گدھے کے تھان مین کہ نزدیک دروازے
گڑھی کے تھا مین چھپ رہا اور دربان نے دروازہ بند کردیا اور کنجیان ایک کھونٹی پر لٹکا دین
جب ابورافع مع اپنے ہمراہیون کے رات کے کھانے سے فارغ ہوا تھوڑی دیر تک وہ لوگ اُسکے
پاس باتین کرتے رہے بعد اُسکے وہ لوگ پھر کر اپنے اپنے مقامون پر سونے کے لیے آئے تب
مینے وہ کنجیان اُٹھالین اور دروازہ گڑھی کا کھول دیا اور مین خیال کیا کہ اگر یہ لوگ مجھے جان لین گے
تو مجھے جانا سہل ہوگا بعد اُسکے مینے دروازے کنجیون سے کھولنے شروع کیے ہر دروازہ کھولکے
بھیتر سے بند کرتا تھا اور جو لوگ کہ حجرون مین متصل ابورافع کے رہتے تھے اُن سبکے دروازون کو مینے
بند کردیا اور پھر مین وہان پہونچا جہان ابورافع تھا وہان اندھیرا تھا اور وہ اپنے عیال کے بیچ مین تھا
مجھے نہین معلوم کہ کہان تھا مینے پکارا کہ اے ابورافع اُسنے کہا کہ کون ہے مینے اُسکی آواز کے اوپر
تلوار چلائی اور تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ چلایا مین وہان سے نکل آیا اور تھوڑی دیر بعد مینے آواز
بدل کے پوچھا کہ کیا ہے اے ابورافع وہ کوئی اپنا آدمی سمجھا اور کہا کہ خرابی ہو تمہین ابھی کسی شخص نے

میرے اوپر تلوار چلائی تھی مینے اُسکے متصل جا کے ایسا ہاتھ مارا کہ کام اُس کا تمام کیا اور اُسکے پیٹ پر تلوار
رکھکر زور کیا یہان تک کہ اُسکی پیٹھ تک پہونچی تب مین سمجھا کہ مین اُسے قتل کر چکا اور دروازے کھولتا ہوا
مین نکلا سو ایک زینے پر پہونچا اوترنے مین مجھے گمان ہوا کہ مین زمین تک آگیا حالانکہ مین زمین تک
نہین آیا تھا مینے پیر بڑھاکو کہا مین چاندنی رات مین گر پڑا اور ساق میری ٹوٹ گئی مینے اُسپر اپنی پگڑی
سے پٹی باندھی اور اپنے ہمراہیون مین لنگڑاتا آیا سو مینے اُن سے کہا کہ تم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو جا کر خوشخبری پہونچاؤ مین یہان سے تب چلون گا جب نوحہ گر کی آواز سُنون گا اور گڑھی کے
دروازے کے متصل مین بیٹھ رہا جب مُرغ بولا اور صبح ہوئی تب نوحہ گر نے گڑھی پر چڑھ کر پکارا کہ مین
ابو رافع سوداگر اہل حجاز کی خبر مرگ کی سُناتا ہون تب مین خوش ہو کر بے قلق و اضطراب چلا ہنوز میرے
ہمراہی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین نہ پہونچنے پائے تھے کہ مین جا پہونچا اور مینے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر قتل ابو رافع کی سنائی اور حال ٹوٹ جانے اپنی ساق کا بیان کیا آپ نے
فرمایا کہ پاؤن پھیلاؤ مینے پھیلایا آپ نے اُسپر ہاتھ پھیرا ایسا حال ہوا کہ گویا میری ساق مین صدمہ کچھ پہنچا
ہی نہ تھا یہ تفصیل قصے کی بھی روایات صحیح بخاری مین مندرج ہے +

معجزہ ۱۳۴ بخاری مین یزید بن ابی عُبید سے روایت ہے کہ مینے اثر ایک چوٹ کا سلمہ بن اکوع رض
کی ساق مین دیکھا اُن سے مینے پوچھا کہ یہ کیسی چوٹ ہے اُنہون نے کہا کہ یہ چوٹ میرے خیبر کے دن
لگی تھی لوگون نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا یعنے ایسی شدید ضرب آئی ہے کہ اس سے جانبر نہ ہوگا مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آیا آپ نے اُس چوٹ پر تین بار دم کیا مین بالکل
اچھا ہو گیا +

معجزہ ۱۳۵ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب کے ہاتھ پر لڑکپن مین ہانڈی اُلٹ
پڑی اور ہاتھ جل گیا جناب رسول اللہ صلعم نے اُسپر ہاتھ پھیرا اور دعا کی اور آپ نے دہن مبارک لگایا فوراً اچھا ہو گیا

معجزہ ۱۳۶ طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ شرحبیل جعفی کی ہتیلی مین ایک ایسا غدود تھا کہ
سبب اُسکے وہ تلوار نہین پکڑ سکتے تھے اور گھوڑے کی باگ تھام نہین سکتے تھے اُنہون نے اُس غدود کا
حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا آپ نے اُس غدود پر ہتیلی مبارک کو جما کر زور
سے چلا دیا یہان تک کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کچھ اُس کا نشان باقی نہ رہا

معجزہ ۱۳۷ ترمذی اور نسائی اور حاکم اور بیہقی نے عثمان بن حنیف سے روایت کی ہے کہ ایک اندھے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر کہا کہ یا رسول اللہ آپ دعا کیجیے کہ میری آنکھیں کھلجاوین آپ نے فرمایا کہ اٹھ وضو کر اور بعد اسکے دو رکعت نماز پڑھ بعد اسکے یہ دعا پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیٓ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ سو اُس اندھے نے آپ کے حکم کے موافق وضو کر کے دو رکعتین پڑھ کے یہ دعا پڑھی اُسیوقت اُسکی آنکھین کھل گئین **ف** یہ حدیث اکثر محدثین نے باسناد صحیح نقل کی ہے اور واسطے برآمد مطلب کے یہ دعا مجرب ہے اکثر اَنْ یَّکْشِفَ عَنْ بَصَرِیْ کی جگہ اور روایتون مین فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِیُقْضٰی وارد ہے کہ یہ عبارت ہر حاجت کو شامل ہے اور حضرت عثمان بن حنیف اور اُنکے بیٹے اس دعا کو واسطے قضاے حاجات کے تعلیم کیا کرتے تھے اور بہت حکایتین برآمد حاجات کی برکت اس دعا کے منقول ہین *

معجزہ ۱۳۸ ابونعیم اور واقدی نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ابن ملاعب الاسنہ کو مرض استقا ہوا سو اُسنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین قاصد بھیجا اور درخواست دعا کی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مٹھی مٹی لیکر اُس مین لعاب دہن مبارک ڈال کے اُس قاصد کو دی پھر اُس نے براہِ تعجب اُس مٹی کو لیا سمجھا کہ مجھ سے ٹھٹھا کیا مگر اُس مٹی کو پاس ابن ملاعب الاسنہ کے لے گیا اور ایسے وقت مین پہونچا کہ وقتِ موت تھا اُس نے گھول کر وہ مٹی پی لی اُسیوقت اچھا ہو گیا *

معجزہ ۱۳۹ بیہقی اور طبرانی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کی ہے کہ حبیب بن فدیک کے باپ کی آنکھون مین پھلی پڑگئی اور بالکل اندھے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی آنکھون پر دم کیا اُسیوقت اُن کی آنکھین اچھی ہو گئین۔ راوی کہتا ہے کہ مینے اُنہین اسّی برس کی عمر مین سوئی مین ڈورا ڈالتے دیکھا *

معجزہ ۱۴۰ طبرانی نے روایت کی ہے کہ عبداللہ بن اُنیس کے سر مین چوٹ آئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈال دیا پس وہ چوٹ اچھی ہو گئی۔ **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے عبداللہ بن اُنیس کو ساتھ عبداللہ بن رواحہ اور چند اصحاب کے

بشیر بن سلام کے بھیجا تھا اور وہ ایک شخص تھا کہ اُسنے قوم غطفان مین سے ایک لشکر واسطے لڑائی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کیا تھا سو اُن اصحاب نے اُسے جا کے سمجھایا اور کہا کہ اگر تو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوگا تو وہ تیری خاطر داری کرینگے اور وہان ٹھہرے رہے
یہان تک کہ وہ اُن کے ساتھ ہو لیا اور وہان سے چلے اور عبد اللہ بن اُنیس نے اپنے اونٹ پر اُسے
سوار کر لیا یہان تک کہ جب قریب خیبر کے پہونچے تب وہ اپنے دل مین پچتایا سو اس بات کو ابن اُنیس
سمجھ گئے اور اُنھون نے اُسکے ایک تلوار ماری کہ اسکا ایک پاؤن کٹ گیا اور اُسنے اُنکے ایک لاٹھی ماری
کہ اُس سے اُنکے سر پر چوٹ آئی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے آپ نے آب دہن
مبارک اُس چوٹ پر ڈال دیا اور وہ چوٹ اچھی ہوگئی ؛

معجزہ ۱۴۱ صحیحین مین ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی آنکھین دُکھتی تھین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے آب دہن مبارک اُن کی آنکھون مین لگا دیا فوراً اچھی ہوگئین **ف** یہ معجزہ غزوہ خیبر مین واقع ہوا کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار آگیا تھا اس سبب سے آپ لڑائی پر تشریف نہین لیجاتے
تھے ایک دن آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضہ کو نشان دیا اور لڑائی کو بھیجا وہ خوب لڑے مگر قلعہ
فتح نہوا - دوسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نشان دیا اُنھون نے بھی جا کر خوب لڑائی کی مگر
قلعہ فتح نہوا تب آپ نے فرمایا کہ کل مین ایسے شخص کو نشان دونگا کہ اللہ اور رسول اُسے دوست
رکھتے ہین اور وہ اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہے اُسکے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائیگا صبحکو لوگ جمع
ہوئے اور منتظر تھے کہ کسکی قسمت مین یہ سعادت ہو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دُکھتی تھین آپنے
اُنھین بلوایا لوگ اُنھین لیے آئے آنکھون پر اُن کے پٹی بندھی تھی آپ نے فرمایا کہ پاس آؤ اور آب دہن
مبارک اُنکی آنکھون مین لگا دیا اُنھون نے اُسی وقت آنکھین کھول دین آپ نے اُنھین نشان دیا اور
اُنھون نے قلعے کو فتح کیا ؛

معجزہ ۱۴۲ رزین نے روایت کی ہی کہ ایکدن حضرت عمرؓ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ کا ذکر ہوا سو وہ روئے اور اُنھون نے
کہا کاش ہیرے سارے اعمال حضرت ابو بکرؓ کے ایکدن کے عمل اور ایکرات کے عمل کے برابر ہوون رات تو وہ جس رات
وہ ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غار کیطرف گئے سو جب دونون صاحب غار پر پہونچے حضرت
ابو بکر صدیق نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ غار مین داخل ہون پہلے مین داخل ہون جو کچھ غار مین ہو

تو اُسکا صدمہ مجھے پہونچے آپ کو نہ پہونچے سو غار مین گھُسکے اُنہون نے اُسمین جہاڑو دی اور اُس کے سب سوراخون کو اپنی ازار پھاڑ کے اُسکے ٹکڑون سے بند کیا دو سوراخ باقی رہ گئے سو اُنہون نے اُن دونون مین اپنے دونون پاؤن اڑا دیئے پھر آپ سے کہا آیئے آپ داخل ہوئے اور ابوبکر صدیق رضؓ کی گود مین سر مبارک رکھ کر سوئے اور ایک سوراخ سے سانپ نے ابوبکر صدیق کے پاؤن مین کاٹا۔ اُنہون نے جنبش نہ کی اِس ڈر سے کہ کہین آپ جاگ نہ پڑین اور بسبب صدمۂ زہر کے آنسو اُن کی انکھون سے نکل آئے اور چہرہ مبارک پر گرے آپ بیدار ہوگئے اور حال پوچھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آب دہن مبارک اُس جگہ پر ڈالا جہان سانپ نے کاٹا تھا سو فوراً اثر زہر کا جاتا رہا مگر قریب زمانہ موت ابی بکر صدیق کے اُس زہر نے عود کیا کہ اُس سے اُن کی وفات ہوئی۔ اور مدن ابوبکر صدیق کا یہ وہ دن ہے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور عرب کے لوگ مرتد ہوگئے اور کہنے لگے کہ ہم زکوٰۃ نہ دین گے حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ اگر اونٹ کے باندھنے کی ایک رسّی مجھے نہ دین گے جو بعہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے تو مین اُن سے جہاد کرون گا مینے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون سے موافقت کرو اور نرمی کرو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم جاہلیت مین قوی اسلام مین نرم ہوتے ہو وحی آنا بند ہوگیا اور دین تمام ہوگیا کیا میرے جیتے جی کم ہوجاوے انتہی **ف** حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے اُسوقت معجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثر زہر کا جو جاتا رہا تھا پھر بوقت موت اُن کے اُس زہر نے عود کیا اُس مین یہ سر تھا کہ اُنہین مرتبۂ شہادت حاصل ہو۔ چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات بھی بسبب اِسی سِر کے بعود اثر زہر خیبر ہوئی تھی +

معجزۂ نمبر ۱۴۲ ابوالقاسم بغوی نے معاویہ بن حکم سے روایت کی ہے کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوۂ خندق مین تھے سو میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق مین اوتارا سو اُن کے پاؤن پر دیوار خندق سے صدمہ پہونچا کہ پاؤن اُن کا نہایت پچہ گیا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے گھوڑے پر سے نہین اُترے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی چوٹ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بسم اللہ فوراً اُن کی چوٹ اچھی ہوگئی اور درا

تکلیف باقی نرہی +

معجزہ ۱۴۴ن بیہقی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ خبیب بن یساف کے بدن کے درمیان دونون کندھون کے تلوار لگی یہان تک کہ ایک جانب بدن کی لٹک پڑی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے بدن کو ملادیا اور اُسپر دم کیا پس وہ اچھا ہوگیا ف یہ معجزہ عین حالت لڑائی مین واقع ہوا تھا اور خبیب کا زخم جب ببرکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہوگیا اُسوقت اُنہون نے اپنے زخمی کرنیوالے کو مار ڈالا +

معجزہ ۱۴۵ن بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے بیان کیا کہ مین ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا اور مین بیمار تھا اور مین یہ کہتا تھا کہ یا اللہ اگر میری اجل آگئی ہے تو آجاوے تو مین اس بیماری کی تکلیف سے نجات پاؤن اور جو ابھی نہین آئی تو مجھے شفا دے اور اگر امتحان کے لیئے یہ بیماری ہے تو مجھے صبر دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پاؤن سے مارا اور کہا کیا تمنے کہا پھر تو کہو مینے وہی دُعا پھر کہی آپ نے فرمایا کہ یا اللہ اسے شفا دے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہتے ہین کہ مین اُسیوقت اچھا ہوگیا اور پھر اُس دن سے آج تک وہ درد مجھے نہین ہوا +

معجزہ ۱۴۶ن ابن ابی شیبہ نے اُم جندبؓ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت قبیلہ خثعم کی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئی اُسکے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتین نہین کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مونہہ پر کُلی ڈال دی اور دونون ہاتھ دھوکر پانی اُس عورت کو دیا کہ لڑکے کو پلا دے اور دونون آنکھون کو لگادے اُس عورت نے ویسا ہی کیا اور وہ لڑکا فوراً اچھا ہوگیا باتین کرنے لگا اور ایسا عقلمند ہوا کہ اور لوگون کی عقل پر عقل اُسکی فائق تھی +

معجزہ ۱۴۷ن بیہقی اور محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ اُحد مین قتادہ بن نعمان کی آنکھ مین تیر لگا کہ وہ آنکھ اُن کی رخسارے پر آ پڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آنکھ کو پھر حلقے مین اپنے دست مبارک سے رکھدیا پھر وہ اچھی ہوگئی اور دونون آنکھون مین زیادہ خوبصورت اور روشن رہی ف روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتادہ سے جب اُن کی آنکھ پر صدمہ پہونچا فرمایا کہ اگر چاہو تمہاری آنکھ پھر رکھدون اور اچھی ہوجاوے اور اگر چاہو

صبر کرو اور تمہین جنت ملے اُنہون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت تو بڑی
اچھی عطا ہے مگر مجھے کانا ہونا بُرا معلوم ہوتا ہے آپ میری آنکھ اچھی کر دیجئے اور میرے لیے واسطے
جنت کے دعا کیجئے آپ نے آنکھ اُن کی صدقے مین رکھ دی کہ اچھی ہو گئی اور اُن کے لئے جنت کی
دعا کی سبحان اللہ کیا انعام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ قتادہ کو دنیا کی عار سے نجات ملی اور
جنت بھی ملی ف یہ معجزہ مشہور ہے اور اولاد قتادہؓ مین اس بات کا تفاخر تھا کہ اُن کی جد کی آنکھ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے اچھی ہو گئی چنانچہ عاصم بن عمر بن قتادہ۔ عمر بن
عبد العزیز کے پاس ایام خلافت مین اُن کی آئے اور اُنہون نے یہ اشعار پڑھے اشعار أنا ابن
الَّذِي سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهُ - فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفَى أَيَّمَا رَدِّ + فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ
لِأَوَّلِ أَمْرِهَا - فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا حُسْنَ مَا رَدِّ +

معجزہ ۱۴۸ ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے غزوۂ ذی قرد مین
تیر لگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن کے زخم پر آبِ دہنِ مبارک لگا دیا پس وہ
بالکل اچھا ہو گیا +

معجزہ ۱۴۹ بیہقی نے شمر بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم کی خدمت
مین ایک لڑکے کو لائے کہ وہ جوان ہو گیا تھا اور کبھی اُسنے بات نہ کی تھی یعنی خلقی گونگا تھا۔ سو جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے کہا کہ مین کون ہون اُس نے کہا کہ آپ رسولِ خدا ہین +

معجزہ ۱۵۰ احمد اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین اپنے ایک بیٹے کو لائی کہ اُسے جنون تھا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے سینہ پر ہاتھ پھیرا اُسنے زور سے قی کی اور اُسکے پیٹ مین سے ایک
چیز مانند کُتے کے پلے سیاہ کے نکلی اور وہ اچھا ہو گیا +

فصل سوم معجزاتِ متعلقہ باحیاے موتیٰ

معجزہ ۱۵۱ بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک جوان انصاری نے
وفات پائی اُسکی مان ایک اندھی بڑھیا تھی ہمنے اُسپر کپڑا اُوڑھا دیا اور اُسکی مان سے تسلی کی باتین

کرنے لگے اُسنے کہا کہ کیا میرا بیٹا مرگیا ہمنے کہا کہ ہان اُسنے کہا کہ یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ مینے تیری طرف
اور تیرے پیغمبر کیطرف اِس امید پر ہجرت کی ہے کہ تو ہر تکلیف مین میری مدد کرے تو یہ مصیبت میرے اوپر
مت ڈال حضرت انس کہتے ہین کہ ہم لوگ وہین موجود تھے کہ اُس مُردے نے اپنے مونہہ سے کپڑا اُٹھا لا
اور اچھا ہوگیا اور ہمنے اور اُسنے کھانا ساتھ کھایا **ف** یہ معجزہ احیاے موتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہوا کہ آپکی اُمت کی ایک بوڑھیا نے آپ کے نام کی برکت سے مُردے کو جلالیا ۞

معجزہ ۱۵۲ بیہقی نے عبداللہ بن عبیداللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ جب ثابت بن قیس
جنگ یمامہ مین شہید ہوئے ہین مین اُن کے دفن مین حاضر تھا سو جب اُن کو قبر مین رکھ چکے ہم لوگون نے
سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم پھر جو ہمنے اُنھین دیکھا
کہ ویسے ہی مُردہ تھے جیسے باتین کرنے سے پہلے **ف** یہ بھی معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہوا کہ مُردے نے زندہ ہو کر آپ کی رسالت کی اور خُلفاے راشدین کی خلافت کی گواہی دی ۞

معجزہ ۱۵۳ طبرانی اور ابونعیم اور ابن مندہ نے نعمان بن بشیرؓ سے روایت کی ہے کہ زید بن خارجہ
نے جب وفات پائی اُن کی نعش ڈھکی ہوئی اُن کے گھر مین تھی اور عورتین گرد اُن کے چلارہی تھین
اور وقت درمیان مغرب اور عشا کا تھا سو اُنہون نے کہا کہ چپ رہو چپ رہو پھر اُن کے مونہہ پر سے
کپڑا اُٹھا تب اُنہون نے کہا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ الْاَمِیْنُ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی الْکِتَابِ الْاَوَّلِ یعنے محمد پیغمبر
خدا کے امین ہین اور آخر ہین سب پیغمبرون کے موافق پہلی کتابون کے یا لوح محفوظ کے پھر اُنہون نے کہا
صَدَقَ صَدَقَ یعنے سچ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا بعد اسکے اُنہون نے حضرت ابوبکرؓ
اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی تعریف کی بعد اُسکے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بعد اسکے وہ مُردہ ہوگئے جیسے کہ تھے **ف** یہ معجزہ بھی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا مثل معجزۂ سابقہ کے ہے کہ مُردے نے زندہ ہو کر آپ کی رسالت کی شہادت دی اور
خُلفاے راشدین کی تعریف بیان کی **ف** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اولیاے اُمت سے
احیاے موتی اکثر واقع ہوا ہے امام یافعی نے کتاب مرآۃ الیقظان مین بعد بیان کثرت و تواتر کرامات
حضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز کے لکھا ہے کہ اِس مقام پر مین ایک کرامت کے ذکر پر اکتفا
کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ایک بڑھیا کے بیٹے کو جناب حضرت غوث الثقلین سے بہت محبت تھی اکثر

آپ ہی کی خدمت میں جاکر حاضر ہوتا دُنیا کے کاروبار میں کم مشغول ہوتا ایک دن اُس بڑھیا نے آپ کے حضور میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مینے اپنے اس بیٹے کو آپ کی نذر کیا اور لِلّٰہ اپنا حق اِسے معاف کیا آپ اِسے تعلیم باطن فرمایئے اِسلئے کہ میرے کام مین تو یہ رہتا ہی نہیں ہر گھڑی یہیں آ حاضر ہوتا ہے اور اُس لڑکے کو خانقاہ مبارک میں چھوڑ آئی آپ نے اُسے ریاضت اور سبق باطن میں مشغول کیا کبھی کبھی وہ بڑھیا اپنے بیٹے کو دیکھنے کو آتی تھی ایکدن آئی تو دیکھا کہ وہ بیٹا اُس کا چنے چبا رہا ہے اور بہت حقیر و ناتوان ہو گیا ہے پھر وہ حضرت غوث الثقلین کے پاس گئی دیکھا کہ آپ مُرغی کا گوشت کھا رہے ہیں اُسنے کہا کہ حضرت آپ مُرغی کا گوشت کھاتے ہیں اور میرے بیٹے کو چنے کھلاتے ہیں آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھکے فرمایا قُومِي بِاِذْنِ اللهِ الَّذِي يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ یعنی اُٹھ کھڑی ہو اُس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا فوراً وہ مرغی زندہ ہو گئی اور آواز کرنے لگی تب آپ نے اُس بڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جاوے تب جو جی میں آوے کھاوے انتہی سبحان اللہ کیا رتبہ ہے اولیاے اُمت محمدی کا معجزہ احیاے موتیٰ کہ بڑا مایہ الافتخار عیسائیوں کا ہے بلکہ العیاذ باللہ اِسے دلیل الوہیت حضرت عیسیٰ قرار دیا ہے ان سے ظہور میں آیا *

فصل چہارم معجزات متعلقہ بقہر بے ادبان و محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از شر اعدا

معجزہ ۱۵۴ مسلم نے سلمہ بن اکوع سے روایت کی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھاتا تھا آپ نے فرمایا کہ سیدھے ہاتھ سے کھا اُس نے کہا کہ میں سیدھے ہاتھ سے کھا نہیں سکتا ہوں حالانکہ ہاتھ اُسکا اچھا تھا یہ بات اُسنے غلط براہ ریا کہی تھی۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو سیدھے ہاتھ سے نہ کھا سکیگا اُسکا ایسا ہی حال ہو گیا کہ سیدھا ہاتھ اُسکا کام سے جاتا رہا مونہہ تک نہیں پہنچا سکتا تھا *

معجزہ ۱۵۵ صحیحین میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم مضر پر بددعا کی سو اُن میں ایسا قحط پڑا کہ قریب تھا کہ وہ سب کے سب ہلاک ہو جاویں اور اُن کے مواشی بھی ہلاک ہو جاویں یہان تک کہ قریش نے عاجزی کی اور رحم چاہا تب آپ نے مینہہ کے لئے دُعا کی اور مینہ برسا **ف** آپ نے بددعا کی تھی کہ الٰہی اِنپر ایسا قحط پڑے جیسا یوسفؑ کے زمانے میں

پڑا تھا سو ایسا قحط شدید پڑا کہ ہڈی اور ہڈی اور خون کھانے لگے تب ابو سفیان نے یا کعب بن مرہ نے آپ سے کہا کہ تم حکم کرتے ہو صلۂ رحم کا یعنی اکارب سے سلوک نیکی کرنے کا اور تمہاری قوم ہلاک ہو گئی تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ مینہ برسے تب آپ نے دعا کی کہ یا اللہ مینہ برسا جلدی سے نفع والا جس سے چراگاہ جمے اور عالم کو گھیرے سو ایک ہفتہ نہیں گذرا کہ مینہ برسا *

معجزہ ۱۵۶ صحیحین میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب کسریٰ پرویز بادشاہ فارس نے آپکے نامے کو پھاڑ ڈالا تب آپ نے اُسکے حق میں بددعا کی کہ خدائے تعالیٰ اُسکے ملک کو پھاڑ ڈالے اور پاش پاش کر دے سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہیں رہی اور تب سے ابتک کہیں ہیٔتہ میں پر مجوسیوں کی حکومت نہیں ہے **ف** بعد صلح حدیبیہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر ملوک اور سلاطین کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی۔ اُس زمانے میں فارس کا بادشاہ کسریٰ پرویز نوشیروان کا پوتا تھا اُسکو بھی آپ نے نامہ لکھا اور بعد بسم اللہ کے سرنامہ یوں لکھا۔ من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس اُس کافر نے براہ تکبر اس بات سے کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق میں بددعا کی خدائے تعالیٰ نے اُسکے خاندان کی سلطنت کو کہ صدہا سال سے بکمال شوکت چلی آتی تھی پاش پاش کر کے نیست و نابود کر دیا

ف اُسی زمانہ میں ہرقل بادشاہ نصاریٰ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا تھا وہ بتعظیم پیش آیا اور نامے کو آداب سے رکھا سو اُس کی قوم کا ملک اب تک باقی ہے اور اُنکی سلطنت کے بالکل زوال نہیں ہوا *

معجزہ ۱۵۷ بیہقی اور حاکم اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ بن ابی لہب کے لیے بددعا کی کہ یا اللہ اُس پر اپنے کتوں میں سے کوئی کتا مسلط کر اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں قصہ بددعا کرنے کا یہ لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ام کلثوم عتبہ کے نکاح میں تھیں اور اُن کی بہن رقیہ عتیبہ کے نکاح میں جب سورۂ تبت نازل ہوئی تب ابولہب نے اپنے اِن دونوں بیٹوں سے کہا کہ اگر تم دونوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دوگے تو مجھے تم سے کچھ سروکار نہیں اور اُن دونوں کی ماں حمالۃ الحطب نے بھی یہی کہا تب عتبہ نے ام کلثوم کو طلاق دی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جا کر کہا

کہا کہ مینے تمہاری بیٹی کو طلاق دی اور بہت سی بے ادبی اور گستاخی کی تب آپ نے اُسکے حق مین بد دعا کی اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ سو شیر نے اُسکو کھا لیا زمین شام مین موضع زرقا مین اور اُسکا قصہ حاکم نے یون بیان کیا ہے حدیث ابو نوفل سے کہ ابولہب اور اُسکا بیٹا عتبہ شام کو گیا تھا سو متصل ایک صومعہ راہب کے ٹھہرے راہب نے اُن سے کہا کہ یہان درندے بہت ہین تم اپنی جان کا بچاؤ کر لیجیو ابولہب نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ محمد نے میرے اِس بیٹے کے لیئے بد دعا کی ہے سو ایسی تدبیر کرو کہ وہ اِس منزل مین بچ جاوے سو سب اسباب اکٹھا رکھ کر اونچا کر کے اُسپر میرے بیٹے کو سُلاؤ سو اُنہون نے ایسا ہی کیا اور سب گرد اُسکے سوئے اور رات کو شیر آیا ہر ایک کا مونھہ اُس نے سونگھا اور کود کر عتبہ کا سر کاٹ ڈالا **ف** شیر بحکم الٰہی موافق دعاے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عتبہ کے ہلاک کرنیکو آیا تھا اِسی لئے اور سبھون کو سونگھ کر چھوڑ دیا اور عتبہ کو ہلاک کیا اور گوشت اُسکا باین جہت کہ خباثت بغض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھرا ہوا تھا نہ کھایا **ف** ابولہب کے تین بیٹے تھے عتبہ اور عتیبہ اور معتب دو سو ان مین سے فتح مکے مین مسلمان ہو گئے مگر مکے مین ہی رہے مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین نہین آئے اور ایک کافر رہا اُسکو شیر نے مار ڈالا اور اِسمین اختلاف ہے کہ وہ عتبہ تھا یا عتیبہ - بعضے علما نے یہ لکھا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ وہ عتبہ تھا اور عتیبہ اور معتب مسلمان ہو گئے ؛

معجزہ ۱۵۸ صحیحین مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے متصل نماز پڑھ رہے تھے ابوجہل اور چند ہمراہی اُس کے وہان بیٹھے تھے سو آپس مین اُنہون نے کہا کہ کوئی تم مین سے جا کر فلانی جگہ کہ اونٹ حلال ہوا ہے اُس کے پیٹ کی آلایش لے آوے اور جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدے مین جاوین تب اُن کی پیٹھ پر رکھ دے تب شقی ترین اُن مین جو تھا یعنے عقبہ بن ابی معیط اُٹھا اور وہ پیٹ کی آلائش اونٹ کی لے آیا اور جب آپ سجدے مین گئے تب آپ کے دونون کندھون کے درمیان مین رکھ دی اور آپس مین ہنسنے لگے اور آپ سجدے مین رہے یہان تک کہ حضرت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا آئین اور اُس آلائش کو آپکی گردن مبارک سے اُٹھایا اور آپ نے سر اُٹھایا اور آپ نے قریش پر بد دعا کی اور بالخصوص نام لے کر ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور اُبی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید

کے حق میں بد دعا کی کہ الٰہی انکو تباہ کر سو یہ لوگ سب ہلاک ہوئے اور اکثر ان میں سے جنگ بدر میں واصل جہنم ہوئے ٭

معجزہ ۱۵۹ بیہقی نے روایت کی ہے کہ حکم بن ابی العاص آپکی مجلس میں موہنہ پھیر کا کر انکھوں کا اشارہ منافقوں سے آپ کے کلام کی نفی کے لئے کرتا تھا آپ نے دیکھ کے فرمایا کہ ایسا ہی ہو جا چنانچہ ویسا ہی ہوگیا اور تا بموت ویسا ہی مونہہ پھیرکا کیا کرتا تھا ٭

معجزہ ۱۶۰ بیہقی نے اسما بنت ابی بکرؓ سے روایت کی ہے کہ جب حمالۃ الحطب زوجہ ابولہب کو مضمون سورۂ تبت یدا ابی لہب کا پہونچا وہ ایک پتھر لیکے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آئی آپ مسجد میں بیٹھے تھے اور آپکے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی بیٹھے تھے جب متصل آپکے پہنچی تو سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اور کوئی اُسے نظر نہ پڑا خدائے تعالےٰ نے اُسکی آنکھوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے سے اندھا کر دیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہنے لگی کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں مینے سُنا ہے کہ میری ہجو کرتے ہیں سو قسم ہے خدا کی جو میں اُنہیں پاتی تو یہ پتھر اُن کے موہنہ میں مارتی اور یہ کہکر پھر گئی ٭

معجزہ ۱۶۱ ابونعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی عاص سے روایت کی ہے کہ ہم چند کافروں نے آپس میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو بیک ناگاہ آپ کو مار ڈالیں سو ایک جگہ ہم اسی انتظار پر کھڑے ہو رہے یہاں تک کہ آپ ہمارے قریب پہونچے سو ہم نے پیچھے سے ایک بڑی آواز سُنی جس سے ہمنے گمان کیا کہ سارے ملک تہامہ میں کوئی آدمی اس آواز کے صدمے سے جیتا نہ بچا ہوگا پس ہم غش کھا کے گرے اور اتنی دیر بیہوش پڑے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھکر اپنے دولتخانے کو تشریف لے گئے بعد اسکے دوسری رات پھر ہمنے ویسا ہی قصد کیا سو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے متصل پہونچے اگر صفا اور مروہ ہمارے اور آپ کے درمیان میں حائل ہو گئے ٭

باب چوتھا بیان معجزات عالم جنات میں

معجزہ ۱۶۲ بخاری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایکروز میں بتوں کے

پاس حاضر تھا ایک شخص نے ایک گوسالہ بتون کی نذر کرکے ذبح کیا ایک بت کے پیٹ سے آواز نہایت بلند نکلی کہ وہ کہتا تھا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا اله الا الله یعنے اے سرو توہی ایک کام کی بات ہے ایک شخص فصیح کہتا ہے لا اله الا الله یعنی نہیں ہے کوئی قابل عبادت کے مگر اللہ حضرت عمر رض کہتے ہین کہ لوگ یہ آواز سنکر بھاگ گئے مین وہان ٹھہرا رہا کہ تحقیقات اس آواز کی دریافت کرون دوسری بار بھی ویسی ہی آواز سُنی سو کچھ مدت نگذری کہ ہمنے خبر سُنی نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ یہ نبی ہین یعنی لا اله الا الله تلقین کرتے ہین *

معجزہ ۱۶۳ بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رض نے بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عمارت عزیٰ کو گرادیا وہان ایک کالی عورت نکلی ننگے بال پریشان کیے ہوئے اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر چیخنے لگی حضرت خالد رض نے اُسکو تلوار سے دو ٹکڑے کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر اس قصے کو بیان کیا آپ نے فرمایا کہ عزیٰ وُہی تھی اب کبھی اُسکی عبادت نہ ہوگی۔ **ف** عزیٰ ایک درخت تھا یا تین درخت تھے سو اُسپر عمارت بنائی تھی اور مشرکین اُسے پوجتے تھے اُس درخت مین سے آوازین سنائی دیتی تھین اور باعث اُسکی عبادت کا ایک روح خبیثہ از قبیل شیاطین تھی کہ اُسی کے سبب سے آوازین وہان سے ہوتی تھین برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ روح خبیثہ صورت پکڑ کے نمود ہوئی حضرت خالد بن ولید نے اُسے قتل کیا سو آپنے فرمایا کہ اصل عزیٰ وہی تھی اُسی کے اغوا سے اُن درختون کی پرستش ہوتی تھی اب وہ جو ماری گئی تو اُس تُخم بانے کی جڑ بالکل قطع ہوگئی اب عبادت عزیٰ کی کبھی نہ ہوگی *

معجزہ ۱۶۴ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابن مسعود رض سے روایت کی ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مکے مین فرمایا کہ جسکا جی تم مین سے جنون کے دیکھنے کو چاہے سو آج رات کو حاضر ہو ابن مسعود رض کہتے ہین کہ سوائے میرے اور کوئی حاضر ہوا آپ مجھے ساتھ لیکر چلے یہانتک کہ جب مکے کی بلند جانب پہونچے آپنے اپنے پاے مبارک سے ایک خط میرے واسطے کھینچا اور فرمایا کہ اسی مین بیٹھے رہیو اور آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہوکر کلام اللہ پڑھنا شروع کیا تو آپکو ایک جماعت کثیرہ نے گھیر لیا اور میرے اور آپ کے درمیان حائل ہوگئے اور مینے سنا کہ جنون نے آپ نے کہا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ تم پیغمبر خدا ہو اور وہان ایک درخت متصل تھا آپ نے فرمایا کہ اگر یہ

درخت گواہی دے تو تم مانو گے اُنہوں نے کہا کہ ہان پھر آپ نے اُس درخت کو بلایا اور اُس درخت نے گواہی دی تب وہ سب جن ایمان لائے ۔

معجزہ ۱۹۵ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ ابن مسعود سے لوگون نے پوچھا کہ تم جس رات جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے آپ کے ساتھ تھے اُنہون نے کہا کہ ہان مدینے مین ایک ایک آدمی ایک ایک شخص کو اہل صفہ مین سے رات کا کھانا کھلانے لے گیا اور مجھے کوئی نہ لیگیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ہو کے گذرے اور مجھ سے پوچھا کہ تمہین کوئی کھانا کھلانے نہ لیگیا مینے کہا نہین آپ نے فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ شاید تمہین رات کا کھانا ملجائے مین آپ کے ساتھ حجرۂ ام سلمہ تک گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر ایک چھوکری نے آکے کہا کہ کھانا اسوقت نہین ہے مین مسجد کو پھر گیا اور کپڑا لپیٹ کر لیٹ رہا پھر چھوکری آئی اور اُسنے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلاتے ہین مین حاضر ہوا کھانے کی توقع پر آپ باہر تشریف لائے اور آپکے ہاتھ مین ایک چھوہارے کی چھڑی تھی وہ آپ نے میرے سینے پر لگائی اور فرمایا کہ میرے ساتھ چلو جہان مین چلون اور کچھ بتایا کہ مینے تین بار پڑھ لیا پھر مین آپ کے ساتھ چلا یہان تک بقیع الغرقد کو پہونچے آپ نے اپنی لکڑی سے خط کھینچا اور فرمایا کہ اسمین بیٹھے رہو جبتک کہ مین آؤن اسپر سے مت ہٹیو پھر آپ تشریف لے گئے اور میرے سامنے چھوہارون کے درختون مین ابر سیاہ اٹھا مجھے ڈر ہوا کہ آپکو کچھ صدمہ نہ پہونچے مگر مینے یاد کیا کہ آپنے فرمایا تھا کہ یہان سے مت ہٹیو اسلئے مین وہان سے نہ اُٹھا پھر مینے سُنا کہ آپ فرماتے تھے بیٹھ جاؤ پھر وہ بیٹھے یہان تک کہ جب صبح قریب ہوئی تب وہ لوگ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے مینے اپنے اندیشے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ لوگ نصیبین کے جن تھے کہ میری ملاقات کے لئے آئے تھے **ف** ابو البقا شبلی حنفی نے اپنی کتاب آکام المرجان فی احکام الجان مین لکھا ہے کہ حدیثون سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ چھ مرتبہ جن آپ کے حضور مین حاضر ہوئے پہلی مرتبہ مکے مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یکبارگی ناگاہ گم ہوگئے اور اصحاب نے آپکو میدانون مین اور پہاڑ کی گھاٹیون مین تلاش کیا صبحکو آپ جانب کوہ حرا سے تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے پاس جنون کا بلانیوالا آیا تھا سو مین اُسکے ساتھ گیا اور مینے جنون کو کلام اللہ سُنایا اور اس قصے کو ابوداؤد نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور اُس وقت آپکے ساتھ کوئی نہ تھا اور دوسری مرتبہ جن آپکے

حضور مین مجون مین - اور تیسری مرتبہ اعلاے مکہ کے پہاڑون مین - اور چوتھی مرتبہ بقیع الغرقد مین اور ان
دونون بار عبد اللہ بن مسعودؓ آپکے ساتھ تھے - اور پانچوین مرتبہ خارج مدینہ مین اور اس بار حضرت ابن
زبیرؓ آپکے ساتھ تھے اور چھٹی مرتبہ ایک سفر مین کہ بلال آپ کے ساتھ تھے ف حضرت عبد اللہ بن
مسعودؓ جب کوفے مین آئے وہان کچھ بڈھے سیاہ فام قوم زط مین سے دیکھے اُن کو دیکھ کر گھبرائے اور کہا
کہ یہ بہت مشابہ ہین اون جنون سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر
ہوئے تھے ۔

معجزہ ۱۶۶ بیہقی نے سواد بن قارب سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے بیان کیا کہ مجھے ایام جہالت
مین ایک جن سے آشنائی تھی وہ آیندہ کی خبرین مجھے پہونچایا کرتا تھا اور مین لوگون کو بتا دیا کرتا تھا
اس تقریب سے مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا اور لوگ مجھے نذرین دیا کرتے تھے اور اسکی خبرین سچی نکلتی
تھین ایکبار مین سوتا تھا کہ اُس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اُٹھ اور ہوش مین آ اور سمجھ اگر تجھے
شعور ہے کہ ایک پیغمبر اولاد لوی بن غالب سے پیدا ہوئے ہین پھر چند اشعار پڑھے مضمون اُن کا یہ ہے
کہ مجھے تعجب ہے جنون کے حال سے کہ مضطرب ہوکر اپنے اونٹون پر زین باندھکر مکے کو طلب ہدایت
جاتے ہین اور مسلمان جن مانند ناپاک جنون کے نہین ہین تو بھی کوچ کر طرف اُس شخص کے کہ سردار ہے
قبیلہ بنی ہاشم مین اور بلند کر دونون آنکھین اپنی طرف اُس سردار کے - سواد بن قارب کہتے ہین کہ مین وہ
ابیات سنکر رات بھر بے چین رہا - دوسری رات بھی اُس جن نے آکر مجھے جگایا اور اُسی مضمون کے اشعار
پڑھے - اور تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا - جب تین رات متواتر مینے یہ حال دیکھا میرے دل مین
محبت اسلام پیدا ہوئی اور مین مکے کو روانہ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہنچا آپنے
مجھے دیکھتے ہی فرمایا مرحبا اے سواد بن قارب ہم جانتے ہین جس سبب سے تم آئے ہو مینے کہا
یارسول اللہ کچھ اشعار مینے آپکی مدح مین کہے ہین اول اُن اشعار کو آپ سُن لین آپ نے فرمایا پڑھو سواد
بن قارب نے قصیدہ بائیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شان مین کہا تھا پڑھا آخر اوس
قصیدے کی یہ بیت ہے بیت

وَكُنْ لِي شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُو شَفَاعَةٍ ✦ سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبِ

معجزہ ۱۶۷ امام احمد نے جابر بن عبد اللہ اور ابو نعیمؓ نے ضمرہؓ سے اور بیہقی نے امام زین العابدینؓ

سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ مین اسطرح پہونچی کہ ایک
مدینے کی عورت کے ساتھ ایک جن کو تعشق تھا وہ ہر رات اُس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور
پرندہ کی صورت بنکر دیوار پر آ بیٹھتا تھا جب خلوت ہو جاتی تو اپنے تئین آدمی کی شکل بنا کر صحبت کرتا تھا
ایکبارگی اُسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا ایکدن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اُس عورت نے کہا کہ
تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت سے نہین آتا اُس نے کہا کہ اب تجھ سے رخصت ہوتا ہون مجھ سے آنے کی
توقع مت رکھ مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین اُنہون نے ہمپر زنا حرام کیا ہے ۔

معجزہ ۱۶۸ ابونعیم نے حضرت عثمان سے روایت کی ہے کہ ہم ایکبار حدود شام مین تھے وہان ایک
عورت کاہنہ تھی کہ اس فن مین بہت مشہور تھی ہم اُسکی ملاقات کو گئے اور اُس سے حال اپنے سفر کا پوچھا
اُس نے کہا اب مجھے کچھ نہین معلوم ہوتا اور جس جن سے مجھے رابطہ تھا اور اُس سے پوچھ کر تمہین
جواب سوال دیتی تھی ایک دن اُس نے میرے دروازے پر کھڑے ہوکر کہا کہ اب رخصت ہوتا
ہون مین نے کہا کیون کہا کہ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوئے ہین اور ایسی بات پیش ہوی ہے
کہ جسکی طاقت نہین ۔

معجزہ ۱۶۹ بیہقی نے روایت کی ہے کہ مازن طائی عمان بتون کی خدمت پر مقرر تھا مازن کہتا
ہے کہ وہان کے بتون مین ایک بت کا نام ناجر تھا ایکدن مین نے اُسکے لئے ایک جانور ذبح کیا اُس
بت کے پیٹ مین سے آواز سُنی گئی کہ کوئی کہتا تھا اشعار جنکا ترجمہ یہ ہے ۔ اے مازن میری طرف آ
ایسی بات سُنے گا جسکا جاننا ضرور ہے یہ پیغامبر خدا کے بھیجے ہوئے لائے ہین حق جو خدا نے اُتارا
ہے تو اوسپر ایمان لا تا کہ بچے تو ایسی آگ کی گرمی سے کہ شعلہ مارتی ہے اور لکڑیون کی جگہ اُس مین پتھر
جلائے جاتے ہین مازن کہتا ہے کہ مین یہ آواز سُنکر بہت متعجب ہوا اور دوسری بار ایک ذبیحہ ادا کیا
سو اور آواز پہلی بار سے واضح سُنی کہ کوئی کہتا ہے اشعار جن کا ترجمہ یہ ہے اے مازن سُن تا کہ خوش ہو
تو نیکی ظاہر ہوی اور بدی چھپی ایک نبی قوم مضر سے پیدا ہوا ہے اللہ تعالی کا دین لیکر سو تو چھوڑ دے
پتھر کے تراشے ہوئے کو تا کہ دوزخ کی آگ سے سلامت رہے مازن کہتا ہے کہ اُسوقت سے مین
بیچ تلاش اُس پیغمبر کے تھا کہ قوم مضر سے مبعوث ہوا ہے ایک قافلہ حجاز سے آیا مین نے اُس سے پوچھا
کہ وہان کی کیا خبر ہے اُنہون نے کہا کہ ملک تہامہ مین ایک شخص پیدا ہوا ہے کہ نام اُن کا احمد ہے وہ

اپنے تئین خدا کا بھیجا ہوا کہتے ہین مین سمجھا کہ اس آواز سے آپ ہی مُراد ہین سواری اور اسباب آمادہ کر کے مکے کی طرف روانہ ہوا آپکی صورت دیکھتے ہی دل میرا مایل باسلام ہوا اور مین مسلمان ہوگیا آپنے کہا کہ کچھ اور بھی تمہارا مطلب ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے تین مطلب ہین اوّل یہ کہ مین تماشائی ہون شوق باجے اور شراب اور رنگہ بازی کا بہت رکھتا ہون۔ دوسرا یہ کہ ہمارے ملک مین قحط بہت ہے تیسرا یہ کہ میری اولاد نہین ہے مجھے اولاد کی تمنا ہے آپ ان تینون باتون کے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا کہ یا الٰہی بدلے راگ اور باجے کے اسے توفیق قرارت قرآن کی دے اور بدلے حرام عورتون کے حلال عورتین ملین اور اسے شرم و حیا نصیب کر اور اولاد بھی عنایت کر۔ مازن کہتا ہے کہ خدائے تعالےٰ نے وہ سب عیب مجھ سے دور کئے اور ملک ہمارا آباد اور سرسبز ہوگیا اور چار عورتین خوب صورت میرے نکاح مین آئین اور حیان بن مازن بیٹا قابل اور لئیق مجھے اللہ نے دیا *

معجزہ ۱۷۰ بزار اور ابونعیم اور ابن سعد نے جبیر بن مُطعم سے روایت کی ہے کہ قبل بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم ایک بت کے پاس موضع بُوانہ مین بیٹھے تھے اور ایک اونٹ واسطے نذر اُس بُت کے ذبح کیا تھا یکبارگی اُس بُت کے پیٹ مین سے ایک آواز ہمنے سُنی کہ کوئی کہتا تھا خبردار ہو اور سُن تعجب کی بات جاتا رہا جنون کا چُرانا اخبار آسمانی کو بسبب آنے وحی کے اور جنون کو شعلون سے مارتے ہین بسبب آنے ایک پیغمبر کے مکے مین کہ نام انکا احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور ہجرت گاہ اُن کی یثرب ہے جبیر کہتے ہین کہ ہم متعجب ہوکر وہان سے اُٹھے اور بعد چند روز کی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی *

معجزہ ۱۷۱ ابن شاہین وغیرہ محدثون نے روایت کی ہے کہ ذباب بن حارث نے کہا کہ میرا ایک جن آشنا تھا کہ خبرین غیب کی پہونچاتا تھا ایک دن میرے پاس آیا مینے اُس سے کچھ پوچھا اُس نے میری طرف بنگاہ حسرت دیکھ کے کہا کہ اے ذباب تعجب کی بات سُن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کتاب لیکر خدا کی طرف سے مبعوث ہوئے ہین مکے مین لوگون کو حق کی بات کی طرف بُلاتے ہین سو لوگ نہین مانتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہے سوال دیگر جواب دیگر اُس نے کہا کہ پھر سمجھ لیگا تو اور اُٹھا ہوا چلا گیا چند روز نہ گذرے تھے کہ خبر پیغمبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہونچی انتہی اور عمرو بن

ابی شیبہ نے بھی مثل اس قصے کے جوج بن عثمان غفاری سے روایت کیا ہے کہ ایک کاہن قبیلۂ
غفار مین تھا اُسے بھی اُسکے یار جنی نے جوابدیا اور دواع کیا ۔

معجزہ ۲ ۔ ابونعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمرؓ اپنی مجلس مین بیٹھے تھے ایک شخص
آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا کہ تیرے قیافے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تو کاہن تھا
اور جنون سے تیری صحبت رہی ہے اُس نے کہا کہ ہان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب بیان
کرو کہ اب بھی تمہین صحبت جنون کی رہتی ہے یا نہین اُسنے کہا کہ نہین اور قبل رواج دین اسلام
سے ایکدن جن ہم صحبت میرے آگے آئے اور کہا کہ یَا سَالِمُ یَا سَالِمُ اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ
وَالْخَیْرُ الدَّائِمُ غَیْرُ حُلْمِ النَّائِمِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یعنے اے سالم اے سالم آیا حق ظاہر اور نیکی
ہمیشہ کے لئے نہ خواب سونے والے کا اللہ بہت بڑا ہے ایک شخص اُس مجلس مین حاضر تھا اُسنے
کہا کہ مجھے بھی ایکبار ایسے ہی قصے کا اتفاق ہوا ہے کہ ایک دن مین ایک میدان صاف جنگل مین
چلا جاتا تھا اور اِدھر اُدھر سے کوئی نظر نہ آتا تھا یکبارگی ایک شتر سوار روبرو میرے پیدا ہوا
اور اُس نے بآوازِ بلند کہا یَا اَحْمَدُ یَا اَحْمَدُ اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَمْجَدُ اَتَاکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ الْخَیْرِ
یَا اَحْمَدُ یعنے اے احمد اے احمد اللہ بہت بلند رتبہ ہے اور بہت بزرگ ہے آیا جو کچھ وعدہ کیا تھا
تسے اللہ نے خیر کا اے احمد یہ کہکے وہ شتر سوار میری نگاہ سے غائب ہوگیا ایک مرد انصاری نے
کہ اُس مجلس مین حاضر تھا بیان کیا کہ مین شام کو گیا تھا ایکبار زمین بے آب و گیاہ مین چلا جاتا تھا
یکبارگی اشعار سُنے کہ مضمون اُن کا یہ ہے ۔ ایک ستارہ چمکا اور اُسنے اپنی شرق کو روشن کیا وہ
ایک رسول ہین جو کوئی اُن کی تصدیق کرے فلاح پاوے اللہ نے اُنکے امر کو ثابت کیا ہے ۔

معجزہ ۳ ۔ فاکہی نے اخبار مکہ مین عامر بن ربیعہؓ سے اور ابونعیم نے ابن عباس اور محدثون نے
عبدالرحمن بن عوف اور اور اصحابیون سے روایت کی ہے کہ ایکبار ایک جن نے کوہ ابوقبیس پر
آواز سخت کی اور چند شعر پڑھے ہجو دینِ اسلام مین اور اس مضمون کی کہ مسلمانون کو جلد مار ڈالو اور شہر
سے نکالدو اور بُت پرستی مت چھوڑو پڑھین کافر بہت خوش ہوئے اور مسلمانون سے کہنے لگے
کہ غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہوتا ہے مسلمانون کو نہایت رنج ہوا اور جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر اس حال کو بیان کیا آپنے فرمایا کہ تم خاطر جمع رکھو وہ

آواز کرنیوالا ایک شیطان تھا مسعر نام عنقریب خدا تعالی اُسے سزا کو پہونچاویگا جب تیسرا دن ہوا آپ نے مسلمانون کو بشارت دی اور فرمایا آج ایک جن قوی ہیکل سمحج نام میرے پاس آکر مسلمان ہوا مینے اُسکا نام عبد اللہ رکھا اُسنے مجھ سے پروانگی قتل مسعر کی لی اور مینے اجازت دی آج مسعر مارا جائیگا مسلمان خوش ہوئے اور منتظر رہے شام کے وقت اُسی مقام سے ایک آواز سخت آئی چند شعر اس مضمون کے کہ مینے مسعر کو مار ڈالا اس سبب سے کہ اُسنے سرکشی کی اور تکبر کیا اور حق کو حقیر کیا اور بُری بات کی راہ نکالی جناب پاک پیغمبر کی شان مین بے ادبی کی مینے ایک شمشیر درخشان سے اُسکا کام تمام کیا *

معجزہ ۱۷۴ ابو نعیم اور ابن عساکر نے ایک شخص سے جو قبیلۂ بنی خثعم سے تھا روایت کی ہے کہ عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ حرام و حلال کو نہین پہچانتے تھے اور بتون کو پوجتے تھے اور جب آپس مین کچھ جھگڑا ہوتا تھا تو بتون کے روبرو جاتے اور حال بیان کرتے اور جو اُن کے پیٹ مین سے آواز آتی اُسپر عمل کرتے ایکبار رات کو ہم بابت ایک جھگڑے کے قربانی اور نذر گذرانکر ایک بُت کے پاس بیٹھے تھے اور منتظر آواز غیبی کے تھے یکبارگی اُس بُت کے پیٹ سے آواز آئی چند شعر کہ مضمون اُن کا یہ ہے۔ اے آدمیون اجسام والو کہ بتون سے حکم چاہتے ہو کیون ایسے بے عقل ہوگئے ہو یہ پیغمبر ہین سردار سب آدمیون کے اور بڑے عادل سب حاکمون مین ظاہر کرتے ہین نور اور اسلام کو اور نکالتے ہین آدمیون کو گناہون سے ہم سب یہ آواز سُنکر بھاگ گئے اور پریشان ہوگئے اور یہ قصہ نقل ہر مجلس کا ہوا یہانتک کہ ہمین خبر پہنچی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین پیدا ہوئے اور پھر مدینے کو ہجرت فرمائی ہم سب آکر مسلمان ہوگئے *

معجزہ ۱۷۵ ابو نعیم نے تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین شام مین تھا جن دلون کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے ایک سفر مین تھا کہ مجھے اثنائے راہ مین رات ہوگئی مینے موافق دستور قدیم عربون کے اُس جنگل مین باواز کہا کہ مین اس جنگل کے سردار کی پناہ مین ہون یکبارگی سُنا کہ کوئی شخص کہتا تھا اور مجھے کوئی نظر نہ آتا تھا کہ اللہ کی پناہ مانگ جن سب محکوم خدا کے کو پناہ نہین دے سکتے مینے کہا کہ کیا کہتا ہے کہا کہ عرب کے پیغمبر ظاہر ہوئے

اور ہمنے اُن کے پیچھے جنون مین نماز پڑھی اور ہم مسلمان ہو گئے اور اُن پیغمبر کے تابع ہو گئے اور
مگر جنون کا جاتا رہنا آگ کے شعلون سے وہ مارے جاتے ہین تو جا محمد رسول رب العالمین کے
پاس اور اسلام لا۔ تیم کہتے ہین کہ جب صبح ہوئی اور مین وہان سے روانہ ہوا ایک شہر مین پہونچا
اور آگے ایک راہب کے یہ قصہ بیان کیا اُس نے کہا کہ جنون نے سچ کہا ایک پیغمبر حرم سے نکلین گے
اور دوسرے حرم کو ہجرت کرین گے اور وہ پیغمبر سب پیغمبرون سے افضل ہین تو جلدی سے اُنکی
خدمت مین پہونچ *

معجزہ ۷۶ ابو نعیم نے خویلد ضمری سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے تھے
ایکبارگی اُسکے پیٹ مین سے آواز آئی کہ جن جو خبرین آسمانی چرا لاتے تھے سو یہ بات جاتی رہی
اب ستارون سے جنون کو مارتے ہین بسبب ایک نبی کے کہ مکے مین پیدا ہوئے ہین نام اُن کا
احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور جائے ہجرت اُن کی یثرب ہے حکم کرتے ہین نماز کا اور روزے
کا اور نیکوکاری اور اقارب سے سلوک کرنے کا ہم سب یہ آواز سنتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے اور
پیغمبر کی تفتیش کی لوگون نے کہا سچ ہے مکے مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین کہ نام اُنکا احمد ہے
صلی اللہ علیہ وسلم *

معجزہ ۷۷ ابو نعیم اور ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثون نے باسانید متکثرہ و طرق متعددہ
عباس بن مرداس رضہ سے کہ ایک سردار مشہور سرداران عرب مین سے تھا روایت کی ہے کہ میرے
باپ نے بوقت وفات واسطے عبادت ایک بت کے کہ نام اُسکا ضمار تھا وصیت کی تھی اور کہا
تھا کہ اگر تمہین کوئی مشکل پیش آوے تو اسی بت کی طرف رجوع لائیو ایک دن مین جنگل کو شکار کے
واسطے گیا تھا اور ایک درخت کے سائے تلے دوپہر کے وقت آرام کے لئے بیٹھا تھا اور میرے
ساتھ جو نوکر اور رفقا تھے وہ بھی درختون کے سایے مین ٹھہرے تھے یکبارگی مینے دیکھا کہ ایک
شتر مرغ سفید جیسے روئی کا گالا ہوا پر سے اوترا اور اُس شتر مرغ پر ایک مرد پیر سفید پوش نورانی
سوار ہے اُسنے مجھ سے کہا کہ اے عباس بن مرداس کچھ جانتا ہے کہ آسمان کو چوکیدارون سے محافظت
کرتے ہین اور جنگ اور قتال زمین پر شائع ہوئی اور گھوڑے ساتھ زین اور لگام کے تیار ہوئے اور
جو شخص کہ یہ راہ نیک زمین پر لایا ہے روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ پیدا ہوا ہے اور اُسکے پاس ایک

اونٹنی قصوا نام ہے یہ کلام سُنکے ہمنے رعب کھایا اور وہان سے سوار ہوکے گھر پہونچا اور اوّل اُسی ضمار بت کے آگے گیا اور تھوڑی دیر تک متوجہ اُس بت کے بیٹھا اُسکے پیٹ سے آواز آئی چند شعر ہین مضمون اُن کا یہ کہ سارے قبائل سُلیم سے کہدو کہ تمجانے والے ہلاک ہوئے اور سجدہ والے زندہ ہوئے ضمار ہلاک ہوا اور اُسے لوگ پوجتے تھے ایک مدت تک قبل اترنے کتاب کے طرف اُنکے کہ نام پاک اُن کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے بیشک وہ جو وارث ہوئے نبوت اور ہدایت کے بعد مریم کے بیٹے کے قریش مین سے ہین ہدایت پانے والے ۔ ہمنے یہ قصہ لوگون سے چھپایا اور کسی سے نہ کہا ایکبار اُن دنون مین جبکہ کفار غزوہ احزاب سے پھرے تھے مین اُسوقت بطرف عقیق کے واسطے خرید اونٹون کے گیا تھا یکبارگی ایک آواز سخت آسمان سے سُنی سر اُٹھا کر دیکھا کہ وہی پر سفید پوش شتر مرغ پر سوار ہے اور کہتا ہے کہ وہ نور کہ روز دوشنبہ اور شب سہ شنبہ دنیا مین آیا ہے اب عنقریب ساتھ ناقہ قصوا کے مُلک نجد مین پہونچے گا عباس بن مرداس کہتا ہے تب ہی سے اعتقاد اسلام میرے دل مین راسخ ہوا ✦

معجزہ ۱۷۸ ابن سعد اور ابو نعیم نے سعید بن عمرو ہذلی سے روایت کی ہے کہ میرے باپ نے ایک دن ایک بُت کے آگے بطور نذر کے ایک بکری حلال کی اُس بُت کے پیٹ مین سے آواز آئی اشعار کہ ترجمہ اُن کا یہ ہے ۔ تعجب ہے کہ ایک پیغمبر پیدا ہوئے اولاد عبد المطلب سے حرام کرتے ہین زنا کو اور بتون کے لئے ذبح کرنیکو نگہبانی کی گئی آسمانون کی اور یکبیک مارے گئے ہم ستارون سے میرا باپ یہ آواز سُنکر مکّے کو گیا اُسکو آپ کا نشان نہ ملا یہان تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضہ نے کہا کہ ہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہمارے درمیان مین پیغمبر خدا ہین تمہین چاہیے کہ اُنپر ایمان لے آؤ ✦

معجزہ ۱۷۹ ابن سعد نے جعد بن قیس مرادی سے روایت کی ہے کہ ہم چار آدمی اپنے وطن سے بارادہ حج روانہ ہوئے راہ مین مُلک یمن کے ایک جنگل مین چلے جاتے تھے ایک آواز آئی اشعار اس مضمون کے کہ اے سوارو جاتے ہو جب زمزم اور حطیم پر تم پہنچو تو ہمارا اسلام پہنچا دیو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جنہین اللہ نے پیغمبر کیا ہے اور یہ کہدیجیو کہ ہم تمہارے دین کے تابعدار ہین اسی بات کی وصیت کی تھی ہمین مسیح بیٹے مریم نے ✦

معجزہ ۱۸۰ امام احمد اور بزار اور ابو یعلی اور بیہقی اور محدثون نے بلال بن حارث سے روایت کی ہے
کہ ایکبار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہ سفر مین تھے بمقام عرج مین منزل ہوئی مین اپنے خیمے سے
آپ کی ملاقات کے لئے گیا دیکھا کہ آپ لشکر کے خیمے سے دور جنگل مین تنہا بیٹھے ہین جب مین متصل
پہنچا آواز غوغا و شور کی میرے کانون مین پہنچی گویا کہ بہت سے آدمی آپسمین کچھ جھگڑا کر رہے ہین مینے
توقف کیا اور سمجھا کہ مردان غیب کا ہجوم آپ کے پاس ہے یہان تک کہ آپ وہان سے اٹھ کر تبسم کرتے
ہوئے تشریف لائے مینے عرض کیا کہ غوغا و شور کیا تھا آپ نے فرمایا کہ مسلمان جنون کو ساتھ کافر
جنون کے بابت سکونت کے نزاع تھا اور میرے پاس واسطے انفصال اس خرخشے کے آئے تھے مینے
یون انفصال کر دیا کہ مسلمان حبش مین اور کافر غور مین سکونت رکھین اور آپس مین نہ ملین کثیر
بن عبد اللہ کہ راوی اس حدیث کے ہین کہتے ہین کہ مینے تجربہ کیا ہے کہ ملک حبش مین جسے جن کا
آسیب ہوتا ہے جلد شفا پاتا ہے اور ملک غور مین جسے آسیب ہوتا ہے اکثر ہلاک ہوجاتا ہے ؛

معجزہ ۱۸۱ خطیب نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ ایکبار ہم ساتھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک سفر مین تھے اور آپ ایک درخت چھوہارے کے تلے بیٹھے تھے یکبارگی ایک
بڑے سانپ کالے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف قصد کیا لوگون نے چاہا کہ اسے مار ڈالین
آپ نے فرمایا کہ اسے آنے دو یہان تک کہ متصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچا اور اپنا سر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کان کے سوراخ مین لگایا پھر آپ نے اسکے کانون کے پاس مونہہ لیجا کے
کچھ فرمایا بعد اسکے وہ سانپ غائب ہو گیا گویا کہ زمین اسے نگل گئی ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ سانپ کو
آپ نے اپنے کانون کے متصل پہونچنے دیا ہمین بہت ڈر غالب ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جانور نہ تھا
جن تھا کہ جنون کا بھیجا ہوا آیا تھا فلانی سورت مین سے کچھ آیتین بھول گیا تھا ان آیتون کی تحقیق
کے لئے جنون نے اسے بھیجا تھا تم لوگون کو دیکھکر سانپ کی صورت بنکر وہ آیتین پوچھ گیا اور جابر
کہتے ہین کہ بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور راہ مین ایک گانون مین پہونچے
اس گانون کے آدمی خبر آپ کی آمد کی سنکر باہر گانون کے منتظر تھے جب آپ وہان پہونچے تو انہون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس گانون مین ایک عورت نوجوان ہے اسپر ایک جن عاشق ہوا ہے اور اسپر
آچڑھا ہے نہ کھاتی ہے نہ پیتی ہے قریب ہے کہ ہلاک ہو جاوے جابر کہتے ہین کہ مینے اس عورت کو

دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے بُلا کر فرمایا کہ اسے جن تو جانتا ہے مین کون ہون محمد رسول خدا ہون اِس عورت کو چھوڑ دے اور چلا جا آپ کے یہ فرماتے ہی وہ عورت ہوشیار ہوگئی اور نقاب موہنہ پر کھینچ لیا اور مردون سے شرم کرنے لگی اور بالکل صحیح ہوگئی ❊

باب پانچوان بیانِ معجزاتِ عالمِ عُلوی یعنی آسمان اور ستارون مین

معجزہ ۱۸۲ ؂ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ؂ وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ؂ **تفسیر** اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ نزدیک ہوئی قیامت و اور اَب تم لوگون کو قیامت کے آنے مین مجال استبعاد نہین رہا بڑی وجہ استبعاد قیامت کی یہ تھی کہ صورت عالم کا بگڑ جانا بالخصوص اجرام علویہ یعنی آسمان اور ستارون کا پھٹ جانا تمہارے نزدیک غیر ممکن تھا سو تم نے اے اہل مکہ بچشم خود دیکھ لیا کہ اَنْشَقَّ الْقَمَرُ یعنے چاند پھٹ گیا جبکہ تمنے ہمارے پیغمبر سے درخواست کی تھی کہ کوئی معجزہ دکھائین سو اُنہون نے چاند کو دو ٹکڑے دکھلا دیا یہان تک کہ جبل حرا اُن دونون ٹکڑون کے درمیان مین دیکھا گیا اور جب چاند کو منجملہ اجرام علویہ ایک نیر نورانی ہے پھٹ گیا تو اور ستارون کا اور آسمان کا پھٹ جانا اور سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہو جانا کچھ محال نہین پس تم پیغمبر کو کہ ہمیشہ قیامت سے ڈراتے ہین سچا سمجھو اور اُن کی اطاعت اختیار کرو اور ایمان لاؤ لیکن عجب حال ہے جاہلان بیدین کا کہ جو باتین اُن کے دلون مین سما رہی ہین اگرچہ صریح خلاف عقل ہین اور اُنکی خوبی پر کوئی دلیل نہین جیسے بُت پرستی اُنکو بہتر جانتے ہین وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَۃً اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ نمایان جیسے پھٹ جانا چاند کا کہ بہت بڑا معجزہ ہے اور تصرف ہے عالم علوی مین اور دلیل کامل ہے اوپر صدق پیغمبر اور آنے قیامت کے یُّعْرِضُوْا وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ موہنہ پھیرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہے **ف** معجزہ شق القمر معجزات مشہورہ متواترہ مین سے ہے اور قرآن مجید مین بوضوح تمام مذکور ہے جیسا کہ اوپر کے بیان سے واضح ہوتا ہے اور بعضے نافہم جو بہ نقل قول ضعیف مرجوح یہ کہتے ہین کہ اَنْشَقَّ الْقَمَرُ سے مراد یہ ہے کہ قیامت کو چاند پھٹ جائیگا سو یہ قول باطل محض ہے کوئی عاقل بنظر سیاق و سباق آیت کے اس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھیگا کہ

انشقاق آئندہ روز قیامت مراد ہے اولاً ساتھ اقتربت الساعۃ کے کہ خبر قرب وقوع قیامت انشقاق
قمر حالی کو مناسبت ہے کہ دلیل ہے اوپر امکان قیامت کے جیسا کہ ہمنے تفسیر مین بیان کیا ۔ انشقاق
قمر آئندہ کو واسطے کہ اُسکو علاقہ ساتھ وقوع قیامت کے ہے نہ ساتھ قرب قیامت کے پس اگر منظور
بیان انشقاق روز قیامت ہوتا تو یون کہتے کہ آویگی قیامت اور پھٹ جایگا چاند جیسا کہ اہل سلیقہ پر
پوشیدہ نہین ہے ۔ ثانیاً انشق صیغہ ماضی ہے بے وجہ موجہ اُسکو بمعنی مضارع ٹھہرانا بیجا ہے ۔ ثالثاً وہ
معطوف ہے اقتربت پر کہ وہ بھی صیغہ ماضی ہے بمعنی ماضی پس مناسبت عطف بھی مقتضی اس بات کی ہے
کہ انشق سے معنی ماضی ہی مراد ہون ۔ رابعاً وان یروا آیۃ یعرضوا الآیۃ صاف دلیل ہے اس بات پر کہ اس سے
ما قبل معجزہ شق القمر ہی مذکور ہے نہ انشقاق روز قیامت ۔ بالجملہ بے شبہ و شک اس مقام پر ذکر معجزہ
شق القمر ہے اور بنص قرآنی تحقق اس معجزے کا ثابت اور احادیث کے طریقہ سے بھی یہ معجزہ بروایات
متواترہ ثابت ہے جماعت اصحاب نے مثل حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عمر اور جبیر بن مطعم اور
حذیفہ بن الیمان اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے اس قصے کو روایت کیا ہے اور ان اصحاب سے
جماعت کثیرہ تابعین نے اور اُن سے بیشمار تبع تابعین نے روایت کی ہے اور صحیحین مین اور بہت کتب
معتبرہ حدیث مین اسکی روایت ہے اور امام تاج الدین سُبکی نے شرح مختصر ابن حاجب مین صاف لکھا
ہے کہ روایت شق القمر کی متواتر ہے اور تفصیل اُسکے قصے کی یہ ہے کہ قبل ہجرت کے مکہ معظمہ مین
ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے مجتمع ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کردو آپ نے فرمایا کہ اگر مین ایسا کرون
تو تم ایمان لاؤگے اُنہون نے کہا کہ ہان ہم ایمان لاوینگے آپ نے اللہ جل جلالہ سے درخواست کی کہ یہ
بات ہوجائے یعنی چاند آپکے حکم سے شق ہوجائے سو چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور آپ نے پکار کے
اور ہر ایک کافر کا نام لیکر فرمایا کہ اے فلانے اے فلانے گواہ رہو سب لوگون نے اچھی طرح سے دیکھ
لیا اور دونون ٹکڑے اُتنے فرق سے ہوگئے تھے کہ جبل حرا اُن دونون کے درمیان مین نظر
پڑتا تھا کافرون نے کہا کہ یہ ان کا سحر ہے پھر ابوجہل نے کہا کہ سحر ہے تو تمہارے اوپر سحر ہوگا ۔ یہہ
بات تو نہین ہوسکتی کہ ساری زمین والون پر سحر ہو اور شہر والے لوگ جو تمہارے پاس آوین ۔
اُن سے تم حال پوچھو سو اُور آفاق کے آنے والون سے پوچھا سبھون نے بیان کیا کہ ہم نے بھی

چاند کا شق ہونا دیکھا ف بیدینوں نے اس معجزے پر دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ آسمان اور ستارون
مین خرق والتیام محال ہے پھر چاند کیسے پھٹ گیا اور دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو اور اقالیم کے لوگ
بھی دیکھتے اور اپنی تواریخ مین نقل کرتے۔ سو یہ دونون اعتراض بیہودہ ہین۔ اعتراض اول کا یہ جواب ہے
کہ موافق مذہب اہل اسلام کے آسمان اور ستارون مین خرق اور التیام ہرگز محال نہین قیامت مین آسمان
اور ستارے سب پاش پاش ہو جائینگے چنانچہ نصوص قطعیہ آیات قرآنی واحادیث نبوی اس باب مین بشمار
وارد ہین اور موافق قواعد حکمت کے بھی یہ بات باطل ہے حکماے انگلستان نے جو فیثاغورس کی ہیئت
کی بکمال تشریح اور ترویج کی ہے صاف ثابت کیا ہے کہ سب ستارے کثیف مثل زمین کے ہین اور سب قابل
کون و فساد اور خرق والتیام کے ہین اور حکماے مشائین نے جنکا مذہب امتناع خرق والتیام فلکیات
ہے کوئی دلیل اس بات پر قائم نہین کی کہ سب افلاک اور کواکب مین خرق والتیام نہین ہو سکتا۔ بلکہ
صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق والتیام پر دلیل کہ اُنکے اصول بے سروپا پر مبنی ہے قائم کی ہے
چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایت الحکمۃ مین دو جگہ یہ بات ذکر کی ہے پس چاند کا امتناع خرق
موافق مذہب مشائین کے بھی ثابت نہین اور دوسرے اعتراض کا یہ جواب ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ
اور اقالیم والون نے نہین دیکھا اور نقل نہین کیا زمانہ وقوع مین کافران قریش نے اور اہل اقالیم سے
جو حال شق القمر کا دریافت کیا تو بہتون نے مشاہدہ اسکا بیان کیا چنانچہ کتب معتبرہ حدیث مین مذکور
ہے اور تاریخ فرشتہ مین ہے کہ ملیبار کے ایک راجہ نے مسلمانون کی زبانی قصہ شق القمر کا سنا اور
اپنے برہمنون سے اُن سالون کے حالات مین کہ جو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اس قصے کی
تلاش کرایا سو برہمنون نے کتابون مین دیکھ کر اُسکی تصدیق کی اور وہ راجہ مسلمان ہو گیا اور سوانح
الحرمین مین لکھا ہے کہ شہر دھار کہ متصل دریاے چنبل صوبہ مالوہ مین واقع ہے وہان کا راجا اپنے محل
کی چھت پر بیٹھا تھا یکبارگی اُسنے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اُسنے اپنے ہان کے پنڈتون
سے استفسار کیا اُنہون نے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہے کہ ایک پیغمبر عرب مین پیدا ہونگے
اُن کے ساتھ یہ معجزہ شق القمر ظاہر ہوگا چنانچہ راجہ نے ایک ایلچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور
مین بھیجا اور ایمان لایا اور آپ نے اُس کا نام عبداللہ رکھا اور قبر اُس راجہ کی اُس شہر کے باہر اب تک
زیارتگاہ ہے فقط اور مولانا نصیح الدین صاحب نے اپنے رسالہ شق القمر مین بھی اس قصے مین کتب تاریخ

فضلی سے نقل کیا ہے اور نام اُس راجہ کا راجہ بھوج لکھا ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ معجزہ بوقت
شب بہت رات گئی واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک ٹھہرا تھا یہان تک کہ حاضرین نے اُسے بخوبی وجہ
مشاہدہ کرلیا کچھ پہر دو پہر نہین ٹھہرا تھا اور عادت لوگون کی رات مین یہ ہے کہ سقف مکان مین بیٹھتے
ہین اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہین ہوتی اور مانند خسوف اور کسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار
بھی نہ تھا کہ لوگ خیال رکھتے اور چاند کو دیکھا کرتے اور بہت سی جگہ پر چاند اُسوقت تک موافق قاعدہ ہیئت
کے نکلا بھی نہ ہوگا یعنی اُسوقت وہان دن ہوگا اور بہت شہرون مین اُسوقت چاند ابر مین اور برف مین
چھپا ہوگا پس اکثر اہل اقالیم کا اس معجزے کو نہ دیکھنا اور اپنی کتابون مین نقل نہ کرنا موجب تکذیب اس
معجزے کا نہین ہوسکتا ۔ توریت مین لکھا ہے کہ یوشع علیہ السلام کے لیئے آفتاب ٹھہر گیا اس قصے
کو بھی کسی اہل تواریخ نے نقل نہین کیا حالانکہ وہ معاملہ دن کا تھا پس جس طرح اُسکے نقل نہ کرنے سے
اُسکی تکذیب لازم نہین آتی اسی طرح معجزۂ شق القمر کو اگر اور اہل تواریخ نے نقل نہین کیا تو اس سے
تکذیب اس معجزے کی لازم نہین آتی بلکہ اسمین عدم لزوم تکذیب کا سبب ہونے معاملۂ شب کے بطریق
اولی ہے **ف** مولانا رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ ہے دفع اعتراضات معجزۂ شق القمر مین اوسمین
بہت شرح وبسط سے شبہات منکرین کو دفع کیا ہے اور ہمنے جسقدر بیان کیا یہ بھی کافی ہے **ف** یہ جو
مشہور ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان مین گھسکر آستین
مین ہوکے نکل گیا یہ محض بے اصل ہے اکابر محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہین
صحیح اوسیقدر ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور دونون ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہوگئے کہ اُنکے
درمیان مین جبل حرا نظر آتا تھا ۔

معجزۂ ۱۸۳ امام طحاوی اور طبرانی نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موضع صہبا مین کہ ایک موضع کا نام ہے متصل خیبر کے تشریف رکھتے تھے
اور آپ پر وحی نازل ہوئی اور سر مبارک حضرت علی کے زانو پر تھا اور آپ سو گئے اور حضرت علی نے
عصر کی نماز نہین پڑھی تھی یہان تک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ بیدار ہوئے آپنے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ تمنے نماز پڑھ لی اُنھون نے عرض کیا کہ نہین آپ نے جناب الہی مین
دعا کی کہ الٰہی یہ علی تیری طاعت مین اور تیرے رسول کی طاعت مین مشغول تھے آفتاب کو پھیر لا سو

اسماء کہتی ہین کہ مینے دیکھا تھا کہ آفتاب غروب ہوگیا پھر مینے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا یہان تک دھوپ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی **ف** حدیث ردالشمس کو اگرچہ ابن جوزی نے موضوعات مین لکھا ہے مگر محققین محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ابن جوزی کا اعتراض اسپر غلط ہے امام جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ اس حدیث کے بیان مین تصنیف کیا ہے اُس کا نام ہے کشف اللبس فی حدیث ردالشمس اور طرق اس حدیث کے باسانید کثیرہ بیان کئے ہین اور اس حدیث کی صحت کو بدلائل قویہ ثابت کیا ہے +

معجزہ ۱۴۹ بیہقی نے فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے کہ مین بوقت ولادت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر تھی سو جب آپ پیدا ہوئے مینے دیکھا کہ سارا گھر نور سے بھر گیا اور مینے دیکھا کہ ستارے قریب ہوگئے تھے اور لٹک آئے تھے یہان تک کہ مینے گمان کیا کہ اب یہ گر پڑینگے +

معجزہ ۱۵۰ بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر نے عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ مین نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث میرے اسلام لانے کا ایک علامت آپ کی نبوت کی ہوئی کہ مینے آپ کو مہد مین یعنی ہنڈولے مین دیکھا کہ آپ چاند کیطرف اپنی انگلی سے اشارہ کرتے تھے سو جدھر آپ اشارہ کرتے تھے اُدھر ہی چاند جھک جاتا تھا آپ نے فرمایا کہ مین اُس سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھ سے باتین کرتا تھا اور وہ مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور مین اُسکے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے تلے سجدے کے واسطے گرتا تھا **ف** صابونی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے باب معجزات مین +

باب چھٹا بیان معجزات عالم بساط یعنی آب و آتش و باد و خاک مین

اس باب مین چار فصلین ہین **فصل اول** معجزات متعلقہ بعنصر خاک **فصل دوم** معجزات متعلقہ بآب **فصل سوم** معجزات متعلقہ بآتش **فصل چہارم** معجزات متعلقہ بہوا

فصل اول معجزات متعلقہ بعنصر خاک

معجزات
معجزہ ۱۸۶ صحیحین مین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا پیچھا کیا سُراقہ بن مالک
نے سو مینے اُسے دیکھ کر کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین ایک شخص نے آلیا آپ نے فرمایا
لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنے غم مت کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر آپ نے سُراقہ کے لیے بدُعا کی
سو اُس کا گھوڑا پیٹ تک سخت زمین مین گھُس گیا اور اُسنے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونون
صاحبون نے میرے لئے بددعا کی اب دعا کرو کہ مین نجات پاؤن اور مین قسم کھاتا ہون کہ تمھارے
طلب کرنے والون کو پھیر دون گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی نجات کے لئے دُعا کی
سو اُسنے نجات پائی اور پھر گیا اور جو کوئی اُسے ملتا تھا پھیر دیتا تھا اور کہدیتا تھا کہ ادھر کوئی نہین ہے
انتہی ف یہ معجزہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل اُس معجزے حضرت موسیٰ کے ہے کہ
ساتھ قارون کے واقع ہوا تھا کہ زمین نے باطاعت موسیٰ قارون کو خسف کرلیا اور قصہ اُسکا بیضاوی
وغیرہ کتب تفسیر مین اسطرح پر لکھا ہے کہ قارون اکثر حضرت موسیٰ کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ ع
بسبب قرابت اُسکی کہ چچازاد بھائی آپ کا تھا درگذر کرتے تھے یہان تک کہ حکم زکوٰۃ نازل ہوا
اور حضرت موسیٰ نے اُس سے کہا کہ تو ہزار درم مین سے ایک ہی درم ادا کر اُسنے جو حساب کیا تو اُسکے
بہت روپے ہوئے پس اُسنے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو مجمع بنی اسرائیل مین کچھ تہمت لگائیے تاکہ وہ
بے اعتقاد ہوجاوین اور ایک فاحشہ عورت کو بہت سا مال دیا کہ وہ حضرت موسیٰ کو تہمت لگادے
عید کے دن حضرت موسی نبینا علیہ السلام خطبے مین وعظ بیان فرماتے تھے سو آپ نے کہا کہ جو کوئی
چوری کرے اُسکے ہاتھ ہم کاٹ ڈالینگے اور جو کوئی زنا کرے اور نکاح اُسکا نہوا ہو اُسکے دُرّے
لگاوینگے اور جو کوئی زنا کرے اور اُسکا نکاح ہوا ہو تو اُسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے کہا جو تُمنے
ہی ایسی حرکت کی ہو۔ آپ نے فرمایا جو مینے ایسی حرکت کی ہو تو مجھ پر بھی ایسی ہی سزا لازم ہے قارون نے
کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہین کہ تمنے فلانی عورت سے زنا کیا۔ حضرت موسی علیہ السلام نے اُس عورت کو
بُلوایا اور خدا کی قسم دیکر کہا کہ تو سچ کہہ اوسنے کہا کہ قارون نے مجھے مال دیا ہے کہ مین آپکو تہمت لگاؤن
تب حضرت موسی علیہ السلام نے جناب الٰہی مین سجدہ کرکے قارون کی شکایت کی اللہ جل جلالہٗ نے
وحی بھیجی کہ زمین کو ہمنے تمہارا تابع کیا ہے جو چاہو سو اُسے حکم دو حضرت موسی نبینا علیہ السلام نے فرمایا
یَا اَرْضُ خُذِیْهِ یعنے اے زمین پکڑ اسے زمین نے گھٹنون تک اُسے نگل لیا پھر آپ نے فرمایا

کہ ڈھنسیو پھر زمین اُسے کمر تک نگل گئی پھر آپ نے فرمایا کہ ڈھنسیو اور زمین نے گردن تک قارون کو نگل لیا
پھر کہا ڈھنسیو زمین نے بالکل قارون کو دھنسا لیا اور جب سے زمین نے قارون کو دھنسانا شروع کیا
وہ بکمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰ سے کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ نے اسپر کچھ رحم نہ کیا اسی جہت سے وحی
الٰہی نازل ہوئی کہ اے موسیٰ تم سے قارون نے اتنی زاری اور عاجزی کی اگر میری جناب مین ایکبار
بھی دعا کرتا تو مین قبول کر لیتا پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ نے قارون کو اسواسطے ہلاک کیا کہ اُسکا مال
آپ لے لیوین پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی جناب الٰہی مین اور قارون کا گھر اور مال بھی
خسف ہو گیا انتہی ف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معجزہ مذکور الصدر مثل معجزۂ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے ظاہر ہوا اُسمین ایک طرح کی آپ کی فضیلت حضرت موسیٰ پر واضح ہوتی ہے
اور ظہور شان رحمت اُس سے عیان ہے کہ سراقہ نے جب آپ کی خدمت مین تضرع و زاری کی تو آپ نے
اُسے نجات دی بلکہ واسطے دوام کے نامۂ امان اُسے لکھدیا تھا چنانچہ صحیح بخاری کی ایک روایت مین ہے اور
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تضرع و زاری قارون پر کچھ التفات نہ کیا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی
نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَارْحَمْنَا بِرَکَتِہٖ ۰

معجزہ ۱۸ قال اللہ تعالیٰ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یعنے نہین پھینک ماری
تمنے اے محمد جبکہ پھینک ماری ایک مٹھی خاک اور کنکریان بجانب لشکر کفار کہ وہ خاک سب کی
آنکھون مین پہونچی اور اُسکے پھینک مارتے ہی صورت شکست کافرون پر نمودار ہوئی مگر اللہ نے
پھینک ماری تھی یعنے یہ اثر نمایان تمہاری اُس مشت خاک سے بسبب ہماری تائید کے ہوا انتہی
اور یہ معجزہ غزوۂ بدر مین واقع ہوا چنانچہ بیہقی اور ابن جریر اور ابن منذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر مین اللہ تعالیٰ کی جناب مین
عرض معروض کر رہے تھے اور کہتے تھے کہ اے رب اگر اس جماعت مسلمانون کو تو ہلاک کر ڈالیگا
تو پھر وہ زمین پر کوئی تیرا عبادت کرنے والا نہ رہیگا سو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ
ایک مٹھی خاک لو آپ نے ایک مٹھی خاک کافرون کے مونہہ پر پھینک ماری سو ہر کافر کی آنکھون
مین اور مونہہ اور نتھنون مین پہونچی سو اُنہون نے پشت دی اور بھاگے اور آپنے اپنے اصحاب کو
حملے کا حکم دیا اور کفار کو سوائے ہزیمت کے اور کچھ نہ سوجھا سو اللہ تعالے نے قتل کئے سرداران

قریش میں سے جسقدر قتل کیے اور اسیر کیے جتنے اسیر کیے اور اسی قصے میں وتری یہ آیت فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم وما رمیت اذ رمیت الآیۃ انتہی - اور طبرانی اور ابو الشیخ اور ابن ابی حاتم اور ابونعیم نے بھی کنکریان پھینک مارنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غزوہ بدر میں اور شکست پڑنا کافرون پر بسبب اُسکے روایت کیا ہے - اور غزوہ حنین میں بھی یہ معجزہ واقع ہوا چنانچہ صحیح مسلم میں حضرت عباس سے روایت ہے کہ جنگ حنین میں جب لڑائی گرم ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کنکریان لیکر کافرون کے مونھون پر پھینک مارین اور فرمایا بھاگ گئے قسم ہے رب محمد کی سو قسم خدا کی کنکریان پھینکتے ہی تیزان کی کُند ہو گئی اور صورت شکست اُن پر منوہ ہوئی اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مُٹھی بھر خاک اُن کے مونہہ کیطرف پھینکی اور فرمایا بُرے ہوئے مونہہ اور اُن سب دشمنون کی آنکھون میں خاک اُس مٹھی بھر خاک سے بھر گئی کہ وہ سب آنکھیں ملتے ہوئے بھاگ گئے ✦

معجزہ ۱۸۸ صحیحین میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں لکھا کرتا تھا سو وہ مرتد ہو کے مشرکین میں جا ملا - آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے حق میں فرمایا کہ زمین اُسے قبول نکرے گی حضرت انس کہتے ہیں کہ ابو طلحہ نے مجھ سے کہا کہ میں اُس زمین پر پہنچا جہان وہ شخص مرا تھا سو مینے اُسے قبر سے باہر پڑا ہوا پایا مینے لوگون سے پوچھا کہ یہ مُردہ قبر سے باہر کیون پڑا ہے لوگون نے کہا کہ ہمنے اِسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اِسے قبول نکیا ہر بار اِسے نکالکر پھینکدیتی ہے ✦

معجزہ ۱۸۹ بیہقی نے اُسامہ بن زید سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹھی بات بنا کر میری طرف سے کہہ دیوے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ٹھہرا لے اور آپ نے ایک شخص کو بھیجا تھا اُسنے جھوٹھی باتیں آپکی طرف سے کہیں آپ نے اُسپر بددعا کی پھر لوگون نے بعد موت اُسکے دیکھا کہ پیٹ اُسکا پھٹ گیا اور زمین نے اُسے قبول نہ کیا یعنی زمین میں اُسے دفن کیا تھا سو زمین نے اُسے نکالکر پھینک دیا ✦

معجزہ ۱۹۰ بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے مُحلّم بن جثّامہ کے حق میں بددعا کی سو جب وہ مرا زمین نے اُسے قبول نکیا

کئی بار اُسے دفن کیا زمین نے اُسے نکال کر پھینک دیا یہاں تک کہ دو کراروں کے درمیان اُسے ڈال دیا اور اُسپر پتھر چُن دیئے **ف** محلم بن جثامہ کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر مین بھیجا تھا اِضم کیطرف سو عامر بن اضبط نے آکر اُس لشکر سے ملاقات کی اور اُسنے سلام علیک کی محلم نے بڑھ کر اُسے قتل کیا اور اُس کا اسباب لیلیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہونچی تب آپ نے تین بار یہ فرمایا اَللّٰھُمَّ لَا تَغْفِرْ لِمُحَلِّمٍ یا اللہ تو محلم کو مت بخش پھر محلم مر گیا اور زمین نے اُسے قبول نکیا اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی خبر پہونچی آپ نے فرمایا کہ زمین نے تو محلم سے بتر آدمیون کو قبول کر لیا ہے مگر خدائے تعالے کو منظور ہوا کہ تمہین عبرت ہو اسواسطے زمین محلم کو قبول نہین کرتی +

فصل دوم معجزات متعلقۂ آب

معجزہ ۱۹۱ صحیحین مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ مین لوگ پیاسے ہوئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا کہ اُس سے آپ نے وضو کیا سب لوگون نے آپ کے پاس آکر عرض کیا کہ ہمارے لشکر مین نہ پینے کے لئے پانی ہے نہ وضو کے لئے۔ مگر اُسی قدر کہ جو اِس لوٹے مین ہے پس آپ نے اپنے دستِ مبارک کو لوٹے مین رکھا۔ اور پانی آپ کی اُنگلیون مبارک سے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا سو ہم سب آدمیون نے پانی پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ تم سب کتنے آدمی تھے اُنہون نے کہا کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو کفایت کر جاتا ہم پندرہ سو آدمی تھے **ف** حضرت موسی علیہ السلام سے جو یہ معجزہ صادر ہوا تھا کہ اُن کے عصا مارنے سے پتھر مین سے چشمے جاری ہوئے تھے اُس کی بہ نسبت یہ معجزہ آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلے ہے کہ پتھر ایسی چیز ہے کہ اُس مین سے پانی نکلتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْھٰرُ یعنے بعضے پتھر ایسے ہین کہ اُن مین سے نہرین جاری ہوتی ہین وَاِنَّ مِنْھَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ یعنی اور بعضے پتھر پھٹ جاتے ہین اور اُن مین سے پانی نکلتا ہے بخلاف گوشت و پوست کے پس انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا بہت عجیب ہے +

معجزہ ۱۹۲ صحیح بخاری مین برا بن عازب رضؓ سے روایت ہے کہ ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ مین ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے حدیبیہ ایک کنوان ہے اسکا پانی سب لوگون نے کھینچ لیا اُس مین ایک قطرہ پانی باقی نرہا یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ کو پہونچی آپ اُس کنوئین پر تشریف لے گئے اور اُسکے کنارے پر بیٹھے اور ایک برتن مین پانی منگوا کر وضو کیا اور بعد اُسکے کلی کی اور دعا کی اور اُس پانیکو اُس کنوئے مین ڈالدیا اور فرمایا کہ ایک ساعت اِسے چھوڑ دو سو اُس کنوئے مین اتنا پانی ہوگیا کہ ساری لشکر کے آدمی اور جانور اُس سے سیراب ہو کر پیتے رہے کوچ کے دن تک **ف** پہلی حدیث مین حضرت جابرؓ نے حدیبیہ مین پندرہ سو آدمی کہے تھے اور اِس حدیث مین برا بن عازبؓ نے چودہ سو آدمی بیان کئے سو اُن دونون کے بیانون مین مخالفت نہین ہے آدمی چودہ سو سے زیادہ تھے اور پندرہ سو سے کم اس سبب سے حضرت جابر رضؓ نے پندرہ سو کہے اور حضرت برا رضؓ نے چودہ سو۔ دونون کا بیان بطور تخمین کا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین بیس دن رہے تھے ٭

معجزہ ۱۹۳ صحیحین مین عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر مین لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تشنگی کی شکایت کی اور آپ اوتر پڑے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک اور شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کرو وہ گئے اور انہین ایک عورت ملی کہ اُسکے پاس دو بڑی مشک پانی تھا سو اُسے مع پانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے آئے اور آپ نے ایک برتن منگوایا اور اُن دونون مشکون کے مونہہ کھولکر اُس برتن مین پانی ڈالا اور لوگون کو بلوایا کہ پانی پیو عمرانؓ کہتے ہین کہ ہم چالیس آدمیون نے کہ پیاسے تھے خوب سیراب ہوکے پانی پیا اور جتنی مشکین اور برتن ہمارے ساتھ تھے سب بھر لئے اور قسم خدا کی کہ اُس عورت کی وہ دونون مشکین ایسا معلوم ہوتا تھا کہ نسبت سابق کے اور بھی بھر گئین ٭

معجزہ ۱۹۴ صحیحین مین انسؓ سے روایت ہے کہ آپ زورا مین کہ ایک جگہ قریب مدینے کے ہے تشریف رکھتے تھے ایک برتن پانی کا آپ کے سامنے لائے آپ نے دست مبارک اُس برتن مین رکھدیا اور آپکی انگلیون مین سے پانی چشمے کے مانند نکلنے لگا اور سب لوگون نے وضو کرلیا۔ تین سو آدمی یا قریب تین سو آدمی کے تھے ٭

معجزہ ۱۹۵ صحیح بخاری مین عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ظہور معجزات کو

برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لئے سمجھتے ہو اور اُنھون نے کہا کہ ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک سفر مین تھے سو پانی کم رہ گیا آپ نے فرمایا کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ ایک برتن مین تھوڑا سا پانی لائے آپ نے دست مبارک اُس برتن مین ڈالا اور فرمایا۔ کہ لو پاک کرنیوالے مبارک اور اللہ کی برکت کو ابن مسعود رضہ کہتے ہین کہ بالتحقیق مینے دیکھا کہ پانی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون مین سے جوش مارتا تھا اور بتحقیق ہم سُنا کرتے تھے تسبیح طعام کی کھانے کے وقت **ف** اِس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ایک پانی کا آپ کی انگشتان مبارک سے نکلنا دوسرا صحابہ کا کھانیکی تسبیح سُننا ۔

معجزہ ۱۹۶ صحیح مسلم مین حضرت ابو قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر مین لوگون سے فرمایا کہ تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو اور کل تمھین پانی ملیگا انشاء اللہ تعالی سو لوگ چھٹے ہوئے چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات تک چلکر راہ سے علیحدہ ہوکر اتر پڑے اور استراحت فرمائی اور ارشاد کیا کہ نماز کا خیال رکھیو یعنی سب مت سو جائیو کہ نماز صبح کی جاتی رہے سو سب سو گئے اور سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاگے کہ انکی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی بعد اسکے آپ نے حکم دیا کہ سوار ہو اور چلو اور ہم سب سوار ہوکر چلے یہان تک کہ جب آفتاب بلند ہوا آپ اُترے اور ایک بڑا لوٹا میرے پاس تھا اور اُس مین تھوڑا سا پانی بھی تھا سو آپ نے منگوا کر اُس سے وضو فرمایا اور درمیانی وضو کیا یعنے پانی کم خرچ کیا تھوڑا سا پانی اُس لوٹے مین بچ رہا آپ نے مجھ سے ارشاد کیا کہ اِس پانی کو احتیاط سے رکھو اِسکا ایک حال ہوگا بعد اُسکے بلال رضہ نے اذان کہی اور آنحضرت صلعم نے دو رکعتین سنت کی پڑھکر قضائے فجر پڑھی یعنی بجماعت اور آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ اسوار ہوئے جب دن زیادہ چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگون نے کہا کہ ہم پیاس کے مارے مرے جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت اور وہ لوٹا منگوایا اور پانی اُس لوٹے سے ڈالنا شروع کیا اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پلانا شروع کیا سب لوگ ہجوم کر آئے اور ایک دوسرے پر گرنے لگے آپ نے فرمایا کہ گھبراؤ مت تم سب سیراب ہو جاؤ گے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور مین پانی پلاتا جاتا تھا یہان تک کہ سب لوگون نے

پیا اور سیراب ہوگئے اور سوا میرے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی باقی نہ رہا آپ نے میرے لئے پانی ڈالا اور فرمایا کہ پیو مینے کہا کہ آپ پہلے پئین جب مین پیون گا آپ نے فرمایا کہ ساقی کو سب سے پیچھے پینا چاہئے سو مینے پیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور سارے لشکر کے آدمیون نے خوب سیراب ہو کر پیا +

معجزہ ۱۹۷ بیہقی اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر جہاد مین لوگون کو پیاس کی تکلیف پہونچی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ جناب الٰہی مین واسطے پانی کے دعا فرمائین آپ نے دعا کی اُسیوقت ایک ابر آیا اور اتنا برسا کہ لوگون کی حاجت پوری ہوگئی **ف** بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ غزوۂ بدر مین واقع ہوا اور سورۂ انفال مین آیہ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ اسی کی طرف اشارہ ہے +

معجزہ ۱۹۸ بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا بچا ہوا پانی قبا کے کنوئے مین ڈال دیا سو اُس کنوے مین اِس کثرت سے پانی ہوگیا کہ کبھی کم نہوا +

معجزہ ۱۹۹ ابو نعیم نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آب دہن مبارک انسؓ بن مالک کے گھر کے کنوئے مین ڈالا اُس کنوے کا پانی ایسا میٹھا ہوگیا۔ کہ سارے مدینے مین اُسکے برابر میٹھا پانی نہ تھا +

معجزہ ۲۰۰ ابن ماجہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہِ زمزم سے لائے آپ نے اُسمین کُلی ڈال دی کہ اُسیوقت اُس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی +

معجزہ ۲۰۱ ابن سعد نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو توشۂ راہ کے لئے ایک مشک پانی مونہہ بند کر کے دی اور دعا کی جب نماز کا وقت ہوا اور وہ اصحاب نماز کے لئے اوترے دیکھا کہ اُس مشک مین دودھ تھا اور اُسکے مونہہ مین مکھن تھا +

معجزہ ۲۰۲ امام مستغفری علیہ الرحمہ نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہان کے لوگون نے حضرت عمرو بن العاص رضؓ سے کہ وہان کے حاکم تھے کہا کہ اے امیر اس رود نیل کی یہ عادت ہے کہ جب اس مہینے کی بارہوین تاریخ ہوتی ہے ہم ایک لوگ ایک لڑکی کنواری اُسکے ماباپ کو راضی کرکے لیتے ہین اور اُسکو اچھے اچھے کپڑے اور زیور پہنا کے رود نیل مین ڈال دیتے ہین تب یہ جاری ہوتا ہے اور بغیر اس بات کے ہرگز جاری نہین ہوتا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ بات اسلام مین کبھی نہ ہونے پاویگی اور اسلام اگلی سب بری رسمون کو دفع کردیتا ہے تین مہینے تک رود نیل مطلق جاری نہ ہوا اور چونکہ مدار زراعت مصر کے لوگون کا اُسکے جاری ہونے پر تھا اہل مصر نے ارادہ کیا کہ وہ ملک چھوڑکر کہین اور چلے جائین عمرو بن العاص رضؓ نے یہ سب حال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب مین لکھا کہ تم نے بہت مناسب کیا کہ اُس رسم کے موافق عمل نکیا اور واقعی اسلام پچھلی رسوم قبیحہ کو کھو دیتا ہے اور اُس خط مین ایک رقعہ ملفوف کردیا اور لکھا کہ تم اس رقعہ کو رود نیل مین ڈال دیجیو جب خط عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچا اُنہون نے رقعہ کو کھولا اور دیکھا اُس مین یہ مضمون لکھا تھا کہ یہ رقعہ ہے از جانب بندہ خدا عمر امیر مسلمانون کے بجانب نیل مصر کے بعد ازین یہ بات ہے کہ اے رود نیل مصر اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہے تو جاری مت ہو اور اگر حکم خدائے واحد قہار سے جاری ہوتا ہے تو ہم اُسی واحد قہار سے دعا مانگتے ہین۔ کہ تجھے جاری کرے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اُس رقعے کو رود نیل مین ڈال دیا اور اُسی رات مین رود نیل جاری ہوگیا اور سولہ گز پانی ایک رات مین زیادہ ہوگیا اور تب سے وہ رسم بد مصر کی موقوف ہوگئی ؀

فصل سوم معجزات متعلقہ بآتش

معجزہ ۲۰۳ صحیحین مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ ایام غزوہ خندق مین ہم خندق کھود رہے تھے ایک پتھر سخت اُس خندق مین نکلا کہ وہ ٹوٹ نہ سکا لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین عرض کیا کہ خندق مین ایک ایسا پتھر سخت آگیا ہے کہ ٹوٹ نہین سکتا آپ نے فرمایا کہ مین اُترونگا اور آپ اُٹھے اور آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک

کے پتھر بندھے ہوئے تھے اور تین دن گذرے تھے کہ ہم لوگون نے کچھ چکھا نہ تھا آپ نے کدال اپنے ہاتھ مین لیا اور اُس پتھر پر مارا وہ پتھر مثل تودہ ریگ نرم ہوکر پاش پاش ہوگیا بعد اُسکے مین اپنے گھر مین آیا اور اپنی زوجہ سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانیکو ہے مینے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک مین دیکھا اُنہون نے ایک صاع جَو نکالے اور ہمارے گھر ایک بکری کا بچہ تھا اُسکو مینے ذبح کیا اور میری زوجہ نے جَو کا آٹا پیسا اور گوشت ہانڈی مین چڑہایا اور مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آکر چپکے سے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمنے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جَو کا آٹا تیار کیا ہے سو آپ مع چند آدمیون کے تشریف لے چلئے آپ نے چلا کر فرمایا کہ اے اہل خندق جابر نے تمہاری دعوت کی ہے تم جلدی چلو بعد اُسکے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ہانڈی کو مت اوتاریو اور آٹے کو مت پکائیو جب تک مین نہ آؤن بعد اُسکے آپ تشریف لائے اور آب دہن مبارک گوندھے ہوئے آٹے مین اور ہانڈی مین ڈالا اور دعائے برکت کی اور آپ نے فرمایا کہ ایک پکانے والی اور بلالو اور پیالے نکال نکال کے ہانڈی مین سے دو اُسے چولھے پر سے اوتارو نہین - جابر رض کہتے ہین ہزار آدمی تھے قسم ہے خدا کی سبھون نے کھایا اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش مین رہی اور آٹا اوتنا ہی رہا جتنا پہلے تھا انتہی **ف** اس حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو معجزے مذکور ہوئے ایک عالم جماد مین کہ پتھر سخت آپ کے تبر مارنے سے مثل تودہ ریگ ہوگیا دوسرا برکت طعام کا کہ ہزار آدمیون نے پونے تین سیر جَو کی روٹیان اور ایک بزغالہ کی گوشت سے سیر ہوکر کھالیا اور وہ کھانا اوتنا ہی باقی رہا اور اُس مین تصرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم آتش مین بھی ثابت ہوا - آگ ہانڈی کے شوربے اور گوشت کو جلا نہ سکی اور کم نہ کر سکی ؂

معجزہ ۲۰۴ قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکھا ہے کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھرون کو جلا دیتی تھی اور گلا دیتی تھی سو وہ ایک پتھر پر پہونچی کہ آدھا داخل حرم تھا اور آدھا خارج جسقدر پتھر خارج حرم تھا اُسکو جلا دیا اور جو ہین نصف داخل پر پہونچی بجھ گئی اور قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ ایک مرحلے پر مدینہ طیبہ سے ظاہر ہوئی تھی اور حالانکہ شدید ایک

موج مارتی تھی اور ملک یمن کے ایک قریہ پر جا پہونچی سو اُسے جلا دیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اُس آگ مین سے نسیم بارد ہی آتی تھی ف مفصل قصہ اس آگ کا معجزات عالم معانی مین مذکور ہو چکا ہے ف نسیم الریاض مین ہے کہ عدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس چودہ بال موے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سے تھے اُنہون نے ایک امیر حلب کے پاس کہ علویون سے محبت رکھتا تھا اور مروت رکھتا تھا اُن بالون کو بطور ہدیہ کے گذرانا اوسنے اُن کی بہت تعظیم کی اور بعد شکرگذاری کی بعد ایک مدت کے پھر علوی اُس امیر پاس گئے اوسنے موہنہ ترش کرلیا اور اُن کی طرف کچھ التفات نہ کیا اُنہون نے سبب پوچھا اُسنے کہا مینے سُنا ہے کہ جو بال تم لائے تھے اُن کی کچھ اصل نہین ہے اُنہون نے کہا کہ اُن بالون کو منگوائیے جب وہ بال آئے اُنہون نے آگ منگوائی اور چند بال دہکتی ہوئی آگ مین ڈالدیے سو نہ جلے بلکہ اور اچھے ہوگئے تب اُس امیر نے اُن علوی کے قدم چومے اور بہت تعظیم کی اور بہت کچھ اُنکی نذر کیا ف ایک معجزہ متعلق بعالم آتش مثنوی مولینا روم مین مرقوم ہے یہان بعینہ اشعار متبرک اُن کے نقل کیے جاتے ہین ❁

ابیات

از انس فرزند مالک آمدست — کہ بمہمانی او شخصے شدست
او حکایت کرد کز بعد طعام — دید انس دستار خوان را زرد فام
چرکن وآلودہ گفت اے خادمہ — اندر افگن در تنورش یکدمہ
در تنور پر ز آتش درفگند — آن زمان دستار خوان را ہوشمند
جملہ مہمانان دران حیران شدند — انتظار دود کاندر وے بُودند
بعد یکساعت برآورد از تنور — پاک و اسفید و ازان اوساخ دور
قوم گفتند اے صحابی عزیز — چون نسوزید و منقے گشت نیز
گفت زانکہ مصطفے دست و دہان — بس بمالید اندرین دستار خوان
اے دل ترسندہ از نار و عذاب — با چنان دست و لبے کن اقتراب
چون جمادی را چنین تشریف داد — جان عاشق را چہا خواہد کشاد

فصل چہارم معجزات متعلقہ بہوا

معجزہ ۲۰۵ صحیحین مین انس سے روایت ہے کہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایکبار قحط ہوا سو ایکبار آپ خطبہ جمعے کا فرماتے تھے ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مال ہلاک ہوگیا اور عیال بھوکون مرتے ہین آپ مینہہ کے واسطے دعا کیجیے آپ نے دونون ہاتھ اٹھائے اور اُسوقت آسمان پر کوئی ٹکڑا بھی ابر کا نہ تھا قسم خدا کی ہنوز آپ ہاتھ رکھنے نہین پائے تھے کہ ابر مانند پہاڑون کے ہر طرف سے گھر آیا آپ منبر سے اُترنے نہین پائے تھے کہ ریش مبارک سے قطرات مینہہ کے گرنے لگے سو اُس دن سے دوسرے جمعے تک مینہہ برسا پھر جمعے کے دن اُسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گیا آپ دعا فرمائیے کہ مینہہ تھم جاوے آپ نے دونون ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ یا اللہ گرد ہمارے برسے اور ہم پر نہ برسے اور جدھر ابر کیطرف آپ نے اشارہ کیا وہین کھل گیا سو مدینے پر تو بالکل پانی کا برسنا موقوف ہوگیا اور گرد مدینے کے برستا رہا اطراف سے جو لوگ آتے تھے کثرت مینہہ کی بیان کرتے تھے **ف** اس حدیث مین دو معجزے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکور ہوے ایک عالم آب مین کہ آپ کی دعا سے پانی برسا دوسرے عالم ہوا اور کائنات الجو مین کہ جدھر آپ نے اشارہ کیا اُدھر ابر ہٹ گیا اور اسی مناسبت سے معجزہ اس فصل مین لکھا گیا ✤

معجزہ ۲۰۶ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا اے ایمان والو یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر کیا جب آئین تم پر فوجین یعنی قریش اور غطفان اور یہود قریظہ اور بنی النضیر اور بارہ ہزار آدمی تم پر چڑھ آئے تھے سو بھیجی ہمنے اُنپر ہوا پُروائی ٹھنڈی کہ خوب کڑاکے کا جاڑا پڑا اور ہوا نے اُن کو نہایت عاجز اور تنگ کیا غبار بیشمار اُن کے موہنون پر ڈالا اور آگ اُن کی بجھادی اور ہانڈیان اُن کی اُلٹ دین اور میخین اُن کی اُکھاڑ دین کہ خیمے اُن کے گر پڑے اور گھوڑے اُن کے کھلکر آپس مین لڑنے لگے اور بھی بھیجے ہمنے اُن پر ایسے لشکر کہ اُن کو تمنے نہین دیکھا یعنی فرشتون کو کہ اُنھون نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا اور ایسی دہشت اُن کے دلون مین ڈالی کہ وہان سے بھاگ گئے اور ہے اللہ تمہارے کامون کو دیکھتا **ف** یہ معجزہ غزوہ احزاب مین واقع ہوا کہ اُسے غزوہ خندق بھی کہتے ہین کا فران قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم

لیکر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے آپ نے بصلاح سلمان فارسی گرد مدینے کے خندق کھودی تھی اور قریب ایک مہینے کے لشکر کفار وہان ٹھہر رہا اور تیر اور پتھر سے لڑتے رہے خدائے تعالےٰ نے پروائی ہوا ایسی سخت بھیجی کہ وہ سب کمال تکلیف و حیرانی سے پریشان ہوکر بھاگ گئے طلیحہ بن خویلد اسدی نے ہوا کے صدمات کو دیکھ کر کہا کہ محمدؐ نے تم پر جادو کیا ہے ٹھہرنا یہان صلاح نہین یہان سے جلدی بھاگ چلو صحیح بخاری مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ یعنے میری مدد ہوئی پروائی ہوا سے کہ اُسنے کافرون کو غزوہ احزاب مین بھگا دیا اور ہلاک کی گئی قوم عاد پچھوا ہوا سے یعنی یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل معجزہ ہود کے ہوا جس طرح اللہ تعالیٰ نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کر دیا اسی طرح آپ کے مخالفین کو ہوا سے پریشان کر دیا ؂

معجزہ ۲۰۷ بیہقی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا تھا اور اُسکے اوپر ایک شخص ساریہ نام امیر کیا تھا۔ ایکبار حضرت عمرؓ خطبے مین چلانے لگے کہ اے ساریہ پہاڑ کو لے بعد اُسکے ایک آدمی اُس لشکر مین سے آیا اور اُسنے کہا کہ یا امیر المومنین ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمین بھگا دیا یکبارگی ہمنے ایک چلانیوالے کی آواز سنی کہ کہتا تھا اے ساریہ پہاڑ کو لے ہم سب نے پشت اپنی پہاڑ کی طرف کر کے لڑائی کی خدائے تعالیٰ نے دشمنون کو شکست دی ف یہ کرامت ہوئی حضرت عمرؓ کی کہ لشکر کا حال اُسوقت اُنپر منکشف ہوا اور اُن کی آواز کو ہوا نے لشکر تک پہنچا دیا۔ چونکہ کرامت ولی کی معجزہ نبی کا ہوتا ہے اور یہ کرامت کتب احادیث مین مذکور ہے لہذا معجزات مین لکھی گئی ؂

باب ساتوان بیان معجزات عالم جمادات مین

معجزہ ۲۰۸ ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے مین تھا سو آپ بعض اطراف مکے کی طرف نکلے اور مین بھی آپکے ساتھ تھا سو جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ کہتا تھا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ف یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم جمادات مین اور بھی عالم نباتات مین ہوا کہ پہاڑون نے اور درختون نے

آپ کو سلام کیا ✦

معجزہ ۲۰۹ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین ابوذر رضہ سے روایت کی ہے کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوقات خلوت کے خیال کرکے جا پہنچا تھا ایک دن آپکو اکیلا پایا مینے خلوت کو غنیمت جان کے آپ کے حضور مین جا بیٹھا پھر ابوبکر صدیق رضہ آئے اور سلام کرکے آپ کے داہنی طرف بیٹھ گئے بعد اُسکے حضرت عمر رضہ آئے اور سلام کرکے حضرت ابوبکر رضہ کے داہنی طرف بیٹھ گئے پھر حضرت عثمان آئے اور سلام کرکے حضرت عمر رضہ کے داہنی طرف بیٹھ گئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریان تھین آپ نے اُٹھا کر کف مبارک مین رکھین وے کنکریان تسبیح خدا کی کرنے لگین اور اُن کی آواز ہمون نے سُنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہے پھر اُن کنکریون کو آپ نے رکھدیا وہ چُپ ہوگئین بعد اُسکے اُٹھا کر حضرت ابوبکر رضہ کی ہتھیلی پر رکھدین پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اُن کی آواز مثل شہد کی مکھی کے سُنی گئی بعد اُسکے حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے رکھدین وہ چُپ ہورہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو لیکے حضرت عمر رضہ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین ایسی آواز سُنی گئی گویا شہد کی مکھی بولتی ہے پھر حضرت عمر رضہ نے اُنہین رکھدیا اور وہ کنکریان چُپ ہورہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہین اُٹھا کر حضرت عثمان رضہ کے ہاتھ پر رکھا پھر وہ تسبیح کرنے لگین اور اُن کی آواز مثل آواز مکھی شہد کے سُنی گئی پھر حضرت عثمان نے اُنہین رکھدیا اور وہ چُپ ہورہین پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خلافت نبوت کی ہے انتہی - حافظ ابوالقاسم نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ مین انس رضہ سے روایت کی ہے اور اتنا اور زیادہ لکھا ہے کہ پھر اُن کنکریون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین مین سے ہر ایک کے ہاتھ مین رکھا کسی کے ہاتھ مین اُنہون نے تسبیح نہ کی ✦ بعضے شارحان حدیث نے لکھا ہے کہ اُسوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ حاضر نہ تھے ورنہ کنکریان اُنکے ہاتھ مین بھی تسبیح کرتین اسواسطے کہ وہ بھی خلیفہ تھے ✦

معجزہ ۲۱۰ مسلم نے جابر بن سمرہ رضہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین اُس پتھر کو پہچانتا ہون جو مکے مین مجکو سلام کیا کرتا تھا انتہی - بیہقی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ ایک اور پتھر ہے کہ اب تک مکے مین موجود ہے اُس کوچے مین جس کو زقاق المرفق کہتے ہین اور اُس مین اثر ہے مرفق شریف کا اور لوگ اُسکی زیارت

کیا کرتے ہین - ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ بات مکے مین قدیم سے بزرگون سے متوارث ہے +

معجزہ ۲۱۱ بیہقی نے ابو اُسید ساعدی سے روایت کی ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے کہا کہ کل تم اور تمہاری اولاد مکان سے کہین مت جائیو جب تک مین نہ آؤن کہ مجھے تم سے کچھ کام ہے سو وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے آپ تشریف لائے اور خیر و عافیت پوچھی اُنہون نے کہا کہ خیریت ہے بعد اُسکے آپ نے فرمایا کہ متصل ہو جاؤ سب متصل ہو گئے پھر آپ نے اُن سب کو ایک کپڑے سے اوڑھا لیا اور دُعا کی کہ یا اللہ یہ میرے چچا ہین باپ کے برابر یہ اُنکی اولاد جسطرح مینے اِنہین اِس کپڑے سے اوڑھا رکھا ہے تو انہین آتش دوزخ سے محفوظ رکھ سو اُس مکان کی چوکھٹ اور دیوار دن نے آمین آمین کہا ف ابو نعیم نے بھی دلایل النبوۃ مین یہ حدیث روایت کی ہے اور اُس مین لکھا ہے کہ اُس وقت حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے ساتھ اُن کی اولاد مین سات شخص تھے فضل - عبداللہ - عبیداللہ - عبدالرحمن - قثم - سعید - چھ بیٹے اور اُم حبیبہ ایک بیٹی +

معجزہ ۲۱۲ صحیحین مین عبداللہ بن عباسؓ سے اور بزار اور طبرانی اور ابو یعلی نے جابر اور ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ کافران قریش نے تین سو ساٹھ بُت گرد خانہ کعبہ کے رکھے تھے اور اُنکے پاؤن سیسے سے سخت مضبوط جما دیئے تھے جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال فتح مکہ مین مسجد حرام مین داخل ہوئے آپ کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اُس لکڑی سے آپنے اُن بتون کو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت آپ پڑھتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ سو جس بت کے مونہہ کی طرف آپ نے اُس لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت چت ہو کے گر پڑا اور جسکی پشت کی طرف آپ نے لکڑی سے اشارہ کیا وہ بت اوندھا ہو کر گر پڑا یہان تک کہ کوئی اُن بتون سے باقی نہ رہا +

باب آٹھوان بیان معجزات عالم نباتات مین

اور اِس باب مین تین فصلین ہین فصل اول معجزات متعلقہ باشجار فصل دوم معجزات متعلقہ بشاخہائے منفصلہ و دیگر اشیائے چوبی فصل سوم معجزات متعلقہ بثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات +

فصل اوّل معجزاتٔ متعلقہ باشجار

معجزہ ٢١٣ صحیح مسلم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ ہم ایک منزل مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے یہان تک کہ ایک چوڑے میدان مین اوترے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے کو تشریف لیگئے سو وہان کوئی چیز جسکی آڑ مین قضاے حاجت کرین نہ پائی اور دو درخت نظر آئے اُس وادی کے کنارے پر سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کے پاس تشریف لیگئے اور اُسکی ایک شاخ پکڑکر فرمایا کہ میری فرمان برداری بحکم خدا کر وہ درخت آپ کے ساتھ ہولیا جسطرح سے اونٹ مہار والا مہار پکڑنے والے کے ساتھ ہولیتا ہے بعد اُس کے دوسرے درخت کے پاس آپ تشریف لے گئے اور اُسکی بھی ایک شاخ پکڑ فرمایا کہ بحکم خدا میری اطاعت کر وہ بھی ساتھ ہولیا پھر دونون کو اُن کے فاصلہ کے درمیان ٹھہرایا اور فرمایا کہ دونون لجاؤ بحکم خداے تعالے سو وہ دونون درخت ملگئے حضرت جابرؓ کہتے ہین کہ مین بیٹھا کچھ دل مین خیالات کرتا تھا اور اُدھر سے میری نگاہ علیحدہ ہوگئی پھر مینے دیکھا کہ آنحضرت صلعم تشریف لئے آتے ہین اور وہ دونون درخت علیحدہ ہوکر اپنی جگہ جا کھڑے ہوئے ۔

معجزہ ٢١٤ دارمیؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر مین تھے ایک اعرابی آیا جب وہ متصل ہوا آپ نے اُس سے فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ کوئی معبود نہین مگر اللہ تنہا اور کوئی اُسکا شریک نہین اور محمدؐ بندہ اُسکا اور رسول اُسکا ہے اُسنے کہا اس بات پر تمھارے کون گواہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درخت سلم کا اور اُس درخت کو آپ نے بُلایا اور وہ اُس میدان کے کنارے پر تھا سو زمین چیرتا ہوا آکر آپ کے سامنے کھڑا ہوا آپنے اُس سے تین بار گواہی چاہی اُس نے تین مرتبہ گواہی دی کہ آپ سچے ہین پھر اپنی جگہ کو چلا گیا **ف** سلم بفتحتین ایک درخت ہوتا ہے بلند اور خاردار ۔

معجزہ ٢١٥ ترمذی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آیا اور آپ سے کہا کہ مین کیسے جانون کہ آپ پیغمبر ہین آپ نے فرمایا کہ اگر مین بُلاؤن اِس خوشے کو اِس درخت خرما مین سے تو یہ گواہی دیگا کہ مین رسول خدا ہون پھر آپنے اُس خوشے کو بُلایا وہ

درخت پر سے جھکتا ہوا آیا یہان تک کہ آپکے پاس گرا اور اوسنے آپ کی پیغمبری کی گواہی دی پھر آپ نے اُس سے فرمایا پھر جاوہ اپنی جگہ پر پھر گیا اور وہ اعرابی مسلمان ہوگیا ✣

معجزہ ۲۱۶ بزار نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے فرمایا کہ تو اس درخت سے جا کے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھے بلاتے ہین اُس اعرابی نے جا کر کہا سو اُس درخت نے اپنے داہنے بائین اور آگے اور پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑون کو گھسیٹتا ہوا جھپٹا ہوا آپ کے سامنے آکر کھڑا ہوا اور کہا السلام علیک یارسول اللہ اعرابی نے کہا کہ آپ اسے اجازت دیجئے کہ اپنی جگہ پر چلا جاوے آپنے پھر جانے کا حکم دیا وہ پھر گیا اور جڑین اُسکی پھر زمین مین گھس گئین اور وہ سیدھا کھڑا ہوگیا اعرابی مسلمان ہوگیا اور اُسنے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ مین آپکو سجدہ کرون آپ نے فرمایا کہ اگر مین کسیکو حکم دیتا کہ کسی کے لئے سجدہ کرے تو مین عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے پھر اُسنے کہا کہ اگر اجازت دیجئے تو مین آپ کے ہاتھ اور پاؤن چومون آپ نے اجازت دی اور اُسنے ہاتھ اور پاؤن مبارک آپکے چومے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم کے واسطے ہاتھ پاؤن چومنا جائز ہے۔ اگر براہِ محبت دینی ہو چنانچہ امام نووی نے اپنی کتاب اذکار مین لکھا ہے ✣

معجزہ ۲۱۷ بیہقی اور ابو یعلی نے حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک سفر جہاد مین فرمایا کہ کہین قضائے حاجت کے لئے جگہ ہے مینے عرض کیا کہ اس میدان مین آدمیون کی کثرت سے کہین ٹھکانا نہین ہے آپ نے فرمایا کہ دیکھو کہین درخت یا پتھر ہین مینے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہین آپ نے فرمایا کہ جاکے اُن درختون سے کہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمھیں حکم کرتے ہین کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھرون سے بھی اسیطرح کہو سو مینے جاکے کہا سو قسم خدا کی مینے دیکھا اُن درختون کو کہ قریب ہو کے ایک جگہ ہوگئے اور پتھر بھی مثل دیوار کے ہوگئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اُنکے بیٹھکر قضائے حاجت کی جب آپ فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ اُن سے کہدو کہ علیحدہ ہو جاوین سو مینے کہدیا سو قسم خدا کی دیکھا مینے اُن پتھرون کو اور درختون کو کہ جُدا ہو کے اپنی اپنی جگہ پر ہو گئے ✣

معجزہ ۲۱۸ امام احمد اور بیہقی اور طبرانی نے یعلی بن سیابہؓ سے روایت کی ہے کہ انہون نے کہا کہ مین ایک سفر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت قضاے حاجت کی ہوئی آپ نے چھوہارے کے درختون کو حکم کیا وہ دونون ملگئے آپ نے قضاے حاجت اُن کی آڑ مین بیٹھکر کی •

معجزہ ۲۱۹ صحیحین مین عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون گواہی دیتا ہے کہ آپ رسول خدا ہین آپ نے فرمایا کہ یہ درخت بعد اِس کے آپ نے اُس درخت کو بلایا کہ اے درخت چلا آ سو وہ درخت اپنی جڑون کو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور آکر اُس نے گواہی دی آپ کی رسالت کی •

معجزہ ۲۲۰ بیہقی اور ابو نعیم نے ابی امامہؓ سے روایت کی ہے کہ رُکانہ پہلوان نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپ نے ایک درخت سُمرہ کو کہ آپ سے قریب تھا فرمایا کہ اِدھر آ بحکم خدا وہ درخت آکر آپ کے سامنے کھڑا ہوا بعد اُسکے آپ نے فرمایا کہ پھر جا وہ درخت پھر گیا۔ اور قصہ مفصل اسکا اِس طرح پر ہے کہ رُکانہ ایک بڑا زبردست پہلوان تھا قریش مین سے اور وہ ایک جنگل مین بکریان چُگاتا تھا ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دولتخانے سے نکلکر اُسی جنگل کی طرف تشریف لے گئے رُکانہ ملا اور وہان کوئی نہ تھا سو اُس نے آپ سے کہا کہ ہمارے معبودون کو گالیان دیا کرتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو اگر میرے تمہاری قرابت نہوتی تو مین آج تمہین مار ڈالتا لیکن تم اپنے خدا سے کہو کہ خدا تمکو آج مجھ سے بچاوے اور مین تم سے ایک بات چاہتا ہون کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا مانگو اور مین اپنے لات وعزیٰ سے دُعا مانگون اگر تم مجھ پر غالب آجاؤ تو میری اِن بکریون مین سے دس بکریان پسند کر کے لے لو آپ اُس سے کُشتی لڑے اور غالب آئے اُسنے کہا کہ تمنے تو مجھے نہین پچھاڑا اگر تمہارا خدا غالب آگیا اور لات وعزیٰ نے میری مدد نہ کی اور میرا پہلو آجتک زمین پر کسی نے نہین لگایا لیکن اکبار اور کُشتی لڑو اگر اب کے بار پچھاڑو گے تو دس بکریان اور دون گا پھر آپ اُس سے کُشتی لڑے اور پھر اُسے پچھاڑا پھر اُس نے ویسی ہی تقریر کی اور پھر آپ اُس سے کُشتی لڑے پھر اُسے تیسری بار بھی پچھاڑا

تب اوسنے کہاکہ میری بکریون مین سے تیس بکرین آپ پسند کر لیجئے آپ نے فرمایا کہ مین بکریان نہ لونگا۔ لیکن مین تجھے اسلام کیطرف دعوت کرتا ہون تو مسلمان ہوجا تو دوزخ سے نجات پاویگا اوسنے کہاکہ اگر کوئی معجزہ مجھے دکھاؤ تو البتہ مین مسلمان ہوجاؤن تب آپ نے ایک سمرہ کے درخت کو متصل آپکے تھا فرمایا کہ اِدھر آ بحکم خدا وہ چرکر دو ہوگیا اور ایک اُس مین سے چلکر آپ کے اور رُکانہ کے درمیان مین آکھڑا ہوا اور رُکانہ نے کہاکہ واقعی معجزہ تو آپ نے بڑا دکھایا اِسے حکم کیجئے کہ پھر جاوے آپ نے فرمایا کہ یہ میرے کہنے سے پھر جاوے تو تو مسلمان ہوجاویگا اوسنے کہاکہ ہان آپ نے فرمایا درخت نے کہ پھر جا وہ پھر گیا اور اُسکے دونون ٹکڑے ملکر ایک ہوگئے پھر آپ نے رُکانہ سے کہاکہ مسلمان ہوجا اُسنے کہاکہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو عورتین کہین گی کہ رُکانہ رعب کھاکے مسلمان ہوگیا بعد اُسکے رُکانہ سال فتح مکہ مین مسلمان ہوگیا ؛

فصل دوم معجزاتِ متعلقہ شاخہاے منفصلہ ودیگر اشیاے چوبی

معجزہ ۲۲۱ بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین عُکاشہ کو ایک خشک لکڑی دی پس وہ اُن کے ہاتھ مین تلوار ہوگئی یعنی سفید براق کہ اُس سے غزوہ بدر مین اُنہون نے قتال کیا پھر وہ تلوار ہمیشہ اُن کے پاس ہی اور لڑائیون مین اُس سے قتال کرتے تھے یہان تک کہ خلافت حضرت ابوبکرؓ مین قتال اہل ردت مین شہید ہوے اور اُس تلوار کا نام عون ہوگیا تھا

معجزہ ۲۲۲ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار غزوہ اُحد مین ٹوٹ گئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شاخ خرما کی اُن کے ہاتھ مین دے دی کہ وہ تلوار ہوگئی ف ابن سید الناس نے لکھاہے کہ وہ تلوار پاس عبد اللہ بن جحش کے پاس رہی اور بعد اُن کی موت کے اُن کے ترکے مین سے دو سو دینار کو بکی ؛

معجزہ ۲۲۳ امام احمد نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ ایکبار قتادہ بن نعمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی اور رات اندھیری تھی اور ابر تھا اور بجلی چمک رہی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو ایک شاخ درخت دی اور یہ کہاکہ یہ ایسی روشن ہوجاویگی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے اِسکی روشنی مین چل سکین اور جب تم گھر

پہونچو گے ایک کالی چیز دیکھو گے اُسے مارے نکال دیجیو قتادہ وہان سے چلے اور وہ شاخ روشن ہوگئی یہان تک کہ گھر پہونچے اور کالی چیز کو دیکھا اور اُسے مارکے نکالدیا **ف** وہ کالی چیز شیاطین مین سے کوئی شیطان تھا کہ اُس وقت وہان موجود ہوا تھا۔ بحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتادہ رضؓ نے اُسے نکال دیا۔

معجزہ ۲۲۴ صحیح بخاری مین جابر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبے کے وقت ایک ستون مسجد پر کہ چھوہارے کے درخت کا تھا تکیہ لگا لیتے تھے جب منبر بنا تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ پڑہنا شروع کیا یکبارگی وہ ستون چھوہارے کا چلا کے اس زور سے رونے لگا کہ قریب تھا کہ پھٹ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پرسے اوترے اور اُس ستون کو اپنے بدن مبارک سے چپٹا لیا سو وہ ستون ہچکیان لینے لگا جس طرح سے وہ لڑکا جو رونے سے چُپ کرایا جاتا ہے ہچکیان لیتا ہے یہانتک کہ تھم گیا آپ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سُنا کرتا تھا اب جو نہ سُنا تو رونے لگا **ف** یہ معجزہ آپ کا بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہے اور ہر زمانے مین جماعت کثیر اسکی روایت کرتے رہے یہان تک کہ علامہ تاج الدین سُبکی نے لکھا ہے کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہے کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے اور قاضی عیاض نے بھی اسی طرح لکھا ہے **ف** حضرت حسن بصری اس حدیث کو جب نقل فرماتے روتے اور کہتے کہ اے بندگان خدا جو خشک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق مین روئے اور نالہ کرے تمہین اوس سے زیادہ مشتاق لقائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کا ہونا چاہئے۔

معجزہ ۲۲۵ مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ یعنی اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچاننی چاہئے بعد اُسکے آپ نے فرمایا کہ جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہے اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْكَبِیْرُ الْمُتَعَالِ یعنے مین جبار ہون مین جبار ہون اور مین بڑا ہون بہت بلندی والا سو اس کلام کے سُنتے ہی منبر خوب تھرتھرایا یہان تک کہ ہم لوگون کو یہ خیال ہوا کہ کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین **ف** منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی جناب رسول اللہ کا عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی اُنکا کلام سمجھکر خدا کی عظمت اور خوف سے تھرتھرانے لگا۔

معجزہ ٢٢٦ بخاری مین حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اُسید بن حُضیر اور عبّاد بن بشر ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سے نکلے رات بہت اندھیری تھی اور دونون کے ہاتھ مین ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی سو ایک کی لکڑی روشن ہوگئی سو وہ دونون اُس کی روشنی مین چلے جب راہ دونون کی الگ ہوئی تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہوگئی سو اپنی اپنی لکڑی کی روشنی مین دونون صاحب اپنے اپنے گھر پہونچگئے ٭

فصل سوم معجزات متعلقہ ثمار و طعام ساختہ شدہ از ثمرات و غلات

معجزہ ٢٢٧ بخاری مین حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد جب مرے قرضدار تھے مینے قرضخواہون سے چاہا کہ سب چھوہارے جو ہمارے نخلستان مین حاصل ہوتے تھے قرض مین لے لین اُنھون نے نہ مانا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آپکو معلوم ہے کہ میرے والد جنگ اُحد مین شہید ہوے اور بہت سا قرض چھوڑا سو مین چاہتا ہون کہ آپ تشریف لے چلین تاکہ آپکو دیکھکر قرضخواہ شاید کچھ رعایت کرین آپ نے فرمایا کہ چلو جاکے ہر قسم کے چھوہارون کو علیحدہ علیحدہ خرمن کردے مینے ویسا ہی کیا اور آپ کو بُلایا جب قرضخواہون نے آپکو دیکھا تو مجھ سے اور بھی زیادہ تقاضا کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حال دیکھکر بڑے خرمن کے گرد تین بار گھومے پھر اُسکے اوپر بیٹھکر فرمایا کہ اپنے قرضخواہون کو بلاؤ اور اُسی خرمن مین سے پیمانہ کرنا شروع کیا یہانتک کہ سب قرض میرے والد کا ادا ہوگیا مجھے آرزو تھی کہ سب خرمنون کے چھوہارے صرف ہوجاوین اور ایک چھوہارا میری بہنون کے لئے نبچے اور قرض ادا ہوجاے سو اللہ تعالے نے سب خرمن بچادیئے یہان تک کہ جس خرمن پر آپ بیٹھے تھے اور اُس مین سے سب قرض ادا کیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک چھوہارا ابھی اُس مین سے کم نہ ہوا ٭

معجزہ ٢٢٨ ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین تھوڑے چھوہارے لایا اور مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِن چھوہارون کے لئے دعاے برکت کیجئے آپ نے اُن چھوہارون کو اکٹھا کرکے اُنمین دعاے برکت کی اور مجھ سے فرمایا کہ انہین لیکے اپنے توشہ دان مین ڈال رکھو جب تمہارا جی چاہے اُنمین سے

ہاتھ ڈالکر نکال لیجیو مگر اُسے جھاڑیو مت ابوہریرہؓ کہتے ہین کہ اُن چھوہارون مین ایسی برکت ہوئی کہ میتنے اتنے اتنے وسق اللہ کی راہ مین خرچ کئے اور ہمیشہ ہم اُس مین سے کھاتے اور کھلاتے رہے سو وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر مین لگا رہتا تھا یہان تک کہ بروز شہادت حضرت عثمانؓ کے میری کمر مین سے کٹ کے کہین گر پڑا اور جاتا رہا **ف** سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھوڑے چھوہارون مین کہ ہمیشہ توشہ دان مین حضرت ابوہریرہؓ کی کمر سے بندھے رہتے تھے ایسی برکت ہوئی کہ سوون چھوہارے اُن مین سے اللہ کی راہ مین خرچ کئے اور قریب تیس برس کے اُن مین سے کھاتے اور کھلاتے رہے **ف** شامتِ اعمال خلائق اکثر باعثِ زوال برکت ہوتی ہے فتنۂ قتل حضرت عثمانؓ کا گناہ عظیم تھا اُسکی شامت سے ایک برکت دائمی کہ ابوہریرہؓ کو حاصل تھی جاتی رہی **ف** ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس توشہ دان کے گم ہوجانے مین ایک شعر منقول ہے شعر لِلنَّاسِ هَمٌّ وَّلِي فِي الْيَوْمِ هَمَّانِ * فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّيْخِ عُثْمَانِ یعنی سب لوگون کو ایک رنج ہے اور مجھے آج دو رنج ہین۔ ایک توشہ دان کھوجانے کا اور دوسرے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل ہوجانے کا *

معجزہ ۲۲۹ ابوداود نے دُکینؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو حکمدیا کہ چارسو سوارون کو قبیلہ احمس مین سے توشہ دیوین حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ چھوہارے جن سے آپ توشہ دینے کو فرماتے ہین چار صاع چھوہارے ہین اُن سے اِن بہون کا توشہ کیسے ہوگا آپ نے فرمایا کہ جاؤ تو سہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور اُن چھوہارون سے اُن سب چارسو آدمیون کو توشہ بقدرِ کفایت دیدیا اور چھوہارے جتنے تھے اُتنے ہی باقی رہے *

معجزہ ۲۳۰ صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک مین لوگون کو بھوکھ کی تکلیف پہونچی تھی یعنی توشہ کم تھا لوگ بھوکے رہنے لگے تب حضرت عمرؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت مین عرض کیا کہ جوکچھ توشہ لوگون کے پاس باقی رہاہے اُسے آپ منگاکر دعاے برکت فرماوین آپ نے ایک دسترخوان چرمی بچھوایا اور لوگون کو حکمدیا کہ جوکچھ توشہ بچا ہے لے آوین لوگ اپنے اپنے پاس سے جوکچھ باقی رہا تھا لے آئے یہان تک کہ بعضے آدمی ایک مٹھی بھر جوار لے آئے اور بعضے

ایک مٹھی چھوہارے اور کوئی ٹکڑا روٹی کا یہان تک کہ اُس دسترخوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا آپ نے اسپر دُعاے برکت فرمائی اور لوگون سے کہا کہ اپنے اپنے برتن بھر لو سب لوگون نے سارے لشکر کے سب برتن بھر لئے اور سب لشکر نے سیر ہوکر کھایا اور بچ رہا تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تعالی اور گواہی دیتا ہون کہ مین بتحقیق رسول خدا کا ہون اور اس کلمے کو جو شخص بغیر شک کے کہے گا بہشت مین جائیگا ٭

معجزہ ۲۳۱ صحیحین مین انس سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ مینے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو سبب بھوک کے ضعیف پایا ہے سو تمہارے پاس کچھ ہے ام سلیم نے کچھ روٹیان جو کی نکالین اور ایک اوڑھنی مین لپیٹ کر مجھے دین کہ مینے انہین ہاتھون کے تلے چھپا لیا اور وہ روٹیان لیکر مجھے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجا آپ مسجد مین تھے اور آپکے ساتھ لوگ بھی تھے مینے سلام کیا آپ نے فرمایا کہ تمہین ابو طلحہ نے بھیجا ہے مینے عرض کیا کہ ہان آپ نے فرمایا کہ کھانا لیکر مینے کہا کہ ہان آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ اُٹھو آپ چلے اور آپکے ساتھ سب حاضرین بھی چلے مینے آگے بڑھ کے ابو طلحہ کو خبر کی ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لئے تشریف لاتے ہین اور ہمارے پاس تو کھانا اتنا نہین ہے کہ سبکو کھلا سکین ام سلیم نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول دانا تر ہے پس ابو طلحہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ابو طلحہ کے گھر مین آئے اور ام سلیم سے کہا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو لے آؤ انہون نے وہ روٹیان پیش کین آپ نے فرمایا کہ ان کے ٹکڑے کر ڈالو۔ پھر ام سلیم نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر ان ٹکڑون کو چپڑ دیا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسپر کچھ پڑھا پھر آپ نے فرمایا کہ دس آدمیون کو آنے دو۔ دس آدمی آئے اور پیٹ بھر کھا کر اُٹھے پھر دس آدمی آپنے اور بُلائے اسی طرح سے دس آتے گئے اور پیٹ بھر کے کھاتے گئے سبھون نے پیٹ بھر کے کھالیا اور وہ لوگ ستر یا اسی آدمی تھے ٭

باب نوان بیان معجزات عالم حیوانات مین

اور اس باب مین تین فصلین ہین۔ فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے فصل دوم معجزات

متعلقہ درندہ وغیرہ غیرماکول جانورون سے۔ فصل سوم معجزات متعلقہ اُن اشیائے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزاے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین ٭

فصل اول معجزات متعلقہ حلال جانورون سے

معجزہ ۲۳۲ صحیح بخاری مین انس سے روایت ہے کہ ایکبار اہل مدینہ کو خطرہ دشمن کا ہوا پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے ایک گھوڑے پر کہ سُست رو اور تنگ قدم تھا سوار ہوئے جب پھر کے آئے تب آپ نے فرمایا کہ تمہارے اِس گھوڑے کو مینے دریا پایا پھر بعد اِسکے وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہوگیا کہ کوئی گھوڑا اس سے آگے نہین چل سکتا تھا ف سبحان اللہ کیا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کا ہوا کہ گھوڑا سُست رفتار کم قدم آپ کی سواری کی برکت سے نہایت قدم باز تیز رفتار ہوگیا ٭

معجزہ ۲۳۳ صحیحین مین جابرؓ سے روایت ہے کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میرا اونٹ سواری کا ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہین سکتا تھا آپ مجھے ملے اور مجھ سے فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوگیا ہے مینے کہا کہ تھک گیا ہے آپ نے پھر کے اُس اونٹ کو ہانکا اور اُسکے لیے دعا کی یہ حال ہوگیا اُس اونٹ کا کہ سب اونٹون کے آگے چلتا تھا پھر آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارے اونٹ کا مینے عرض کیا کہ اچھا حال ہے آپ کی برکت اُسے پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ چالیس کو اُسے میرے ہاتھ بیچتے ہو مینے بیچ دیا اور مدینے تک اُسکی سواری کی اجازت لے لی جب آپ مدینے مین پہونچے مین اونٹ کو لیکر حاضر ہوا آپ نے مجھے اُسکی قیمت عنایت فرمائی اور اونٹ بھی مجھے پھیر دیا ٭

معجزہ ۲۳۴ شرح السنہ مین یعلی بن مرہ ثقفی رضؓ سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے تین چیزین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چلے جاتے تھے ایک اونٹ آبکش پر گزرے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر اونٹ نے اپنی گلے بہت کچھ آواز کی اور گردن زمین پر رکھی آپ ٹھہر گئے اور فرمایا کہ اِس اونٹ کا مالک کہان ہے اونٹ کا مالک حاضر ہوا اُس سے آپ نے کہا کہ اِس اونٹ کو ہمارے ہاتھ بیچ ڈالو اُسنے کہا کہ ہم اِس اونٹ کو

ویسے ہی آپ کی نذر کرتے ہین مگر یہ اونٹ اُن لوگون کا ہے جنکے سارے گھر کی معاش اسی پر ہے
آپ نے فرمایا کہ جب تم نے اِس اونٹ کا یہ حال بیان کیا تو مین اِسے نہین لیتا مگر اِس نے مجھ سے شکایت
کی ہے اِس بات کی کہ محنت اِس سے زیادہ لی جاتی ہے اور دانہ چارہ اِسے کم ملتا ہے سو تم اِسے اچھی
طرح سے رکھو۔ یعلی کہتے ہین کہ پھر ہم چلے آپ کے ساتھ یہان تک کہ ایک جگہ اُترے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سو رہے ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا متصل آپ کے یہان تک کہ آپکو ڈھک لیا پھر
اپنے مکان کو چلا گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگے مینے اُس درخت کا حال بیان کیا آپ
نے فرمایا کہ اُس درخت نے خدا تعالےٰ سے اجازت لی اِس بات کی کہ رسول خدا پر سلام کرے اللہ
تعالیٰ نے اُسے اجازت دی سو وہ میرے سلام کو آیا تھا۔ پھر ہم چلے سو ایک ندی پر گذر ہوا وہان
ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی جسے جنون تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے نتھنے کو پکڑ کر فرمایا
نکل جا کہ مین محمد رسول اللہ ہون پھر ہم لوگ چلے گئے جب اُس سفر سے پھرے اور پھر اُس ندی پر
پہنچے اُس عورت سے آپنے اُسکے بیٹے کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ قسم اُس خدا کی جسنے آپکو پیغمبر کرکے بھیجا
اُس دن سے ہمنے اِس لڑکے مین کچھ آثار مرض کے نہین دیکھے ؀

معجزہ ۲۳۵ شرح السنہ مین حُبیس بن خالد برادر ام معبد سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کئے ہوئے مکے سے مدینے کو جاتے تھے آپ اور ابوبکر صدیقؓ اور
حضرت ابوبکرؓ کا غلام آزاد عامر بن فہیرہ اور عبداللہ لیثی کہ راہ بتانے کے لئے آپ کے ساتھ تھا
ام معبد کے خیمے پر گذرے اور اُس سے گوشت اور چھوہارے چاہے تاکہ خرید کرین اُسکے پاس نہ ملے اور
اُن ایام مین وہان قحط تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام معبد کے خیمے مین ایک بکری
کو دیکھا آپ نے پوچھا کہ یہ کیسی بکری ہے ام معبد نے کہا کہ بسبب لاغری کے اور بکریون کے ساتھ
چگنے نہین جا سکتی اِس سبب سے یہان بندھی ہے آپ نے فرمایا کہ اِسکے کچھ دودھ ہے اُسنے کہا کہ
یہ اِس قابل نہین رہی کہ اِسکے دودھ ہو آپ نے فرمایا کہ جو تم اجازت دو تو ہم اِسے دوہین اُسنے کہا کہ اگر
آپ اِسمین دودھ دیکھین تو اِسے دُوہ لین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اور اُس
بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اُس بکری کے باب مین دُعا کی اُسنے پاؤن دوہنے کو نے
پھیلا دیئے اور دودھ اُسکے تھنون مین بھر آیا اور اُسنے جُگالی کرنی شروع کی پھر آپ نے ایک بڑا برتن

منگوایا جسمین آٹھ نو آدمی سیراب ہوگئے پی لیوین اور اُس مین دودھ دوہا اور وہ سارا برتن بھر گیا پھر آپ نے پہلے ام معبد کو دیا اوسنے خوب سیر ہوکے پیا پھر اپنے ہمراہیون کو آپ نے پلایا یہان تک کہ وہ بھی خوب چھک گئے پھر سب سے پیچھے آپ نے پیا بعد اُسکے پھر دُوہ کے آپ نے وہ برتن بھر دیا اور ام معبد پاس چھوڑا اور ام معبد مسلمان ہوگئی اور آپ نے وہان سے کوچ کیا ✦

معجزہ ۲۲۶ بیہقی نے خالد بن عبد العزی سے روایت کی ہے کہ اُنہون ایک بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ذبح کی اور خالد کا کنبہ بہت تھا جب کبھی بکری حلال کرتے تو اُنکے کنبے کو کفایت نہ کرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی اُنہین نہ پہونچتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بکری مین سے کھایا اور جو بچا اُسکو خالد کے ڈول مین کر دیا اور اُنکے واسطے دعاے برکت کی خالد نے اگر اُس ڈول مین کا گوشت اپنے کنبے کے سامنے نکالا سبھون نے سیر ہوکے کھایا اور بچ رہا ✦

معجزہ ۲۲۷ بیہقی نے دلائل النبوۃ مین روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو گھیرا بعضے قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے ایک شخص آکر مسلمان ہوا اور وہ خیبر والون کی بکریان چرایا تھا اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِن بکریون کو مین کیا کرون آپ نے فرمایا کہ تو اُنکے سونہہ کنکریان مار دے اللہ تیری امانت ادا کر دیگا اور اِن سب بکریون کو اپنے اپنے گھر پہنچا دیگا سو اُس شخص نے ویسا ہی کیا اور وہ سب بکریان اپنے اپنے گھر پہنچ گیین ✦

معجزہ ۲۲۸ امام احمد اور بزار نے انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رض اور حضرت عمر رض اور ایک شخص انصاری ایک انصاری کے باغ مین تشریف لیگئے وہان کچھ بکریان تھین اُنہون نے آپکو سجدہ کیا حضرت ابو بکر رض نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر زیادہ آپکی تعظیم واجب ہے ہم بھی آپکو سجدہ کیا کرین آپ نے فرمایا کہ سوائے خدا کے اور کسیکو سجدہ نہ کرنا چاہیے ✦

معجزہ ۲۲۹ مسلم اور ابو داؤد نے عبد اللہ بن جعفر سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ مین تشریف لے گئے وہان ایک اونٹ تھا بڑا شریر جو کوئی باغ مین جاتا اُسپر دوڑتا اور کاٹنے کے لئے جھپٹتا آپ نے اُسے بلایا اور وہ آیا اور اُسنے آپکے لئے سجدہ کیا اور آپکے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اُسکی ناک مین مہار ڈال دی اور فرمایا کہ جتنی چیزین آسمان و زمین مین ہین سب جانتی ہین کہ مین رسول خدا ہون سوا نافرمان جن اور انس کے ف حدیث اونٹ کے سجدہ کرنیکی حضرت

ابوہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور یعلی بن مرہ اور عبداللہ بن جعفر اور عبد بن ابی اوفی رضی اللہ عنہم سے
بطرق متعددہ مروی ہے اور محدثین میں سے مسلم اور ابوداؤد اور ابونعیم اور بیہقی اور حاکم اور امام احمد اور
دارمی اور بزار نے اپنے طریقے سے روایت کی ہے کذا فی نسیم الریاض +

معجزہ ۲۴۰ طبرانی اور بیہقی اور ابونعیم اور بزار اور ابن سعد نے زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت
کی ہے کہ جس رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ غار ثور میں جا چھپے
تھے خدائے تعالے نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اس طرح جما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اُسنے ڈھک لیا اور خدا تعالے نے حکم کیا دو کبوتروں کو کہ وہ آکر غار کے موہنہ پر ٹھہرے اور وہان
گھونسلا بنا کر انڈے دیئے اور مکڑی نے آکر غار کے دروازے پر جالا پور دیا جب قریش کے لوگ آپکے
ڈھونڈہنے کو آئے اور غار تک پہنچے غار پر کبوتروں کو اور مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر
اسمین ہوتے تو کبوتر اسکے دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اس طرح نہ ہوتا اور اتنا قریب پہونچ گئے
تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی باتین سُنتے تھے اور اگر اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے پر وہ پھر گئے ف اللہ تعالی نے اپنے حبیب کو شر اعدا سے محفوظ
رکھا اور کبوتر اور مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا ف بعضے علما نے لکھا ہے کہ حرم مین جو آب کبوتر
مین سو وہ اُسی کبوتر کے جوڑے کی اولاد مین ہین +

معجزہ ۲۴۱ حاکم اور طبرانی اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ پانچ یا چھ یا سات اونٹ عید کے دن
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین قربانی کے واسطے لائے گئے سو سب وہ اونٹ آپ کی
طرف جھپٹے اور ہر ایک چاہتا تھا کہ مجھے پہلے قربانی کرین +

معجزہ ۲۴۲ طبرانی اور بیہقی نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک جنگل مین تھے ایک ہرنی نے آپکو پکارا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے پھر کے
دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوی ہے اور ایک اعرابی وہان سو رہا تھا آپ نے اُس ہرنی سے پوچھا کہ
کیا کہتی ہے اُسنے کہا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہے اور میرے اس پہاڑ مین دو بچے ہین آپ مجھے
چھوڑ دین مین اُنہین دودہ پلاکے پھر آؤن گی آپ نے فرمایا کہ تو بیشک پھر آوے گی اوسنے کہا کہ ہان
بیشک پھر آؤن گی آپ نے اُسے کھول دیا وہ گئی اور بچون کو دودہ پلاکے پھر آگئی آپ نے اُسے پھر

باندھ دیا بعد اُسکے وہ اعرابی جاگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہان دیکھا اُسنے عرض کیا کہ کچھ آپ کو
ارشاد فرماتا ہے جو آپ یہان تشریف رکھتے ہین آپ نے فرمایا کہ تو اس ہرنی کو چھوڑدے اُسنے چھوڑ دیا ہرنی
وہان سے چلی اور کہتی تھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ف یہ حدیث
کئی سندون سے روایت کی گئی ہے والہذا ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے ٭

معجزہ ۲۴۳ بیہقی اور ابن عدی نے سعد مولی ابی بکرؓ اور اور اصحاب سے روایت کی ہے کہ انہون نے
کہا کہ ایک سفر مین ہم ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سو آدمی تھے سو ایک جگہ اُترے
جہان پانی نہ تھا سب لوگ گھبرائے اور اس بات کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی اتنے مین ایک
چھوٹی سی بکری سینگون والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوہانے کے لئے کھڑی ہوگئی
آپ نے اُسکا دودھ دوہا اور پیا یہان تک کہ خوب سیر ہوگئے اور ہم سبھون کو آپ نے پلایا یہانتک کہ سب
خوب سیر ہوگئے بعد اسکے آپ نے رافع سے کہا کہ اسے رات بھر تھام رکھو اور فرمایا کہ مجھے نظر نہین آتا
کہ تمہارے پاس یہ بکری تھم رہے رافع نے اُسے باندھ رکھا اور سو رہے پھر رات مین جو اُن کی آنکھ کھلی
تو اس بکری کو نہ پایا اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی آپ نے فرمایا کہ جو اُسے لایا تھا وہ
ہی اُسے لے گیا یعنے خداے تعالی ٭

معجزہ ۲۴۴ بیہقی نے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود لڑکپن مین بکریان عقبہ بن ابی معیط کی چُگاتے
تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اُنکے پاس ہوکے گذرے اور اُن سے پوچھا
کہ تمہارے پاس دودھ ہے اُنہون نے عرض کیا کہ ہے لیکن مین امانت دار ہون آپ نے فرمایا کہ
ایسی بکری لاؤ جسپر نر نہ پھاندا ہو یعنی کوئی پٹھیا ہو جو نہ جنی ہو اور دودھ اُسکے تھنون مین کبھی نہ ہوا ہو
ابن مسعود نے ایک پٹھ سامنے کی آپ نے اُسکے تھنون پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالی کی جناب مین
دُعا کی اور حضرت ابوبکر ایک بڑا پیالہ لے آئے اُسمین آپ نے دودھ دوہا اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ
پیو پھر آپ نے تھنون سے کہا کہ سمٹ جاؤ وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہوگئے اور یہی معجزہ عبداللہ
بن مسعود کے اسلام کا سبب ہوا ٭

معجزہ ۲۴۵ ابویعلی اور طبرانی نے بسند حسن روایت کی ہے کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ
واسطے دودھ پلانیکے اپنے گھر لے گئین وہان قحط تھا اور گھاس کم تھی حلیمہ سعدیہ کی بکریان جو چگنے کو جاتی

تھیں خوب پیٹ بھر کے آتی تھیں اور اُنکے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہوتا اور اُن کی قسم کی بکریاں جنگل سے
سو کبھی پھرتیں اور تھن اُنکے خشک ہوتے اور یہ بات بسبب برکت جناب رسول اللہ صلی اللہ کے تھی ٭
معجزہ ۲۳ بیہقی نے جمیل اشجعی سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ مین ایک سفر جہاد مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گھوڑی دُبلی ضعیف پر سوار تھا اور لشکر کے پچھلے لوگوں کے ساتھ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حال ہے مینے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑی
ضعیف و دُبلی ہے آپ نے آہستہ سے کوڑا جو آپ کے ہاتھ مین تھا اُس گھوڑی کے مارا اور آپ نے فرمایا
کہ خداے تعالیٰ تجھے اِس گھوڑی مین برکت دے سو وہ گھوڑی ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ تھامنا اُسکا مشکل تھا
اور اُس کی نسل کی گھوڑی مینے بارہ ہزار کو بیچی ٭

فصل دوم معجزات متعلقہ درندہ وغیرہ غیر ماکول جانوروں سے

معجزہ ۲۴ شرح السنہ مین ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی بکریوں مین
سے ایک بکری لیگیا چرواہے نے جھپٹ کر بکری اُس سے چھڑالی وہ بھیڑیا ایک ٹیلے پر چڑھکر جا بیٹھا
اور اُسنے چرواہے سے کہا کہ خداے تعالیٰ نے مجھے جو رزق دیا تھا وہ تو نے مجھ سے چھڑا لیا چرواہے نے کہا کہ بڑے
تعجب کی بات ہے ایسی بات مینے کبھی نہین دیکھی کہ بھیڑیا باتین کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ اِس سے زیادہ
تعجب کی بات یہ ہے کہ ان چھوہارے کے درختوں مین درمیان دو پتھریلی زمین کے ایک شخص تمہین پچھلی اگلی باتون کی
خبر دیتا ہے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین کہ نخلستان ہے اور درمیان دو سنگستان کے
واقع ہے احوال گزشتہ اور اخبار آئندہ بیان فرماتے ہین ابوہریرہ کہتے ہین کہ وہ چرواہا یہودی تھا آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کے اُسنے سارا قصہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا ٭
معجزہ ۲۵ طبرانی اور بیہقی نے عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایکبار اپنے اصحاب کے مجمع مین تشریف رکھتے تھے سو ایک اعرابی آیا اور اُسنے ایک سوسمار
کو شکار کیا تھا سو اُسنے اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہین اصحاب نے
کہا کہ یہ پیغمبر خدا ہین اُسنے کہا کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی تیرا ایمان نہ لاؤنگا جب تک یہ سوسمار ایمان
نہ لاوے اور اُس سوسمار کو آپ کے روبرو ڈال دیا آپ نے اُس سوسمار کو پکارا کہ اے سوسمار اُسنے زبان

نصیبہ صاف سے کہ سب لوگون نے سُنا جو ابدیا کہ مین حاضر ہون او تابعدار ہون اے زینت اُن لوگون کی جو قیامت مین موجود ہونگے آپ نے پوچھا کہ تو کسکی عبادت کرتا ہے اُسنے کہا کہ اُس خدا کی جس کا آسمان مین عرش ہے اور زمین مین اُس کا حکم ہے اور دریا مین اُسکی بنائی ہوئی راہ ہے اور بہشت مین اُسکی رحمت ہے اور دوزخ مین اُسکا عذاب ہے آپ نے پوچھا کہ مین کون ہون اُسنے کہا کہ تم رسول ہو پروردگار عالم کے اور خاتم النبیین ہو جو کوئی تمہاری تصدیق کرے اُسنے فلاح پائی اور جو کوئی تمہاری تکذیب کرے وہ ناامید ہا پس وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو نماز اور قرارت سکھائی اور سورۂ اخلاص یاد کرائی اُسنے جا کر یہ حال اپنی قوم سے بیان کیا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور سب مسلمان ہوگئے ۰

معجزہ ۲۴۹ بیہقی نے سفینہ سے روایت کی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ مین دریائے شور مین تھا جہاز ٹوٹ گیا مین ایک تختے پر بیٹھ لیا بہتے بہتے ایک نیستان مین ہونچا وہان مجھے ایک شیر ملا اور وہ میری طرف آیا مینے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام آزاد ہون وہ شیر میری طرف بڑھ آیا اور اپنا کندھا میرے بدن مین مارا پھر میرے ساتھ چلا یہان تک کہ مجھے راہ پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر باریک کچھ آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ پر اپنی دُم پھروا دی مین سمجھا کہ مجھے رخصت کرتا ہے ف سفینہ غلام تھے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اُن کا رومان یا مہران یا طہمان تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہین آزاد کر دیا تھا ایک سفر مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہین بہت سا اسباب اُٹھائے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ تو تو سفینہ ہے یعنے کشتی تب سے لقب اُن کا سفینہ ہوگیا ۰

فصل سوم معجزات متعلقہ اُن اشیائے خوردنی سے کہ شیر وغیرہ اجزائے حیوانات سے حاصل ہوتی ہین

معجزہ ۲۵۰ صحیح مسلم مین جابر سے روایت ہے کہ ام مالک ایک ظرف مین گھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتی تھین سو جب کبھی اُنکے بیٹے روٹی کے ساتھ کچھ چیز کھانے کو مانگتے اور گھر مین کچھ ایسی چیز نہ ہوتی تو وہ اُس برتن مین سے تلاش کرتین تو اُسمین گھی ملتا ہمیشہ اُن کے گھر کے لیے

اُس برتن مین سے نان خورش ہوتی تھی یہان تک کہ اُنھون نے ایکدن برتن کو نچوڑ لیا اور آ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حال اُس برتن کا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اگر تم نہ نچوڑتین تو ہمیشہ تمہین اُس سے گھی ملا کرتا ⁕

معجزہ ۲۵۱ صحیحین مین حضرت انس رضہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب نکاح حضرت زینب رضہ سے ہوا تب میری ماں اُم سلیم نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کو اکٹھا کر کے اُس کا حیس بنا کر اُسکو ایک پیالے مین رکھ کے مجھسے کہا کہ اے انس اسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے جا اور جا کے عرض کر کہ میری ماں نے یہ آپکے پاس بھیجا ہے اور آپکو سلام کہا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز ہے آپکے واسطے سو مین وہ کھانا لیگیا اور جس طرح میری ماں نے کہدیا تھا مینے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ رکھدو اور جا کے فلانے اور فلانے اور فلانے کو چند آدمیون کا آپ نے نام لیا بُلا لاؤ اور فرمایا کہ جو تمہین ملے اُسے بلا لاؤ سو مین اُن آدمیون کو جنکا نام آپ نے لیا تھا اور جو ملے بُلا لایا اور سارا مکان بھر گیا قریب تین سو آدمی کے تھے اور مینے دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک اُس کھانے مین رکھا اور کچھ زبان مبارک سے فرمایا بعد اُس کے دس دس آدمیون کو آپ بُلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لو اور اپنے متصل سے کھاؤ ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا گروہ داخل ہوتا تھا یہانتک کہ سب کھا چکے پھر آپ نے مجھسے فرمایا کہ اے انس رضہ اِس پیالے کو اُٹھا مینے اُٹھایا مین نہین کہہ سکتا کہ جب مینے رکھا تھا تب زیادہ تھا یا جب اُٹھایا تب زیادہ تھا ف حیس ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے بطور حلوے کے کہ چھوہارے اور گھی اور پنیر سے بناتے ہین اور کبھی بجائے پنیر کے آٹا اور ستو بھی ڈال دیتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایک پیالہ حیس مین تین سو آدمیون نے کھایا ⁕

معجزہ ۲۵۲ بخاری مین حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے کہا کہ ایک دن مین بھوکھا تھا سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور آپ نے دولتخانے مین ایک قدح دودھ کا پایا کہ کہین سے ہدیہ آیا تھا آپ نے مجھے حکمدیا کہ اصحاب صُفہ کو بُلا لاؤ مینے کہا یعنی اپنے دل مین کہ اتنا دودھ اُن سب آدمیون مین کیا ہوگا کاش آپ یہ سب دودھ مجھی کو دے دیتے تو مین سیر ہو کے پیتا اور مجھے قوت حاصل ہوتی بعد اسکے مینے اُن سبکو بلایا آپ نے مجھے ارشاد کیا کہ اِنہین

دودھ پلاؤ سو مینے پلانا شروع کیا ایک آدمی کو وہ پیالہ دیتا تھا جب وہ سیر ہو کے پی لیتا تھا تب
دوسرے کو دیدیتا تھا یہان تک کہ سبھون نے سیر ہو کے پیا پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ مین لیا
اور مجھ سے کہا کہ ہم تم باقی ہین سو تم بیٹھ جاؤ اور پیو مین بیٹھ گیا اور مینے پیا اور آپ نے فرمایا کہ اور پیؤ
اور مین پیتا جاتا یہان تک کہ مینے کہا کہ قسم خدا کی اب پیٹ مین ٹھکانا نہین پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ
مین لیا اور حمد خدا کی کی اور بسم اللہ کہی اور باقی دودھ کو پیا ✤

اختتام

ہزاران ہزار شکر بجناب رب رحمن و رحیم کہ یہ رسالہ متبرکہ انجام کو پہنچا اور قریب تین سو کے معجزات جناب
رحمۃ للعالمین با بنا و معتبرہ اس رسالے مین مندرج ہوئے فقیر نے بڑی محنت اثبات مین کی کہ بقید
نام محدثین مخرجین معجزات لکھے اور اُن ہی روایات کو درج کیا جو نزدیک محققین محدثین کے معتبر ہین
اور کوئی حدیث کہ حسب تحقیق نقادان فن حدیث کے موضوع ہو اس رسالے مین وارد نہین کی گئی الحمد للہ
ثم الحمد للہ اب چند فوائد مناسبہ لکھے جاتے ہین ✤

ف ۱ اس رسالہ مین جسقدر معجزات کہ مشکوۃ شریف سے لکھے ہین اُن مین لفظ معجزے کے متصل نام
باب مشکوۃ شریف کا اور بعد اسکے علامت فصل کے لئے **ف** کھینچکے اُسپر مندسہ فصل کا لکھدیا ہے
اور کہین باب معجزات کی علامت **مع** لکھی ہے اور **ن** علامت ہے نسیم الریاض شرح شفاے قاضی عیاض
کی اور **صع** علامت ہے صواعق محرقہ کی اور **قر** علامت ہے قرۃ العینین کی اور **ظ** علامت تفسیر
مظہری کی اور **عز** علامت تفسیر عزیزی کی اور **مب** علامت مواہب لدنیہ کی اور اوپر لفظ معجزہ کے
مندسہ باعتبار کل کتاب کے لکھا ہے **ف ۲** ہرچند کہ مندسہ معجزہ اخیرہ کا ۲۵۲ ہے لیکن بنظر واقع کے
معجزات اس رسالے مین تقریباً تین سو ہین اسواسطے کہ اکثر ایک معجزے کی حدیث مین دو یا تین معجزے
مذکور ہین **ف ۳** یہ بات بھی جان لینی چاہئے کہ متکلمین کی جو اصطلاح ہے کہ خارق عادت جو قبل
نبوت نبی کے صادر ہوے ہون انہین ارہاصات کہتے ہین معجزات نہین کہتے ہین معجزات اُن ہی خوارق
کو کہتے ہین جو بعد نبوت کے ظاہر ہون سو اس رسالہ مین اس اصطلاح کی پابندی نہین ہے بلکہ ہر خارق
عادت پر خواہ قبل نبوت ہو خواہ بعد نبوت اطلاق لفظ معجزہ کیا ہے اسواسطے کہ صدق نبی پر دونون برابر
دال ہین اور ہر کرامت ولی معجزہ نبی ہوتی ہے بایں جہت جو کرامت اس رسالہ مین مذکور ہوتی ہے اسکو بعنوان معجزہ

لکھنا مناسب تھا لیکن بایں وجہ کہ اِس رسالے مین التزام تحریر اُن ہی معجزات کا ہے جو بسند کتب حدیث مین مذکور ہین لہذا صرف بعض کرامات اصحاب کو جو کتب حدیث مین بسند مذکور ہین بعنوان معجزہ لکھا ہے

ف اثنائے تصنیف اِس کتاب مین یہ بات معلوم ہوئی کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید مین بھی مذکور ہین سو مختصر شرح اُسکی کی جاتی ہے مقدمے مین یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ اقسام تفصیلی عالم کے ۹ ہین عالم معانی اور عالم ملائکہ اور عالم جن اور عالم انس اور عالم علوی اور عالم بسائط اور عالم جمادات اور عالم نباتات اور عالم حیوانات ۔ سو عالم معانی مین خود قرآن مجید معجزہ ہے اور معجزہ تحدی بالقرآن مجید قرآن مجید مین مذکور ہے اور بھی قرآن مجید بہت پیشین گوئیون پر مشتمل ہے چنانچہ اس رسالے کے باب اوّل فصل اول مین مذکور ہو چکا ہے اور عالم ملائکہ کے معجزات کی طرف اُن آیات مین اشارہ ہے جن مین ملائکہ کے نازل ہونے کا ذکر ہے مثلاً قرآن مجید مین ذکر ہے کہ خدائے تعالےٰ نے بروز بدر فرشتون کو نازل کیا پس باب معجزات ملائکہ مین جسقدر معجزات مشاہدہ ملائکہ کے غزوۂ بدر مین مذکور ہوئے ہین یعنی معجزہ دوم سے ہفتم تک سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور عالم انسان کے معجزات مین سے مثلاً معجزہ محفوظی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل سے آیہ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ مین مذکور ہے اور دلالت کرتا ہے اِس تصرف عام پر نسبت سب انسانون کے کہ کوئی آپ کے قتل پر قادر نہ ہوگا اور عالم جنات کے معجزات کی طرف آیہ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ الآیہ مین اشارہ ہے پس جو معجزات باب عالم جنات مین اِس رسالے مین حاضری جنات کے حضور اقدس مین مذکور ہوئے ہین سب قرآن مجید مین مذکور ہین اور عالم علوی مین معجزہ شق القمر آیہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین بتصریح مذکور ہے اور عالم بسائط مین معجزہ عنصر خاک آیہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى مین اور معجزہ عنصر آب آیہ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ مین اور معجزہ عنصر ہوا آیہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مین ۔ پس اقسام تفصیلی عالم مین سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنی جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئے کہ جب علم ہمارے اُن کے معجزات قرآن مجید مین مذکور نہین ہوے اور اُن کے مذکور نہ ہونے کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ جب عالم انسان کے معجزات مذکور ہوئے اور وہ بھی منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہے اور اوپر صفات تینون موالید کے مشتمل پس حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی نہ رہی پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کے معجزات قرآن مجید مین مذکور ہین اور چونکہ قرآن مجید کتاب تواریخ کی نہین ہے کہ

اُس مین قصہ معجزہ مفصل مذکور ہو بلکہ مقصود نزول قرآن مجید سے ہدایت خلق اور بیان عظمت الٰہی اور تعداد نعماے الٰہی ہے لہذا قرآن مجید مین ذکر معجزات کا بطور بیان عظمت الٰہی و تعداد نعماے الٰہی ہوا اور وضع کلام الٰہی سے یہی بات مناسب ہے نہ قصہ خوانی و روزنامچہ نویسی پس موافق وضع کلام الٰہی کے بیشک جملہ اقسام عالم کے معجزات قرآن مجید مین مذکور ہین ٭

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْهَادِیْنَ الْمُهْتَدِیْنَ وَعُلَمَآءِ اُمَّتِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۞

تمت